صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 6 اکتوبر 2011ء بمطابق 7 ذیقعد 1432 ہجری شام سات بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَO وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَO أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔

(ترجمہ): اور مخلوط مت کرو حق کو ناحق کے ساتھ اور پوشیدہ بھی مت کرو حق کو جس حالت میں کہ تم جانتے ہو۔ اور قائم کرو تم لوگ نماز کو (یعنی مسلمان ہو کر) اور دو زکوٰۃ کو اور عاجزی کرو عاجزی کرنیوالوں کے ساتھ۔ کیا (غضب ہے کہ) کہتے ہو اور لوگوں کو نیک کام کرنے کو (نیک کام سے مراد رسول ﷺ پر ایمان لانا ہے) اور اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم تلاوت کرتے رہتے ہو کتاب کی تو پھر کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ وآخرُ الدعوانا أنِ الحمدُ للہِ ربِّ العٰلمین۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: ملک حیات خان، ملک حیات خان۔ پہ چھٹئ باندے دے۔ موجود نہیں ہیں۔ فضل اللہ خان۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میرا اس سوال پر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب، سوال نمبر؟

حاجی قلندر خان لودھی: سوال نمبر 114 ہے، اسی پر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: فضل اللہ خان! آپ بیٹھ جائیں، پھر اس کے بعد۔ جی قلندر خان لودھی صاحب، آپ کا 114۔

* 114 _ جناب حیات خان (سوال حاجی قلندر خان لودھی نے پیش کیا): کیا وزیر مواصلات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) نشتر آباد میں سرکاری کالونی موجود ہے؛

(ب) مذکورہ کالونی میں فلیٹ نمبر 6 کی مرمت کیلئے 9 لاکھ روپے منظور ہوئے جبکہ مذکورہ فلیٹ میں 4 کمرے ہیں اور مذکورہ رقم پر نیا گھر بن سکتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ فلیٹ کے ٹینڈر کی کاپی اور مختص شدہ رقم کس طریقے سے خرچ کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) حکومت مذکورہ فلیٹ کی مرمت کیلئے 9 لاکھ روپے منظور کرانے والے افراد کی بے ضابطگی کے خلاف انکوائری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ کالونی میں فلیٹ نمبر 6 (بنگلہ نمبر 6) کیلئے فنڈ منظور ہوا تھا، اس پر کل 8 لاکھ 79 ہزار 222 روپے خرچ ہوئے جبکہ مذکورہ بنگلے میں 7 کمرے ہیں، ایک کچن، تین رومز، تین سٹورز، دو برآمدے، آگے پیچھے دو بڑے صحن ہیں، ایک عدد بڑا گیراج اور ایک ڈرائنگ روم ہے جبکہ مذکورہ بنگلہ دو کنال تین مرلہ رقبے پر بنا ہے۔

(ج) (i) مذکورہ بنگلے کی بھرائی اوسط دو فٹ کی اور سارے بنگلے کے نئے فرش ہیں، دروازے اور کھڑکیاں اونچی کی گئی ہیں، سارے بنگلے میں واٹر سپلائی، چار باتھ رومز کی مرمت اور سارے بنگلے کا اندرونی پلاسٹک ایملشن اور بیرونی سطح پر ویدر شیٹ کیا ہے اور ایک عدد نیا مین گیٹ بھی لگایا گیا ہے۔ ورک آرڈر اور منظور شدہ پی سی ون کی کاپیاں فراہم کی گئیں۔

(ii) چونکہ فنڈ کی منظوری حسب ضرورت رہائش گاہ کیلئے ہوئی ہے اور رقم کے استعمال کرنے سے تقریباً 70 سال سے پرانے بنگلے کو قابل استعمال بنایا گیا ہے اسلئے کوئی بے ضابطگی نہیں ہوئی ہے۔

Mr. Speaker: Answer be taken as read. Any supplementary?

حاجی قلندر خان لودھی: جی۔ جناب سپیکر، اس میں انہوں نے شروع میں کہا ہے کہ مذکورہ کالونی میں فلیٹ نمبر 6 کی مرمت کیلئے 9 لاکھ روپے منظور کئے جبکہ مذکورہ فلیٹ میں 4 کمرے ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ مرمت کیلئے مذکورہ کالونی میں فلیٹ نمبر 6 کیلئے فنڈ منظور ہوا تھا تو جناب سپیکر، اس میں بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ اس کیلئے کئے ہیں، نیچے اس میں جو تفصیل دی ہے کہ یہ دو کنال کا بنگلہ ہے اور اس کا اتنا صحن ہے اور اس میں یہ یہ کام کئے گئے ہیں لیکن اوپر انہوں نے لکھا ہے کہ مذکورہ کالونی میں فلیٹ نمبر 6 کیلئے فنڈ منظور ہوا تھا، اس پر کل لاگت اتنی آئی ہے۔ اب اس میں اوپر ان کو لکھنا چاہیئے تھا کہ یہ یہ اس کی مرمت، جیسا انہوں نے کہا ہے کہ مرمت کیلئے ہے، وہاں اوپر لکھتے ہیں کہ ٹینڈر اس کے علیحدہ ہیں تو نیچے اس کی تفصیل لکھتے ہیں تو ان کو تھوڑا کلیئر کر دینا چاہیئے، کنفیوژن پیدا ہوتی ہے تو اگر ان کا جواب ٹھیک بھی ہے تو پھر وہ ٹھیک نہیں مانا جا سکتا کیونکہ اوپر جیسا سوال کیا گیا ہے، جیسا موؤر سوال کرتا ہے تو اس کے لحاظ سے ان کو جواب دینا چاہیئے جناب سپیکر۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب! زما په دے باندے ضمنی دے۔

جناب سپیکر: جی زمین خان، د قلندر خان لودھی صاحب په سوال خو زۀ پوهه نه شوم، زمین خان! تۀ پکښے سوال اوکړه چه تۀ څه وائے ؟

جناب محمد زمین خان: سپیکر صاحب، دا جواب ئے دا سے توړ مروړ پیش کړے دے چه واقعی دا سړے کنفیوز کوی۔ دوئ جی دا کوئسچن کړے دے چه یره دا 6 نمبر بنګله چه کومه په دے نشتر آباد کښے ده، په دے باندے 9 لاکھ روپئ خرچ شوی دی؟ دوئ وائی چه او دا خرچ شوی دی۔ دے ورته وائی په دیکښے شپږ کمرے دی که څلور دی؟ دوئ جواب ورکړے دے، وائی: "ہاں، مذکورہ کالونی میں فلیٹ نمبر 6

کیلئے فنڈ منظور ہوا تھا،اس پر کل 8لاکھ 79ہزار222روپے خرچ ہوئے جبکہ مذکورہ بنگلے میں 7کمرے ہیں، ایک کچن، تین رومز"، اوس دا پته نه لګی چه د دے درے کمرو څه مطلب دے او د دے اووه کمرو څه مطلب دے ؟ تین رومز او سات رومز، دا خوئے په دیکښے دس کمرے جوړے کړی دی۔ دویم هغوی وائی چه یره "مذکورہ فلیٹ کے ٹینڈر کی کاپی اور مختص شدہ رقم کس طریقے سے خرچ کی گئی ہے؟" نو هغوی د ټینډر کاپی غوښتے ده نو یقیناً چه طریقه کار دا دے چه د 40 هزار روپو نه کله کاسټ سیوا کیږی، هغه به ټینډر کیږی نو پکار ده چه دا ټینډر شوے وے او د هغه ټینډر کاپی د دے جواب سره مونږ ته را کړے شوے وے چه مونږه په تفصیل سره کتلے وے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> مہربانی جی۔ میں اردو میں جواب دونگا کیونکہ لودھی صاحب نے First take up کیا ہے۔ایک تو مسئلہ یہ ہے جی کہ اگر موؤر نہیں ہوتا، ٹھیک ہے ہاؤس کی پراپرٹی ہے لیکن یہ سوال پینڈنگ رہے گا، پھر دوبارہ جواب دیں گے کہ نہیں بس یہ Answer ہو جائے گا؟ ایک تو اس کی بھی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> Answer ہو جائے گا، یہ ختم ہو جائے گا۔

<u>وزیر قانون:</u> ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔ایسا ہے جی کہ یہ سوال جو انہوں نے کیا ہے، یہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ تو میں نے کہہ دیا ناکہ Answer be taken as read۔

<u>وزیر قانون:</u> ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔اس کا یہ ہے جی کہ انہوں نے یہ سوال کیا ہے کہ یہ فلیٹ ہے اور 6 نمبر فلیٹ ہے اور اس کی مرمت کیلئے 9لاکھ روپے دیئے گئے ہیں اور اس میں چار کمرے ہیں۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں، یہ 9لاکھ روپے فلیٹ پہ نہیں لگائے گئے، یہ 6 نمبر بنگلہ ہے اور یہ جو بنگلہ ہے، یہ کوئی دو کنال سے اوپر کا بنگلہ ہے، اس میں سات کمرے ہیں، اس میں کئی سٹورز ہیں، کچنز ہیں اور اس میں بہت کچھ، گیراجز ہیں، ڈرائنگ روم ایکسٹرا، تو دو کنال سے زیادہ کا بنگلہ ہے، اس کی Repair کے اوپر 9 لاکھ روپے لگے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u>مطلب ہے کہ یہ فلیٹ نہیں ہے، یہ کوارٹر نہیں ہے۔

<u>وزیر قانون:</u>جی یہ فلیٹ نہیں ہے، بالکل نہیں ہے جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Proper shape میں بنگلہ ہے۔

وزیر قانون: اور جو بھی کام ہوتے ہیں جی، وہ بغیر ٹینڈر کے اس طرح نہیں ہوتے، سب چیزیں مطلب ہے موجود ہیں۔

جناب سپیکر: According to rules and law ہوئے ہیں۔

وزیر قانون: جو Codal formalities ہیں، جو Legal procedure ہے، وہ Follow ہوا ہے، As such کوئی پرابلم اس میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی جناب فضل اللہ خان، سوال نمبر؟

جناب محمد زمین خان: سر، په دیکښے زما یو ضمنی-----

جناب سپیکر: بس ختم جی، Finish۔ دا ستا سو سوال هم نه دے ، بس د یو سپلیمنټری اجازت وو ، هغه اوشو۔ جی فضل اللہ خان، سوال نمبر 115۔

* 115 _ جناب فضل اللہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پی ایچ اے (PHA) نے سواڑی دیوانا بابا سر قلعہ پورن روڈ کی منظوری 2009 میں دی تھی جبکہ اس کا ٹینڈر 11-2010 میں ہوا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ روڈ پر کام تاحال کیوں مکمل نہیں کیا گیا ہے، اس کی وجوہات بتائی جائیں، نیز متعلقہ ٹھیکیدار کے خلاف کیا محکمانہ کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی نہیں، مذکورہ روڈ کی منظوری اپریل 2010 میں ہوئی تھی جبکہ کام ٹینڈر وغیرہ کے مکمل ہونے کے بعد اکتوبر 2010 میں شروع ہوا اور اس کی تکمیل اکتوبر 2013 میں ہو گی۔

(ب) مذکورہ روڈ کی مکمل تفصیل درج ذیل ہے:

پیکج نمبر	کل لمبائی	کام کی رفتار
i۔	6 کلو میٹر	34 فیصد
ii۔	6 کلو میٹر	07 فیصد
iii۔	6 کلو میٹر	23 فیصد

iv۔ تعمیر آر سی سی پل لمبائی 42 میٹر 02 فیصد

پیکج نمبر i اور iii پر کام کی رفتار تسلی بخش ہے جبکہ پیکج نمبر ii اور iv کے ٹھیکیداروں کو بوجہ سست رفتاری کام تیز کرنے کی تنبیہہ کی گئی ہے بصورت دیگر ان کے ٹھیکہ جات منسوخ کر دیئے جائیں گے۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

جناب فضل اللہ: سپیکر صاحب، د سیکرٹری صاحب سره زۀ ناست ووم او دا مسئله حل شوے ده جی۔

Mr. Speaker: Thank you ji. Again Fazlullah Khan-----

جناب محمد زمین خان: په دیکښے زما ضمنی سوال شته۔

جناب سپیکر: په کوم یو کښے جی، سوال نمبر اووایه جی؟

جناب فضل اللہ: دا بل نمبر دے جی، 122۔

جناب سپیکر: جی۔

* 122 _ جناب فضل اللہ: کیا وزیر مواصلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) فارم ٹو مارکیٹ روڈ منصوبے کے تحت صوبہ بھر میں سڑکیں تعمیر کی جاری ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ منصوبے کے تحت صوبہ بھر کیلئے 2008 سے لیکر تاحال کتنی کلومیٹر سڑکیں مختص کی گئی ہیں؛

(ii) مذکورہ منصوبے کے تحت 2008 سے لیکر تاحال ہر ضلع کو کتنی کلومیٹر سڑکیں دی گئی ہیں اور اس کیلئے کیا Criteria مقرر کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) فارم ٹو مارکیٹ (FMR) روڈ منصوبے کے تحت صوبہ بھر میں مذکورہ منصوبے کی کوئی سڑک نہیں بنائی گئی، البتہ RDSP منصوبے کے تحت صوبے میں ADB کے تعاون سے سڑکیں بنائی گئی ہیں۔

(ب) (i) مذکورہ منصوبے کے تحت صوبہ بھر کیلئے 440 کلومیٹر دیہی سڑکوں کی تعمیر کی گئی ہے۔

(ii) اس منصوبے کے تحت تعمیر شدہ سڑکوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع	لمبائی (کلومیٹر)	نمبر شمار	ضلع	لمبائی (کلومیٹر)
01	پشاور	17.315	09	دیر اپر	17.9

02	نوشہرہ	10.180	10	ہری پور	13.842
03	چارسدہ	21.654	11	مانسہرہ	5.5
04	مردان	80.898	12	کرک	22.49
05	ملاکنڈ	7.44	13	بنوں	91.436
06	سوات	9.011	14	لکی مروت	19.738
07	بونیر	41.885	15	ڈی آئی خان	41.891
08	دیرلوئر	7.873	16	صوابی	31.842

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

جناب فضل اللہ: سپیکر صاحب، تاسو پہ دیکښے دا لسټ اوګورئ، پہ دیکښے پندرہ ضلعے دوئ ورکړی دی، پینځلس او پہ دیکښے شانګلہ ضلع نشتہ، پہ سوات کښے هم 9 کلومیټر کار دوئ کړے دے، ولے هلتہ د دے ضرورت نہ وو، هلتہ سیلاب نہ وو راغلے یا ضرورت نہ وو، څہ وجہ وہ؟-----

سرداراورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سردار نلوٹھا صاحب۔

جناب فضل اللہ: 440 کلومیټر روډ پہ ټول صوبہ کښے جوړ شوے دے جی۔

جناب سپیکر: چارسو-----

جناب فضل اللہ: 440 کلومیټر۔

جناب سپیکر: ښہ جی۔

جناب فضل اللہ: پہ دیکښے پینځلس ضلعے شوی دی، آیا پہ دے Criteria کښے شانګلہ ولے نہ راتلہ، څہ چل وو، هلتہ هغہ ډیرہ ډیویلپ وہ، کہ څہ قصہ وہ؟

جناب سپیکر: ټهیک شوہ جی۔ جی سردار نلوٹھا صاحب۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، میرا ضمنی کوسچن یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے تفصیل مانگی ہے کہ صوبہ بھر میں 2008 سے لیکر تاحال جو سڑکیں بنائی گئی ہیں، ان کی تفصیل دی جائے تو اس میں صوبے کے تمام اضلاع کے نام دیئے گئے ہیں لیکن-----

جناب سپیکر: ایبٹ آباد کا نہیں ہے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اس میں ایک ایبٹ آباد کا نام نہیں ہے-----

جناب سپیکر: ٹھیک ٹھیک۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد اس صوبے کا حصہ-----

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر! زما هم یو ضمنی دے۔

جناب سپیکر: جی احمد خان بہادر صاحب، سوال نمبر جی، Ji supplementary only۔

جناب احمد خان بہادر: Thank you, Mr. Speaker۔ سر، په دے کوئسچن کښې په چار نمبر باندے تاسو اوګورئ نو په مردان کښې 80.898 کلومیټر سر، دا د بنوں نه بعد په دویم نمبر زیات سړک دلته جوړ شوے دے۔ جناب والا، په مردان کښې خو ما چرته فارم ټو منډی دا سړک، دوئ مونږ ته وئیلے شی چه دا دوئ کوم ځائے جوړ کړے دے او آیا دا چرته داسے خو نه دی شوی چه په یو مخصوص ځائے کښې جوړ شوے وی یا مخصوص خلقو ته جوړ شوے وی ځکه چه ما ته خو دا نه ښکاری جناب والا؟ Thank you very much۔

سید قلب حسن (وزیر مال): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی؟

وزیر مال: جناب سپیکر، زما هم یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: تاسو جی سوال نه شئ کولے، وزیر صاحب سوال نه شی کولے، وزیر صاحب به خبره په کیبنټ کښې کوی۔

آوازیں: جواب خو ورکولے شی۔

جناب سپیکر: او جی، تهٔ به بلکه جواب ورکوے، که جواب ورکوے نو تهٔ ورکړه، تهٔ که جواب ورکولے شے نو دوئ له ورکړه چه چا دا سوال اوکړو۔

وزیر مال: سر، جی دومره ګزارش خو کولے شم چه کوهاټ ورکښې نشته دے۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: زمین خانه! مختصر، سوال څه دے ؟

جناب محمد زمین خان: سر، مختصر۔ سر، په دیکښے زما گزارش دا دے چه ځنگه زمونږه خان بهادر ورور اووئیل چه په مردان کښے 80 کلومیټر شوے دے، په دیر لوئر کښے صرف 7 کلومیټر شوے دے، آیا د دے د پاره څه Criteria وه، آیا د علاقے پسماندگئ ته کتلے شوی دی، د هغه ځائے د روډونو بد حالئ او د هغے خسته حالئ ته کتلے شوی دی، که نه د غسے په تک باندے دا شوی دی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبدالله (وزیر قانون): مهربانی جی۔ دا سے ده جی چه FMR Programme نه دے، دا RDS Programme دے او دا د ایشیئن ډیویلپمنټ بینک سره په تعاون باندے بلکه د هغوی په Assistance باندے دا پروگرام شروع شوے دے او دا کومے ضلعے ئے چه پکښے وئیلی دی، دا تقریباً شپاړس ضلعے دی، صوابئ پکښے لاندے ده، په دے شپاړسو ضلعو کښے دا کار شوے دے او د دے Criteria دا ده چه دا د هغه ځائے د پاره جوړیږی چه هلته د دے سره په غربت کښے کمے راځی او Technically دا Feasible وی او Financially هم چه کوم دے Feasible وی، لکه Cost او Benefit ئے چه کوم دے، د هغے Benefit ratio ئے زیاته وی او Cost ئے کم وی، دغے ته گوری او بل دا ده چه ایشیئن ډیویلپمنټ بینک هم خپله Criteria شته، د هغوی کنسلټنټس راځی، هغوی هم گوری چه یره لکه دے ایریا کښے فارمز شته، د دے خلقو ته څه فائده ده، کمیونټی غریبانان دی که نه دی؟ نو دغه هم دغه دی او بیا Definitely د حکومت هم پکښے خپل یو Consideration وی خو فی الحال دا پروا گرام بس ختم شو، د دے نه پس اوس نوے پروگرام راروان دے، هغه Japanese assistance دے۔ انشاء الله په هغے کښے به کوشش کوؤ چه کومے ضلعے پاتے دی چه د هغے پکښے ایډجسټمنټ اوکړو، انشاء الله د دغے د پاره کوؤ۔

جناب سپیکر: چه کومے ضلعے پاتے دی، هغه پکښے ایډجسټ شی۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب، تاسو چه دا روډونه اوګورئ، زهٔ غواړمه چه د حکومت Criterion څه دے چه کله دا روډونه ورکوی؟ لکه اوس سر، تاسو اوګورئ په پیښور کښے 17 کلومیټر مارکیټ ټو فارم، فارم ټو مارکیټ روډ دے جی۔ په مردان کښے 80 دے جی، بیا د هغے نه پس په بنوں کښے 91 دے جی، 91 کلومیټر، داسے جی په بونیر کښے هم دی، په ملاکنډ کښے مختلف دی، لکی مروت کښے 19 دے۔ سر، تاسو اوګورئ، د ټولو نه لوئے جی، دا خو جی یو Confirm fact دے چه پشاور ویلی چه کومه ده کنه جی، په هغے کښے د ټولو نه لوئے مردان، نوښار، چارسده او پیښور او بیا پیښور د ټولو نه لویه رقبه ده نو پکار دا ده چه تاسو فارم ټو مارکیټ روډ جوړوئ نو په دیکښے به د پیښور د ټولو نه لویه حصه وی جی۔ زهٔ دا تپوس کوم چه پیښور، چارسده، مردان دا خو دی، په دنیا کښے Confirm facts دی چه د ټولو نه Fertile Confirm facts land دے او دلته د ټولو نه زیات، د بنوں نه به زیات وی نو د ګورنمنټ Criteria څه ده چه دا بعضے، لکه په بنوں کښے 91 دے او دلته زمونږه په پیښور کښے 17 دے، Criteria څه ده جی د ورکولو؟

جناب فضل اللہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی فضل الله خان، ستاسو تسلی اونه شوه، *آپ کی تسلی نہیں ہوئی؟*

جناب فضل اللہ: نه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، په دیکښے دوئ دا لیکلی دی چه دا غربت ورسره کمیږی نو آیا چه دا روډ هلته جوړ شی، په شانګله کښے خو خلق مالدار نه دے، نه د امریکے نه هغوی له دغه راغی۔ بیا دوئ لیکلی دی په شلور Criteria کښے، بیا ئے پکښے اخری لیکلی دی چه "*حتمی انتخاب حکومت خیبر پختونخوا کی منظوری کے بعد دیا جائے گا*" نو بیا د دے Criteria څه ضرورت دے د شلورو؟ زما دا کوئسچن دے، دا شته خو دوئ اوکړل خو نوے چه کوم JICA assistance چه اوس نوے پراجیکټ راروان دے، په هغے کښے 520 emergency roads کلو میټر روډ ئے دے صوبے ته ورکړے دے، که فرض کړه پکښے دا کار دوئ

کړے وی نو په هغه نوی کښے د شانګلے له ورکړی، دا کومے پاتے ضلعے چه دی، په هغے کښے د ورله ورکړی، 520 کلومیټر روډ دے نوے۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: دا اوس د کوئسچن نه پوره لوئے ډیبیټ ساز شو، تاسو چه کوم کوئسچن کړے دے، د هغے جواب ئے تاسو له درکړو، تاسو بیا څه وایئ؟

جناب محمد زمین خان: سپیکر صاحب! زما ضمنی کوئسچن دا دے چه یقیناً دا Criteria نه ده Follow شوے، کومه چه منسټر صاحب پخپل جواب کښے مونږ ته اووئیلے شوه۔ یا خو دا کوئسچن دے دغه ته ریفر کړئ چه دا مونږه اوګورو چه یره دا کومه Criteria، دا ADB مونږ له ورکړے ده که یا کنسلټنټ، هغے کښے به زۀ یو خپل زوړ Experience تاسو ته بنایمه جی، دا یو Suspension Bridge چه زما په علاقه کښے، زما په حلقه کښے جوړیدو او د دے سی اینډ ډبلیو والا کنسلټنټ هلته تلے وو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

جناب محمد زمین خان: هغه کنسلټنټ خو نه پوهیږی، ټول چه کوم دے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: داسے ده جی چه تر څو پورے د ثاقب خان سوال دے چه یره بعضے بعضے ضلعو کښے زیات کار شوے دے او په پیښور کښے کم دے نو دا صرف لکه زمونږ د دور حکومت نه بلکه دا زمونږ نه مخکښے هم په دے باندے کار روان وو او داسے چه مونږ راغلو نو دغه وخت کښے دا Materialize شو نو زمونږ نه مخکښے هم په دے Definitely کار شوے دے او په هغے کښے خپل Consideration، هغه زاړۀ Consideration به پکښے وو د تیر شوی حکومت نو مطلب دا دے چه دغه وجوهات کیدے شی او نوے چه کوم راشی نو انشاء الله مونږ به کوشش کوؤ چه کومه په ټولو کښے غریبه علاقه ده، کوم Deprived areas دی نو هغه به ټارګټ کوؤ انشاء الله جی۔

ایک آواز: د Criteria په باره کښے هم اووایئ۔

وزیر قانون: Criteria مو هم وئیلے ده جی۔

وزیر اطلاعات: دا تاسو دوباره اوکړئ ځکه چه هغه وخت Ongoing وو نه، چرته چه وو نو دا شے هلته تلے دے۔

(شور)

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اوس ستاسو څه مطلب دے، څه اوکړو؟

جناب محمد زمین خان: زما مطلب دا دے چه که منسټر صاحب نه خفه کیږی نو کمیټۍ ته ئے ریفر کړئ چه یره دا راتلونکی چه کوم دغه وی چه کم از کم Transparent distribution خو ئے اوشی کنه؟

جناب سپیکر: دا خو هغوی اووئیل چه مونږ به خپل کوشش کوؤ چه دا پکښے واچوؤ۔ اوس تهٔ څه وائے، کمیټۍ ته ئے لیږے، که دوئ ئے Oppose کوی نو Defeat کیږی به۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

(شور)

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زما چه کوم ریکویسټ دے جی چه Ongoing دے او که زوړ حکومت کړے دے، ولے چه سر زهٔ وایم چه Criteria، په دے کوئسچن کښے ئے هم لیکلی دی چه Criteria به دا وی نو دا حکومت د ما ته سر اوښائی چه Criteria څه ده چه په بونیر کښے 41 کلومیټر ورکوی، په بنوں کښے 91 دے جی نو ما ته د حکومت د دے Criteria اوښائی سر۔

جناب فضل اللہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: فضل الله خان! تهٔ موؤر ئے، ستا خبره ختمه نه شوه؟

جناب فضل اللہ: سپیکر صاحب، زما خو دا دغه دے، دا میاں صاحب خبره کوی چه دا Ongoing وو، دا خبره د یو حده پورے دوئ ټهیک هم کوی۔ دا 440 کلومیټر وو، په دیکښے دوئ پینځلس ضلعے کړی دی او Next چه کوم راروان دے، دا 520 کلومیټر دے چه دا 520 په 25 ضلعو باندے Divide کړئ نو هغه یوے یوے

ضلعے ته بیس بیس کلومیټر راځی، نو شل کلومیټره روډ چه په یوه ضلع کښے جوړ شی نو کافی کار پرے کیږی۔ منسټر صاحب د دا وعده اوکړی چه دا به په هره ضلع کښے مونږه په دغه جوړوؤ، شل شل کلومیټره روډ به جوړوؤ نو انشاء الله دا مسئله حل کیږی او یا که دغه نه وی نو بیا د کمیټۍ ته حواله شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

<u>وزیر قانون</u>: دا چه کوم پروګرام دے جی، RDSP او د دوئ په دے باندے دا سوال راغلے وو، دا پروګرام ختم دے نو نور پروګرامونه چه کله شروع شی، بیا به د هغه وخت سره ګورو، دا خو زۀ فلور آف دی هاؤس وایم چه کوم Deprived areas دی، ټولو له به انشاء الله منصفانه کار کوؤ که خیر وی، ټولو ته به انشاء الله دا سے څه پرابلم نه وی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی۔

<u>جناب فضل اللہ</u>: شکریه جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: محمد علی خان صاحب، محمد علی خان۔

<u>جناب محمد زمین خان</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: نه جی، بس ختم شو هغه شے۔ محمد علی خان صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ</u>: جناب سپیکر! په دیکښے زما یو دغه دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: هں جی؟

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ</u>: په دیکښے زما یو ضمنی دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: سوال نمبر جی؟

<u>Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao</u>: 116.

<u>جناب سپیکر</u>: 116، جی۔

* 116 _ <u>جناب محمد علی خان (سوال جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ نے پیش کیا)</u>: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے شبقدر میں مختلف ملازمین کام کرتے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر ملازمین ڈیوٹی نہیں دیتے اور گھروں میں بیٹھے تنخواہیں وصول کر رہے ہیں، اسلئے ٹی ایم اے اپنے بنیادی فرائض کی انجام دہی میں ناکام رہی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ٹی ایم اے شبقدر کے ملازمین کے نام اور عہدوں کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز محکمہ نے ان کی اصلاح احوال کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، ٹی ایم اے شبقدر کے جملہ ملازمین اپنی ڈیوٹی صحیح طریقے سے انجام دیتے ہیں، کوئی ملازم گھر بیٹھے تنخواہ وصول نہیں کر رہا اور ٹی ایم اے شبقدر اپنے بنیادی فرائض احسن طریقے سے انجام دے رہی ہے۔

(ج) ملازمین کی لسٹ درج ذیل ہے اور جو بھی ملازم اپنی ڈیوٹی میں کوتاہی یا سنگین غلطی کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے خلاف قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	نمبر شمار	نام	عہدہ
01	بختیار محمد زئی	TMO/ایڈمنسٹریٹر	50	رحم لعل	سینیٹری ورکر
02	فضل سبحان	آفس سپرنٹنڈنٹ	51	بغداد شاہ	سینیٹری ورکر
03	مرجان علی	سینیئر کلرک	52	کفایت اللہ	سینیٹری ورکر
04	مثل خان	سٹورکیپر	53	ولی خان	سینیٹری ورکر
05	امتیار احمد	ڈسپیچ کلرک	54	راحت خان	سینیٹری ورکر
06	ظاہر بادشاہ	نائب قاصد	55	جانان	سینیٹری ورکر
07	صلاح الدین	نائب قاصد	56	عبدالصمد	سینیٹری ورکر
08	میر زلی	مقبرہ چوکیدار	57	خلیل الرحمان	سینیٹری ورکر
09	سلیمان	پراسیکیوٹر	58	منیر خان	سینیٹری ورکر
10	امجد خان	لیگل ایڈوائزر	59	نقاب شاہ	سینیٹری ورکر
11	راج ولی	نائب قاصد	60	احسان اللہ	سینیٹری ورکر
12	ہارون الرشید	آفس چوکیدار	61	سید اللہ	سینیٹری ورکر
13	داؤد جان	کمپیوٹر آپریٹر	62	انعام اللہ	سینیٹری ورکر
14	مراد خان	نائب قاصد	63	آدم خان	سینیٹری ورکر
15	تاج علی	نائب قاصد	64	مختیار احمد	سینیٹری ورکر
16	رضوان شاہ	سیکرٹری کونسل	65	عبدالرحمان	سینیٹری ورکر
17	تحسین اللہ	ایجنڈا کلرک	66	عنایت مسیح	سینیٹری ورکر

18	سہیل ایوب	اکاؤنٹنٹ	67	جمال مسیح	سینیٹری ورکر
19	محمد اقبال	کیشئر	68	یوسف مسیح	سینیٹری ورکر
20	عین اللہ شاہ	اکاؤنٹس کلرک	69	اجمل مسیح	سینیٹری ورکر
21	فیض اللہ	نائب قاصد	70	اقبال مسیح	سینیٹری ورکر
22	امداد خان	تحصیل آفیسر ریگولیشن	71	مراد مسیح	سینیٹری ورکر
23	ذاکر رحمان	ٹیکس سپرٹنڈنٹ	72	حسین	سینیٹر ورکر
24	خالد خان	ٹیکس انسپکٹر	73	طاہر حسین	سینیٹری ورکر
25	عالمزیب	رینٹ انسپکٹر	74	فخر الاسلام	سینیٹری ورکر
26	محمد واحد	بلڈنگ انسپکٹر	75	عنایت خان	سٹریٹ لائٹ سپروائزر
27	حبیب اللہ	بلڈنگ انسپکٹر	76	تمین خان	سینیٹری ورکر
28	لیاقت خان	رینٹ کلرک	77	نیاز علی	سینیٹری ورکر
29	سراج محمد	نائب قاصد	78	تاج ولی	سینیٹری ورکر
30	سید محمود	نائب قاصد	79	عاشق حسین	سینیٹری ورکر
31	شہباز خان	چیف آفیسر	80	شیر زمان	سینیٹری ورکر
32	فضل باری	ویکسینیٹر	81	محمد ادریس	سینیٹری ورکر
33	یاسمین کوثر	لیڈی ویکسینیٹر	82	میر ولی	سینیٹری ورکر
34	مختار عالم	سب انجینئر	83	راج ولی	سینیٹری ورکر
35	حبیب الرحمان	ورکس کلرک	84	نادیہ مسیح	انکروچمنٹ ورکر
36	تاج الرحمان	انکروچمنٹ انسپکٹر	85	جہانگیر	انکروچمنٹ ورکر
37	شاہ بادشاہ	انکروچمنٹ انسپکٹر	86	اختر منیر	انکروچمنٹ ورکر
38	اعتبار خان	ڈرائیور	87	افسر علی	انکروچمنٹ ورکر
39	عارف جان	سینیٹری سپروائزر	88	اعجاز	انکروچمنٹ ورکر
40	طاہر شاہ	سینیٹری سپروائزر	89	ارشد خان	سٹریٹ لائٹ لائن مین
41	فواد خان	نائب قاصد	90	وحدت خان	سٹریٹ لائٹ ہیلپر
42	ظاہر گل	ڈرائیور	91	راج میر	سٹریٹ لائٹ ہیلپر

نائب قاصد	مشل خان	92	سینیٹری ورکر	میر عالم	43
روڈ رولر کلینر	شاہد خان	93	سینیٹری ورکر	یار قند	44
مالی	ریاست خان	94	سینیٹری ورکر	سید حلیم	45
فلٹریشن پلانٹ آپریٹر	حامد علی	95	سینیٹری ورکر	سید علی شاہ	46
فلٹریشن پلانٹ چوکیدار	زین خان	96	سینیٹری ورکر	سردار خان	47
لیڈی سپروائزر	شیراز بیگم	97	سینیٹری ورکر	لال خان	48
			سینیٹری ورکر	محمد علی	49

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: یس سر۔ جناب سپیکر، په دیکښے دوئ دا ټول لسټ ورکړے دے چه په شبقدر ټی ایم اے کښے چه کوم سټاف کار کوی خو جی که تاسو اوګورئ نو سب انجینئر پکښے ټوټل یو دے او د هغے د وجے نه هلته کښے ټول Developmental works affect کیږی چه خالی یو سب انجینئر کله په یو ورک باندے دغه شی نو نور ټول ډیویلپمنټ دغه کیږی۔ زما د حکومت نه دا دغه دے چه آیا دوئ دا اراده لری چه په دغه ځائے کښے یو بل سب انجینئر دے ټی ایم اے له ورکړی ځکه چه هلته کښے ډیویلپمنټ لوډ زیات دے او د هغے یو سب انجینئر د موجود ګئ د وجے نه هغه Affect کیږی لګیا دے جی۔

جناب سپیکر: جی جناب سید رحیم خان، سید رحیم خان۔ سید رحیم خان څه شو؟

ایک آواز: هغه خفه شو۔

جناب سپیکر: هغه په دومره وړوکی خبره خفه کیږی۔ جی جناب آنریبل سینئر منسټر بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، زۀ خو ډیر شکر ګزار یمه چه سکندر خان دا وائی چه ډیر زیات ډیویلپمنټ کارونه کیږی، دا خو ډیره ښه خبره ده چه په شبقدر غوندے ځائے کښے مونږ ډیر زیات کارونه کوؤ او هلته سب انجینئر یو نه دوه پکار دی۔ زۀ وایم چه یو نه لس به ورته ورکړم چه هلته دومره کارونه دی، مونږ ته څه اعتراض دے خو بیا د دوئ نه وائی چه کارونه نه کیږی۔ دوئ پخپله اووئیل، په فلور آف دی هاؤس ئے اوس اووئیل چه ډیر زیات کارونه

دی نو په دے فخر کوؤ چه د دے حکومت په دور کښے ډیر زیات کارونه کیږی،
(قہقہے) یو نه، لس سب انجینئرز به دۂ له ورکړم، دا څه خبره ده۔ (قہقہہ)

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: بشیر خان دے ته Hold کومه جی چه دا کس به ورکوی ځکه چه هلته کښے مخکښے دوه وو او یو بشیر خان د هلته نه بدل کړو نو ځکه ما دغه خبره اوکړه۔

سینئر وزیر (بلدیات): ما په دے بدل کړو، جواب کوم، په دے مے بدل کړو چه هغه بله ورځ په ګورنر هاؤس کښے میټنګ وو، چائے روټئ وه، روټئ وه نو مشر شیرپاؤ خان هم وو، دوئ هم وو او ورسره محمد علی هم وو، ما ته ئے خبره کوله نو محمد علی اووئیل چه بشیر خان مخکښے زمونږ سره ډیر ښهٔ وو، اوس مونږ ته هغه شان فنډز نه راکوی، ما اووئیل چه فنډز نشته نو پکار ده چه سړے واپس کړم، اوس چه دوئ وائی ډیر کارونه دی نو سړے به بیا واپس کړو، دا څه خبره ده۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: خبره بل شان شوے وه بشیر خان! اوس هغه خبره زهٔ نه Repeat کومه چه څنګه هغوی کړے وه خو زهٔ۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب،اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، زما خیال دے چه بشیر خان نن ډیر د فراخدلئ نه کار اخلی، ښهٔ خوشحاله دے او موږ ئے هم برابر دے نو چونکه هسے هم زمونږ خو حقیقیت دا دے ډیر لحاظ او دغه کوی، د دوئ سره خو مطابق نه ده خو د ټی ایم اے زهٔ یو داسے خبره راولمه، چونکه ما ته لږ ډیر هغه دے چه تاسو نن دا اسمبلی څومره مخکښے چلوئ، څه داسے خبرے هم راځی۔ زمونږه جی دا بنوں ټاؤن ټو والا د یوے میاشتے نه په هړتال پراته دی، نن به په اخباراتو کښے هم وی جی او نن پوره د بازار یونین ورسره هم اتحاد اوکړو، د سبزئ یونین هم اوکړو۔ د هغوی تنخواه نشته جی او د ټاؤن ټو چه

ځومره ملازمین دی، زما خیال دے د ځو میاشتو نه ئے تنخواه نشته نو بشیر خان ته به زهٔ ډیر په ادب سره ګزارش اوکړم چه دوئ د فراخ دلئ نه کار واخلی او ما ته دا جواب راکړی چه د ټاؤن ټو چه ځومره ملازمین دی، هغوی ته به مونږه د سبا نه تنخوا اولیږو جی۔ هغه غریب خلق دی جی، که د هغوی تنخواه نه وی نو بیا به هغوی کور ته هغه خپل دغه څنګه وړی؟ په دیکښے خو د چا پانچ هزار، د چا دس هزار او د چا پندره هزار تنخواه ده نو ډیر د کم حیثیت خلق دی، بشیر خان نن ښهٔ په موډ کښے دے، ما ته به انشاء الله دوئ دا جواب راکوی چه د ټاؤن ټو ملازمینو ته به۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بشیر بلور صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> سپیکر صاحب، زهٔ په دے حیران یمه چه یو خان وائی چه هلته سړے فالتو ورکړه چه بیا سبا د تنخواه پرابلم به وی، بیا به وائی چه تنخواګانے نه شی ورکولے۔ بل صاحب وائی چه هلته تنخواګانے نشته، پیسے ورله ورکړئ۔ زهٔ په دے حیران یمه چه خلق زیات کړم نو تنخواګانے نشته چه نه زیاتوم نو خان خفه کیږی نو مونږ کوم خوا لاړ شو؟ یو خوا ډانګ دے بل خوا پړانګ دے۔ (قہقہہ) بالکل زهٔ ورته وایم۔ زهٔ، زهٔ۔۔۔۔

(شور)

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> (قہقہہ) زهٔ درانی صاحب ته وایم چه معافی په دے غواړم چه ما ته دوئ تر اوسه پورے غږ نه وو کړے، ګنی دا به مونږ فیصله کړے وو۔ دا درے میاشتے تنخوا، رشتیا خبره ده چه غریب خلق دی، پکار ده چه پیسے ورته ملاؤ شی۔ انشاء الله زهٔ به پوره کوشش کوم چه د چرته نه وی خو انشاء الله زر تر زره به ورته تنخواګانے ورکړو، ما ته پته هم نه وه، نه ما ته چا ایم او وئیلی دی، نه درانی صاحب راته خبره کړے ده، نه بل چا راته وئیلی دی۔ پیسے به هلته نه وی، انشاء الله زهٔ به زر تر زره هغوی ته د تنخواه پیسے ورکړم۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی، تھینک یو۔ فضل اللہ خان، فضل اللہ صاحب۔

<u>جناب فضل اللہ:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> سوال نمبر جی؟

جناب فضل اللہ: سوال نمبر دے 121۔

جناب سپیکر: جی۔

* 121 _ جناب فضل اللہ: کیا جناب وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حالیہ سیلاب سے ضلع شانگلہ میں سڑکیں تباہ ہو چکی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ضلع میں کون کونسی سڑکیں تباہ ہوئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ تباہ شدہ سڑکوں کی بحالی کیلئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور تاحال کن کن سڑکوں کو بحال کیا جاچکا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، 2010 کے سیلاب سے دوسرے ضلعوں کی طرح شانگلہ میں بھی سڑکوں کو نقصان پہنچا ہے۔

(ب) (i) مذکورہ ضلع میں DNA کے مطابق 110 سڑکوں کو جزوی طور پر نقصان پہنچا ہے اور انتہائی نقصان کے حامل 31 سڑکوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

Name of work: Rehabilitation of roads damaged due to heavy rain fall/flood in July 2010 in District Shangla (2010-11)

S. No	Description	DNA No	Total Rs (million)
01	Aloch Bagyar road	84	05.390
02	Martung Almi Banda Parro road	67	20.960
03	Chowga Machkandi road	85	24.000
04	Kadona Awarai Mirjlai road	83	11.865
05	Alagram Faiza road	89	18.270
06	Sanila Martuba road	95	11.330
07	Banglay Asharkot road	82	16.430
08	Shakoli Bana road	70	24.000
09	Alpuri Lelonai	02	08.000
10	Karora Chakesar	02	24.000
11	Sewore Damorai	52	12.000
12	Loder	49	15.000
13	Kormang	46	20.000
14	Lashkar Kormang	93	02.000
15	Arakh Kormang	95	03.000
16	Dandai Bamlay	34	15.000

17	Koz Batkot Bar Batkot	65	08.000
18	Besham Lahore	45	21.000
19	Maira Payaz	43	12.000
20	Pishlore Dankool Titwalan road	81	27.335
21	Bingalai Saanam road	66	07.959
22	Chalgoo Peecha road	65	08.000
23	Katkore road	93	12.000
24	Kuz Paaw road	72	07.127
25	Hussain Abad Opel road	63	07.852
26	Dara Serai road	61	03.998
27	Guli Baat road	76	19.174
28	Dehrai Chakesar	111	42.289
29	Khandang Chakesar road	96	12.289
30	Chakesar Saidabad road	24	21.172
31	PC-II of RCC Bridge Damori	02	01.020
Grand Total			442.808

(ii) صوبائی حکومت کی پالیسی کے مطابق پہلے مرحلے میں انتہائی نقصان کے حامل سڑکوں کو فوقیت دی گئی اور ضلع شانگلہ کی نقصان زدہ سڑکوں میں سے کروڑہ اجمیر روڈ کو منتخب کیا گیا، جس کی تعمیر و مرمت کیلئے 190 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور اس پر کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ مزید 31 سڑکوں کی تعمیر و مرمت کیلئے 442.808 ملین روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے جو دوسرے مرحلے میں منظوری کیلئے پیش کیا جائے گا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?

<u>جناب فضل اللہ</u>: سپیکر صاحب، په دیکښے دوئ وائی، ما ترے تپوس کړے دے چه څومره روډونه دغه شوی دی؟ دوئ لیکلی دی چه 110 روډونه خراب شوی دی او 31 روډونه په دیکښے ډیر خراب دی او دوئ بنکته لیکی چه مونږه یو روډ دغه کړے دے او د هغے د پاره مونږه فنډ ورکوؤ، هغه یو روډ جوړوی او دے غاړے ته ئے لسټ ورکړے دے چه 31 خراب روډونه دی نو آیا دا به کله جوړیږی؟ ولے چه یو کال خو اوشو او مونږه د یو کال اے ډی پی د دے د پاره فریز کړے وه، دا خو بیا Next یو بجټ دے زمونږ سره، هغه هم خدائے خبر چه هغه به مونږه پیش کړو او که نه به پیش کړو او که مونږه ئے پیش کوؤ هم نو هغه

خو به بل حکومت خرچ کوی، مونږه خو به ئے هډو خرچ کوؤ نه نو د دے به څه کیږی؟

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: مهربانی جی۔ داسے ده چه چونکه دا سوال دوئ صرف د شانګلے کړے دے خو Overall چه د ټولے صوبے د پاره کومه یو پالیسی ده، هغه پالیسی دا ده چه یره کوم ځائے کښے Critical bridges دی یا Intense traffic related چه کوم ځائے کښے ډیر زیات ټریفک وی نو هغه بریجز او ورپسے بیا دویم سړک، دا Priorities دی نو جی دا پراونشل ګورنمنټ کښیناستو او خپل Priorities ئے په ټوله صوبه کښے اوکتل نو د هرے ضلعے نه چه کوم ډیر زیات Important bridges وو یا یو سړک وو، هغه ئے واخستل نو په هغے باندے کار شروع دے او دا په ټولو کښے غټ سړک دے، د دوئ په ټوله شانګلے کښے، انیس کروړ روپئ ورته دغه شوی دی او انشاء الله دا به زر 'کمپلیټ' هم شی۔ داسے په هره ضلع کښے په سوؤنو سړکونه خراب شوی دی نو دا په یو ځائے نه شی جوړیدے، دا به په قلار قلار جوړیږی او مونږ چه کومه اے ډی پی فریز کړے ده، هغه مونږه د وطن کارډ د پاره کړے وه، هغه وخت کښے د خلقو د خوراک د پاره کړے وه او هغه وخت کښے چه کوم هیلپ د هغوی سره اوشو، که ټینټونه وو، که خوراک وو او که د اوسه پورے وطن کارډ روان دے نو دا هغه پیسے دی، مطلب دا دے چه دا به کوؤ او په ټوله صوبه کښے دا پرابلم دے بلکه د ټول ملک حالات دغه شان دی نو انشاء الله رفته رفته به دا ټول سړکونه ټهیک کوؤ که خیر وی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، تھینک یو۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: جناب رحیم داد خان 10-06؛ جناب میاں نثار گل صاحب 10-06؛ پرویز احمد خان 10-06؛ ملک بادشاہ صالح صاحب اور غلام محمد صاحب 10-06 تا اختتام اجلاس۔ Is it the desire of the House that the Leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ، تھوڑا سا۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ کا دن ہے آج، سارا دن، ساری رات بولتے رہیں گے۔ اکرم خان درانی صاحب۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ابھی نمبر سریل وائز رکھا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں ایک منٹ۔۔۔۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Akram Khan Durrani Sahib, honourable Leader of the Opposition, to please move his adjournment motion No. 298 in the House.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): مہربانی سر۔ جناب سپیکر صاحب، ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ روزنامہ 'اوصاف' کی 6 اکتوبر 2011 کی خبر کے مطابق وفاقی حکومت نے پشاور میں تعینات لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تنخواہوں کے فنڈز روک دیئے ہیں جس کی وجہ سے ان ادنیٰ ملازمین میں انتہائی پریشانی پائی جاتی ہے۔

محترم سپیکر صاحب، نن ما ته یو ډیر غټ Delegation د فیمیل راغلے وو جی چه تقریباً چالیس پچاس فیمیلز وے، هم د دے پشاور ډسټرکټ او د ټولے صوبے خبره ئے کوله چه هغوی ډیر غریب خلق وی، په دے کورونو کښے ګرځی، لکه د لیډی هیلتھ ورکرز په ځائے باندے چه دوئ هلته خدمات کوی نو د دوئ د ډیرو میاشتو نه دا تنخواه بند ده۔ زما به ګورنمنټ ته دا ګزارش وی چه دا هغه بے وسه خلق دی، هغه غریب خلق دی او ښوک هم په دے وخت کښے دے ته نه دی تیار چه د کور زنانه ئے په کورونو باندے ګرځی، هلته ټیکے لګوی یا هغه کوی خو چونکه دا ډیره مجبوره او ډیره غریبه طبقه ده نو زما به ګورنمنټ ته دا ګزارش وی چه ښومره په دے صوبه کښے لیډی هیلتھ ورکرز دی چه د دوئ دا تنخواه ورکړی جی او هغوی ته چه کوم ذهنی تکلیف دے چه د دے نه بچ شی جی۔

جناب سپیکر: جناب آنریبل میاں افتخار حسین صاحب۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: مهربانی جی۔ دا اخبار کښې څه راغلي وو خو کیدې شي د هغوی خپل څه داسې انډرسټینډنګ وي خو حقیقت داسې نه دې۔ چونکه هیلته اوس Devolved subject دې نو په هغې کښې لږ ډیر کنفیوژن راغلې وو، دا Ongoing programme دې او د دې د پاره فیډرل ګورنمنټ دا وعده کړې ده چه یره د Next NFC award پورې به دوئ Fully دا Finance کوی۔ د تنخواه لږ ډیر پرابلم وو خو چونکه Devolve شوه نو د هغې د پاره Assignment account اوس دوئ کهلاؤ کړې دې، دا به Functionalize شي انشاء اللّٰه، په دې میاشت نیمه کښې دننه دننه به دا Functionalize کړی او دوئ ته به خپلې تنخواګانې ملاؤ شي نو دا ایشورنس تاسو له درکومه جي چه یره په میاشت نیمه کښې به انشاء اللّٰه دوئ ته خپلې تنخواګانې ملاؤ شي او دا به د Next NFC award پورې فیډرل ګورنمنټ بیا Fund کوی۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب، دا یو ډیره غریبه طبقه ده، که د فیډرل ګورنمنټ نه تنخواه راځی جی نو په هغې کښې دا پته نه لګی، یقیناً د دوئ خپل دغه هغې کښې دی۔ که چرته د بل Source نه دوئ ته تنخواه ورکړی، فنانس ته هدایات اوکړی او هغه پیسې چه راشي نو هغه د بیا فنانس ته لاړې شي جي۔ په خدائې یقین اوکړئ جي نن چه زما کور ته کومې راغلې وې، چالیس پچاس زنانه وې، د هغوی په سترګو کښې اوښکې وې جي او وئیل ئې چه مونږ دې ځائې ته رسیدلي یو چه د دکاندارانو نه مونږ قرض دغه وړی دی، نور مزید مونږ ته دکانداران قرض هم نه راکوی نو که چرته دوئ هغوی ته تنخواه د صوبائی دغه نه ورکړی او چه هغه پیسې راشي نو بیا به ئې دوئ ایډجسټ کړی خو خیال د اوساتي ځکه چه ډیره غریبه طبقه ده۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب پلیز۔

وزیر اطلاعات: مهربانی جی۔ جناب سپیکر صاحب، ارشد عبداللّٰه صاحب جواب ورکړو، رشتیا خبره ده جی چه دا مسئله څه اوسنئ هم نه ده۔ د لیډی هیلتھ ورکرز د تنخواګانو دا پرابلم د سر نه دے، دا هم دغه رنګ چه کوم دے نو پرابلم وی او دوئ ته د دوه دوه او د درے درے میاشتو نه ملاویږی۔ تنخواه ئے هم کمه ده او د کمے نه علاوه په فیلډ کښے کار کوی۔ دا Foreign aided دغه دے، په دے وجه باندے پکښے دا رکاوټ راځی۔ دا اوس چه کوم خبر راغلے دے، یقیناً چه د اتلسم ترمیم په حواله هم خبره ده خو دا د دے نه مخکښے خبره ده چه د دوئ دا تنخواګانے هم دغه رنګ په رک رک باندے راځی۔ مونږه ریکویسټ کوؤ، په دیکښے چه کوم درانی صاحب اووئیل، یقیناً چه مونږه به خپل کوشش کوؤ خو دا ډیره غټه مسئله ده او پیچیده مسئله ده او دا یواځے د صوبے په سطح باندے نه ده بلکه د ټول پاکستان په سطح ده۔ چونکه زمونږه خپله د صوبے ځان له ده نو مونږه مرکز ته دا خواست کوؤ څنګه چه وزیر صاحب اووئیل چه په میاشت کښے دننه دننه، که دا په دے میاشت کښے دننه اوشی نو دا به غنیمت وی خو څنګه چه د ډیپارټمنټ د طرف نه جواب راغلے دے چه په دے باندے Strictly عمل اوشی چه تاسو د دے ځائے نه دا Sure کړئ ځکه چه اندازه داسے ده، په دیکښے ممکن ده چه دا پروګرام اودرولے شی او ممکن ده چه په دیکښے کټوتی هم اوشی-----

جناب سپیکر: نه میاں صاحب! دا تعداد څومره دے جی او د دے د فنډز څه دا اندازه شته؟

وزیر اطلاعات: اندازه خو جی داسے ده چه پیسے زیاتے دی او چه کومے پیسے راغلی دی، اوس چه په دے وخت کښے کومے راروانے دی، هغه هم لکه چه اتیا فیصد پکار دی نو راغلی بیس فیصد دی، په دے وخت کښے هم چه کومے راغلی دی، په حساب هم کمے دی نو لهذا په دے وجه باندے ډیپارټمنټ ته د دے ځائے نه چه کوم هدایات کیږی چه کم از کم په دے میاشت چه دا کومه خبره ده، دا د 'کمپلیټ' کړی او دے میاشت د یقیناً د دوئ پیسے او تنخواګانے ورکړی، دا به هم د دوئ مسئله حل کړی ځکه چه د درے څلورو میاشتو Already تنخواګانے ایسارے دی۔

جناب سپیکر: یہ ڈیپارٹمنٹ کو جو ہدایت-----

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: ما گزارش او کړو چه د دے سه ماهی، Three months دا چه کومے تیرے شوی دی، د دے پیسے راغلی دی، د دے پیسے راغلی دی، انشاء اللہ Payment ورته کوؤ، انشاء اللہ زر نه زر ورته دا Payment کوؤ او دوئ چه څنگه اووئیل نو مونږ به بالکل فنانس ته دا هدایت ورکړو چه یره Sympathetically اوګوری او که مونږه دا پروګرامونه Carry forward کولے شو نو دا به واقعی د صوبے د پاره خیر وی، انشاء اللہ مونږه به خپل کوشش کوؤ جی۔

جناب سپیکر: د دے Quarter پیسے راغلی دی؟

وزیر قانون: راغلی دی جی بالکل۔

جناب سپیکر: د دے Quarter خو ورله زر ورکړئ او د مخکښے د پاره ئے څه Permanent حل هم اوګورئ چه څه به کول وی او د دوئ تعداد ډیر دے جی، نو هیلتھ ډیپارټمنټ آنریبل منسټر ته لږ پوره انفارمیشنز ورکوئ چه هغوی دلته هاؤس ته لږ صحیح جواب ورکولے شی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: ‘Call Attention Notices’: Jafar Shah Sahib, move your call attention No. 595. Jafar Shah Sahib, please.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ سیلاب کی وجہ سے بالائی سوات میں ہزاروں مکانات بہہ چکے ہیں اور دوبار تعمیر کیلئے عمارتی لکڑی دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے متاثرین سر چھپانے کیلئے گھر بنانے سے قاصر ہیں۔ فارسٹ قانون کے تحت مروجہ خصوصی اور مقامی کوٹہ میں مزید گنجائش نہیں ہے کہ ان ہزاروں لوگوں کو یہ سہولت فراہم کی جاسکے اور یوں بیچارے متاثرین یا تو خیموں میں رہتے ہیں یا کھلے آسمان تلے وقت گزار رہے ہیں۔ محکمہ وضاحت فرمادے کہ ان متاثرین کی دادرسی کیلئے کونسے اقدامات کئے گئے ہیں یا زیر غور ہیں۔

سپیکر صاحب، یوه خبره به کومه ستاسو په اجازت باندے چه خلقو ته ډیره زیاته مسئله ده جی او کوم چه د فارسټ مروجه طریقه کار دے نو هغه په لوکل کوټه کښے هم نشته، په سپیشل کوټه کښے هم نشته نو که دوئ مهربانی اوکړی او د هغوی د پاره یو خصوصی Arrangement اوکړی نو د هغوی مسئله به حل شی۔

جناب سپیکر: جی فارسټ۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر (بلدیات)): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، آنریبل منسټر فار لوکل گورنمنټ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، جعفر شاه صاحب چه کومه خبره اوکړه، په دیکښے خو زما خیال دے چه کوم وخت دا سیلاب راغلے وو او د دهشتگردئ خلاف چه د کومو خلقو کورونه Damage شوی وو، هغوی ټولو ته Compensation ملاؤ شوے هم دے او چه څه باقی پاتے دی، هغوی ته به هم ملاؤ شی او دوئ چه د کومو حالاتو خبره اوکړه نو دوئ ته دا وایم چه سبا به زهٔ د PDMA سره خبره کوم چه د دوئ دے خلقو ته دومره تکلیف دے ، د دے څه چل که کولے شئ نو دا ټول تکلیفات چه کوم د خدائے د طرف نه راځی نو د هغے د پاره زمونږه PDMA ډیپارټمنټ شته، هغوی ته به ئے ریفر کړو او تفصیل به واخلم او د جعفر شاه صاحب سره به هغوی کښینوم او چه څه فیصله انشاء اللّٰه کیدے شی، مونږ هم غواړو چه خلقو له دا کورونه، چه د چا کورونه نشته چه هغوی ته بندوبست اوشی، غریبانان خلق دی او رشتیا خبره ده، زهٔ خو د دوئ علاقے ته هم تلے ووم، رشتیا خبره ده چه هغه ډیر غریب خلق دی او د عاجزانو نوره څه سهارا هم نشته او انشاء اللّٰه ضرور به چه څه زمونږ د وسه کیږی نو هغه به حکومت ضرور کوی۔

جناب سپیکر: تهینک یو جی، تهینک یو بشیر بلور صاحب۔

جناب جعفر شاه: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جعفر شاه بیا څه وائے ؟

جناب جعفر شاہ: او جی، په دیکښے لږ غوندے زما خیال دے چه I could not explain it، په دیکښے چه د فارسټ کوم ټمبر لګی، د کنسټرکشن ټمبر نو د هغے مونږ ته مخصوص کوټه وی په فارسټ ایریا کښے او د هغه مخصوص کوټے د لاندے، د تعمیراتی مقاصدو د پاره د جنګلاتو محکمے خصوصی کوټه او بیا لوکل کوټه وی نو مونږه وایو چه دا لرګے ورله ورکړئ چه ځان له څوک کورونه جوړوی۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ستاسو خو دا کال اټنشن هم دے او یو ریزولیوشن هم راغلے دے، دا هم په دے کوټه باندے، په هغے کښے دا دی چه حکومت چه دا ریزولیوشن، دا خبره خو ورته ما اوکړه چه زهٔ به انشاء الله هلته ستاسو سره کښینم او د PDMA سره به هم خبره کوؤ او د فارسټ والا سره به هم خبره کوؤ چه مونږ د دے څنګه حل اوباسو او باقی چه کوم ستاسو دغه دے، انشاء الله فارسټ والا به هم اوغواړو، PDMA والا به هم اوغواړو، PDMA والا به هم راشی، دوئ به هم کښینی انشاء الله او ما خو تاسو ته عرض اوکړو چه مونږه غواړو چه مونږه هغوی ته څه بندوبست اوکړو او د خلقو دا کور چه دے، دا خامخا ضروری دے نو چه څه چهت خو ورته جوړ شی کنه جی۔

جناب سپیکر: شکریه بشیر بلور صاحب، خو چه څومره زر کیدے شی چه د هفتے نه ئے وانړوئ جی، په یوه هفته کښے ئے کښینوئ۔ Javed Iqbal Tarakai Sahib, to please move his call attention notice No. 628. Javed Iqbal Tarakai Sahib, please.

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: سپیکر صاحب، مہربانی۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ پورے ملک میں عموماً اور خیبر پختونخوا میں خصوصاً بم دھماکے ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ضلع صوابی کے یعنی میرے Constituency کی یوسی شیوہ میں جی پی ایس کالا لو میں تقریباً تین ماہ پہلے بم دھماکہ ہوا تھا۔ اس کے بعد رمضان کے وسط میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول خلیل یوسی اسوٹہ شریف میں بم دھماکہ ہوا تھا لیکن تاحال دونوں سکولوں میں تعمیر نو اور مرمت کا کام نہیں ہوا جس کی وجہ

سے طلباء وطالبات اور اساتذہ کو کافی مشکلات کا سامنا ہے اور عوام میں کافی تشویش پائی جاتی ہے، لہذا دونوں سکولوں میں تعمیر نو اور مرمت کے فوری احکامات جاری کئے جائیں۔

سپیکر صاحب، په دے مسئله باندے مخکښے هم په هاؤس کښے خبره شوے ده جی۔ دا سکولونه بالکل دواړه Completely destroy شوی دی جی او اوس هلته سټوډنټان سبق نه وائی او هلته کښے تلے هم نه شی جی۔ زما دا ریکویسټ دے چه دا د په Priority basis باندے، په Emergency basis باندے دا دواړه جوړ کړے شی او په دے باندے ټائم لګی، کیدے شی چه د دے په کنسټرکشن باندے ټائم اولګی نو زما دا هم تجویز دے، که د دے دواړو سکولونو د پاره رینټل بلډنګز هائر کړے شو نو دا به د قام سره ډیره زیاته ښیګړه وی جی۔ زهٔ امید لرم چه منسټر صاحب به زمونږه دے مسئلے طرف ته توجه ورکوی او زمونږه د مسئلے حل به رااوباسی جی۔

جناب سپیکر: جناب آنریبل سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، جاوید خان چه د کومو دوه سکولونو ذکر اوکړو، بالکل هم داسے وه چه د بدقسمتئ نه دا دواړه سکولونه په Militancy کښے خراب شوی دی۔ دا جی پی ایس کلالو شیوه یونین کونسل کښے چه کوم سکول دے سپیکر صاحب، د هغے Cost estimation هم شوے دے، پی سی ون ئے هم تیار شوے دے او انشاء الله د هغے به زر تر زره منظوری اوشی او مونږه به د هغے ټینډر اوکړو۔ دا خلیل کښے چه کوم سکول دے، د هغے ټینډر شوے دے، سی اینډ ډبلیو ته به مونږه ډائریکشن ورکړو چه کنټریکټر ته اووائی چه په هغے باندے زر تر زره کار شروع کړی او دا دویمه خبره چه دوئ اوکړه، د Rented buildings به مونږه کوشش کوؤ، که هلته کښے مونږ ته Rented buildings ملاویږی نو انشاء الله هلته به زر تر زره Rented buildings برابر کړو چه د هغه ماشومانو وخت ضائع نه شی او دا دویم سکول چه کوم دے، دا به مونږه سی اینډ ډبلیو ته وایو چه انشاء الله زر تر زره په هغے باندے ټهیکیدار ته هدایت اوکړی چه په هغے باندے کار شروع کړی۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: سپیکر صاحب! زهٔ په دیکښے څه وئیل غواړمه۔

جناب سپیکر: جی تسلی او نه شوه جی ؟

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: نه تسلی مے ځکه نه ده شوے جی، دا یوه ډیره اهم مسئله ده، دا صرف زما مسئله نه ده، د دے ټولو ممبرانو په Constituencies کښے تقریباً دا شان مسئلے شوی دی۔ زۀ وایم چه د دے Permanent، مطلب دا دے کم از کم چه ټینډر کیږی او دا جوړیږی نو یو کال خو به لګی کنه جی، یو کال Minimum او کم از کم یو نیم کال دوه کاله خو به لګی کنه نو یو نیم او دوه کاله به دا ماشومان او دا سټوډنټان څه کوی جی؟ زما دا تجویز دے چه پکار دا ده چه دوئ څه داسے پالیسی دغه کړی چه رینټل بلډنګز د دے د پاره هائر کړے شی او صرف زما د پاره نه بلکه که د نورو ایم پی اے ګانو دا مسئله راشی نو د هغوی د پاره هم دا رینټل بلډنګز پکار دی جی-----

جناب سپیکر: بابک صاحب! څه Provision-----

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: په کوشش باندے کار نه کیږی۔ زما سره وعده اوکړئ آن دی فلور آف دی هاؤس، که دے نورو له نه کوئ، زما د پاره خامخا اوکړئ جی، پلیز۔

جناب سپیکر: دا ستا علاقه ګنی ډیره خوږه ده ؟

وزیر اطلاعات: جاوید خان ته که چانس ملاؤ شو نو دے ورپسے جرمنئ راوړی، وائی به شابه اوس کوه۔ (قہقہے) نه نه جی، دا د رینټل بندوبست به ورله اوکړی، بابک صاحب ته ریکویسټ کوؤ، دا به ورله اوکړی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی Rented buildings به ورته Arrange کړو او د کومے پورے چه د وعدے خبره ده، داسے ده جی، دا ډیره لویه بدقسمتی ده چه دا Militants تاسو اوګورئ جی، دوه ورځے مخکښے په شانګله کښے مډل سکول زمونږه یو ټهیک ټهاک چه کوم دے ، هغه د Militants په وجه باندے خراب شو۔ دا دوئ هم په دے باندے پوهیږی چه مسئله د ټولے صوبے مسئله ده خو بیا دا هم د ټولے صوبے مسئله ده چه مالی وسائل ډیر زیات محدود دی نو په داسے حالاتو کښے چه مونږه په Routine کښے چه کوم دے هلته Access برابرولے نه شو او بیا دا آفت پکښے اضافی آفت دے ، بهرحال انشاء الله زۀ

ایشورنس ورکوم چه Rented buildings به هم مونږه Arrange کړو او د بلډنگز مونږه ری کنسټرکشن کوؤ، دا به مونږه د کال یو نیم کال نه، چه څومره زر کیدے شی انشاء الله په War footing باندے مونږه دا کوؤ۔

جناب سپیکر: شکریه جی، تهینک یو۔ بابک صاحب! دا چه کوم د بم بلاسټ سره اوشو او تعداد پکښے ډیر وی نو هغه Provision خو تاسو وایئ چه شته کنه، که دا پکښے لږ په Priority bases باندے واخلئ نو دا به ډیر ښهٔ وی۔ تهینک یو جی۔اسرار الله خان گنډاپور صاحب، کال اټنشن نوټس نمبر؟

Mr. Israrullah Khan Gandapur: 630.

جناب سپیکر: هں جی؟

Mr. Israrullah Khan Gandapur: 630 Sir.
Mr. Speaker: 630, yes.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ اسلامیہ کالج یونیورسٹی نے حال ہی میں مختلف مضامین کے لیکچررز کی خالی آسامیوں کو مشتہر کیا تھا، ان پر ٹیسٹ بھی منعقد کئے اور بعض مضامین کے ٹیسٹس منعقد ہو بھی چکے ہیں لیکن نتائج کو مکمل طور پر شائع کرنے کی بجائے ہر ایک امیدوار کو الگ الگ ٹیلیفونک میسج، پیغام کے ذریعے ارسال کئے جارہے ہیں جو کہ نہ صرف حقدار امیداروں کی حق تلفی ہے بلکہ نتائج کو توڑ مروڑ کر صرف من پسند افراد کو بھرتی کرانے کے مترادف ہے۔امیدواروں نے اس پر خدشات کا اظہار کیا ہے۔مختصر بات کے بعد مناسب حل تجویز کیا جائے۔

سر، میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں، اگر ان کی کوئی Brief statement ہو تو اس حوالے سے گزار لیں کہ اس سلسلے میں انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جناب آنریبل قاضی اسد صاحب، منسٹر فار ہائیر ایجوکیشن۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو سپیکر صاحب۔سر، اسلامیہ کالج میں جو ایڈہاک اپوائنٹمنٹس ہم کر رہے تھے تو انہوں نے پہلے ان کا انٹرویو کیا، پھر Demonstration اور Demonstration کے بعد سر، پھر انہوں نے ٹرانسپیرنٹ طریقے سے لسٹ بنائی ہے اور پھر ان سب Candidates کو رجسٹرڈ پوسٹ کے ذریعے اطلاع بھیجی ہے، ان کو لیٹرز بھیجے ہیں کہ وہ آجائیں اور سر، چونکہ سیشن سر پر ہے، اسلئے ٹیلی فون بھی کیا۔یہ نہیں کیا کہ صرف جس کی وہ مرضی تھی، ان کو ٹیلی فون پر وہ

بلا رہے ہیں بلکہ جن لوگوں نے وہ ٹیسٹ کو الیفائی کیا تھا، ان کو انہوں نے پہلے لیٹرز بھیجے رجسٹر ڈپوسٹ کے ذریعے اور پھر ساتھ ساتھ ان کو ٹیلی فون کر رہے ہیں۔ تو سر، میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی ایسی گڑ بڑ ہے یا کوئی ایسی بات ہے کہ جس سے Transparency پر اثر پڑتا ہو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اسرار اللہ خان۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر، اگر منسٹر صاحب یہ ایشورنس کرا رہے ہیں کہ سب کو لیٹرز بھی ایشو کئے گئے ہیں تو پھر سر، میری Contention basic یہ تھی کہ ایسا نہ ہو کہ کال لیٹرز جو ہیں، وہ ایشو نہ کئے جائیں اور صرف ٹیلی فونک پیغامات دیئے جائیں۔ منسٹر صاحب اگر یہ Assure کرا رہے ہیں کہ ان کو باقاعدہ لیٹرز بھیجے گئے ہیں تو سر، میں اس پر مطمئن ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ جی قاضی صاحب۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: سر، میں بالکل یقین دہانی کراتا ہوں کہ ہم نے لیٹرز بھیجے ہیں۔ اسرار خان نے چونکہ یہ ایشو Raise کیا ہے تو ہمارے پاس Officially، وی سی نے ہمیں جو خط لکھا ہے، اس میں بھی کہا ہے کہ اس August House کا کوئی بھی ایم پی اے جس ٹائم بھی چاہے، وہ آکر اس ریکارڈ کی پڑتال کر سکتا ہے اور یونیورسٹی کی انتظامیہ ان کے سامنے ریکارڈ رکھے گی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Janab Muhammad Akram Khan Durrani Sahib, to please move his call attention notice No. 631.

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: محترم سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ کوہاٹ میڈیکل کالج کی Affiliation کا مسئلہ ابھی تک التواء کا شکار ہے کہ کس یونیورسٹی کے ساتھ ہے، خیبر میڈیکل یونیورسٹی یا کوہاٹ یونیورسٹی کے ساتھ الحاق ہے؟ جس کی وجہ سے کوہاٹ میڈیکل کالج کے طلباء میں تشویش پائی جاتی ہے، لہذا اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

محترم سپیکر صاحب، ما له ډیر ستوډنټان او د هغوی والدین څو ځله کور ته راغلل، ما هغه بله ورځ هم دا خبره دلته اوچته کړے وه۔ په هغے کښے جی دا ده چه هغوی ذهنی طور اوس دے ته هغه نه دی چه زمونږه دا ایګزام چه دے، دا د کوهاټ یونیورسټئ سره شی یا د دے میډیکل یونیورسټی پشاور سره کوی نو زما خیال دے که په هره یو باندے وی، د هغوی څه اعتراض نشته دے خو هغوی دا غواړی چه د اوس نه مونږ ته دا وینا اوشی چه زمونږه دا ایګزام به د

کومے یونیورسٹئ سره وی نو د دے متعلق که گورنمنټ وضاحت اوکړی چه دا به د کومے سره وی؟

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مهربانی جی۔ دا چونکه ډیره اهمه مسئله وه، تاسو هم دا Take up کړے وه، په دیکښے بیا نور ایم پی ایز حضرات چه کوم دی، زمونږه اقبال فنا صاحب او دے نورو خلقو هم چیف منسټر صاحب ته اپروچ کړے وو نو په تیر شوی 30th September باندے یو میټنگ اوشو جی په وزیر اعلیٰ سیکرټریټ کښے او د کوهاټ یونیورسټی آف سائنس اینډ ټیکنالوجی دغه خلق هم راغلل او KIMS چه کوم KUST Institute of Medical Science چه دا کوم میډیکل کالج دے او KMU، خیبر میډیکل یونیورسټی، دا درے واړه انسټی ټیوشنز چه کوم دی، د دوئ سرابرهان او دا ټول کښیناستل، نو په دیکښے دوه مسئلے دی، یو دا ده چه یره آیا دا میډیکل کالج KIMS چه دا KUST والا ئے As constituent college واخلی۔ دویمه مسئله دا وه چه یره د دوئ دا خواهشات دی چه یره دوئ د د خیبر میډیکل یونیورسټئ سره شی خو بهرحال فیصله بیا دا اوشوه چونکه دا Popular demand هم وو نو خیبر میډیکل یونیورسټئ ته دا ډائریکشنز اوشو چه یره د خپل ایکټ د لاندے دا کالج فی الحال Affiliate کړئ او Affiliation به دا وی چه د دوئ به Special exam arrange کړی، لکه ډیر زر Within a few days، د دوئ چه کوم د ایم بی بی ایس د فائنل ائیر سټوډنټس دی، د هغوی به ایگزام واخلی او فی الحال به دا Affiliate شی د خیبر میډیکل یونیورسټی سره او د هغے نه پس به بیا چه کومه یونیورسټی د دے اخراجات برداشت کوی، دا هر څه کوی، د دے به وروستو فیصله کیږی څکه۔۔۔۔

جناب سپیکر: فی الحال دا د KMU سره رجسټرډ شو؟

وزیر قانون: دا به Affiliate شی جی او۔۔۔۔

جناب سپیکر: Affiliate به شی؟

وزیر قانون: Overall general به شی او دوئ به ایگزام هم واخلی نو Affiliate چه کوم دے او دا ایگزام به ئے superintend, academic superintend وی جی او ډګری به ورله خیبر میډیکل یونیورسټی ورکوی۔

جناب سپیکر: تھینک یو لاء منسٹر صاحب۔ فائزہ بی بی رشید۔ (مداخلت) آپ اپنی باری کا انتظار کریں۔ ویسے سارے ممبران کافی دیر سے اس پرائیویٹ ممبر ڈے کا انتظار کرتے ہیں، جب تک ان کی بزنس کو نہ نمٹایا جائے تو مہربانی کر کے ہاؤس کے وقت کا خیال رکھیں۔ فائزہ بی بی رشید صاحبہ جی۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی دا تهٔ پیش کوے ؟

جناب محمد زمین خان: جی دا زهٔ پیش کوم۔

جناب سپیکر: دا خود هغوی کال اټینشن دے ، دا بل سړے نه شی پیش کولے ، Not presented, it lapses.

غیر سرکاری مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سرکاری ملازمین مجریہ 2011ء کو پیش کرنے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

Mr. Speaker: Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants (Amendment) Bill, 2011 under rule 77 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر، لیکن-----

وزیر قانون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: او دریږئ تاسو د دے نه پس، دوئ به ئے موؤ کړی نو بیا به تاسو دغه او کړئ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میرے خیال میں اگر منسٹر صاحب کو سن لیں کیونکہ اگر-----

جناب سپیکر: اب آپ بتادیں، آپ بتادیں، پہلے موؤ کریں، پہلے موؤ کریں تاکہ ہاؤس کی کچھ وہ ہو جائے، Jurisdiction میں آجائے۔

Mr. Israrulllah Khan Gundapur: Sir, I beg to ask for leave of the House under rule 77-----

وزیر قانون: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اودریږه جی۔ آنریبل لاء منسټر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: مهربانی سر۔ دا خو In principle مونږه Oppose کوؤ خو په دیکښے عبدالاکبر خان صاحب شو او گنډاپور صاحب، دوئ دا خواست کړے وو چه یره که دا یو کمیټئ ته، زما په خیال که لاء اینډ پارلیمنټری آفیئرز کمیټئ ته لاړ شی نو هلته به پرے کښینو او بیا به خیر دے صلاح به اوکړو خو In principle, we are against it خو مونږه وایو چه په هاؤس کښے مشران دی، د دوئ لحاظ کوؤ چه که دا کمیټئ ته تاسو لیږئ نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، د موشن نه مخکښے تاسو وایئ چه لاړ شی، که نه دا موشن سے پہلے نہیں ہو سکتا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آپ، ہم یہ چاہتے ہیں کہ Leave سے پہلے یہ کمیٹی کے پاس جائے، منسٹر صاحب نے یہ Proposal دی تو اب ہم موشن موؤ کرتے ہیں کہ اس کو لاء اینڈ پارلیمنٹری کمیٹی کے پاس بھیجا جائے تو اب ہاؤس سے پوچھیں، اگر ہاؤس اجازت دیتا ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ چونکہ Introduce نہیں ہوا ہے، آپ Introduction کروادیں، اگر وہ Agree کرتے ہیں تو Introduction کے بعد ہم، Introduction کے بعد کریں گے جی۔ انہوں نے ابھی ریکویسٹ کی ہے جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میری گزارش یہ ہے کہ اگر رولز کا، یقیناً آپ کا کہنا بالکل بجا ہے لیکن سر، گورنمنٹ کی جو Reluctance ہے، اس سے بچنے کیلئے ہم یہ Out of box solution لائے تھے کہ مطلب ہے جو آپ کے خدشات ہیں، ان کو Address کرنے کیلئے اگر آپ اس کو کمیٹی کو بھی ریفر کرادیں کیونکہ سر، مسئلہ ابھی یہ ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ اپنی ایک رائے رکھتی ہے، اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی اپنی ایک رائے ہے اور لاء کی اپنی ایک تشریح ہے اور سر، اس سلسلے میں آپ کے خطوط بھی میرے پاس موجود ہیں، آپ کے پاس جو لوگ آئے تھے اور آپ نے چیف منسٹر صاحب کو بھیجے تھے اور باقی ممبران صاحبان تھے، تو اس سلسلے سے بچنے کیلئے کیونکہ سر، اگر گورنمنٹ ڈٹ جاتی ہے اور اس کو

Oppose کرتی ہے تو یہ سزا ان تمام ملازمین کو ملے گی تو سر، میری آپ سے بھی یہ درخواست ہے کہ اگر آپ مہربانی کر کے اس کو کسی کمیٹی کو ریفر کرا دیں تا کہ یہ Kill نہ ہو سر۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے وہ نہیں لیکن گورنمنٹ اگر۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، بات یہ ہے کہ جناب سپیکر، ہمارے اسرار خان کی جو موشن ہے، وہ تو Leave کیلئے ہے، اب ہم یہ نہیں کہتے، جب یہ ہاؤس اور گورنمنٹ چاہتی ہے کہ اس کو کمیٹی کو بھیجا جائے تو جناب سپیکر، آپ ہاؤس سے پوچھیں، اگر ہاؤس کہتا ہے کہ ہاں، اور یہاں پر تو کوئسچنز بھی کمیٹی کے پاس گئے ہیں، کال اٹینشن نوٹسز بھی کمیٹیز کے پاس گئے ہیں اور یہ بڑا Important Bill ہے، اگر یہاں پر Kill ہو گیا تو یہ بہت سے لاکھوں لوگوں کے، مطلب ہے اس کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: میں پہلے Leave تو لے لوں نا، عبدالاکبر خان! آپ کیوں اس پر Insist کرتے ہیں؟ Leave کے بعد یہ کمیٹی کو ہم بھیج دیں گے نا۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: پہلے تو Leave مل جائے نا مجھے ہاؤس سے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! مہربانی کریں، گورنمنٹ سے سر، میری یہ استدعا ہے کہ لاء منسٹر صاحب Leave کو Allow کریں۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب سے پوچھتے ہیں، آپ بیٹھ جائیں۔ Leave کیلئے۔۔۔۔

وزیر قانون: سر! ہماری تو بات یہ ہوئی تھی کہ یہ Leave سے پہلے ہم ریکویسٹ کریں گے اور اگر ہو سکتا ہے، وہ تو یہ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: Leave پہلے گرانٹ ہو جائے تو پھر دیں گے، ایک Unprecedented بات ہو جائے گی۔ تو اگر Leave کی آپ اجازت دیتے ہیں، یہ Leave کو سپورٹ کرتے ہیں، Introduce ہو جائے، Introduce د شی، پہ لاء ریفارمز کبنے بہ بیا ورسرہ گورو۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر(بلدیات): تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ چه Under rule 77 مونږ اجازت ورکوؤ، که نه ورکوؤ؟ که مونږه اجازت ورکړو نو هله د پیش کړی، که نه مونږ خو نه کوؤ دا۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ چھوٹی سی بات ہے، آپ Leave کی اجازت دے دیں، پھر لاء ریفارمز تو آپ کی اپنی کمیٹی ہے۔

سینئیر وزیر(بلدیات): ہم اس کو Oppose کرتے ہیں، ہم یہ Oppose کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا ٹوٹل Oppose کرتے ہیں۔

سینئیر وزیر(بلدیات): ہم Oppose کرتے ہیں، ہم اس کو Oppose کرتے ہیں جی۔

جناب سپیکر: ہاں، بس ٹھیک ہے، اسی طرح Simple کہا کریں نا۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! اس میں بہت سے لوگوں کا مسئلہ ہے، اس میں آپ ہمارے ساتھ، جس طریقے سے وہ تعاون چاہتے ہیں، ہماری گزارش ہے گورنمنٹ سے کہ وہ اس مسئلے کو یقیناً کمیٹی میں بھیج دے اور اس کے بعد۔۔۔۔۔

سینئیر وزیر(بلدیات): ہم Oppose کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کمیٹی میں بھی Oppose کر سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: کمیٹی میں بھیج دیں، وہاں پر ان کے جو اعتراضات ہونگے، اس کے بعد وہ Oppose کریں۔

جناب سپیکر: میاں افتخار حسین! میرے پاس دو باتیں ہیں میاں صاحب، یا تو آپ کمیٹی میں اس کو Oppose کریں، فی الحال Leave کی اجازت دے دیں، اگر نہیں تو میں اس کو پینڈنگ کرتا ہوں جی۔

میاں افتخار صاحب۔۔۔۔۔

سینئیر وزیر(بلدیات): جناب سپیکر صاحب! پینڈنگ اسلئے آپ نہ کریں کہ آپ ہاؤس سے پوچھیں کہ یہ ہم 77 کے، ہم اس کو Oppose کرتے ہیں، آپ Put کریں، ہم Oppose کرتے ہیں تو پھر پینڈنگ کی کیا ضرورت ہے؟

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے نا۔ The motion before the House۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! دیکھیں جی، ہم آپ سے بار بار جو ریکویسٹ کر رہے ہیں، ہم اس بل کو Kill کرنا نہیں چاہتے۔

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میری گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کیا چاہتے ہیں جی، اسرار اللہ خان! میں Put کروں ہاؤس کو؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، ایک منٹ۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا بل ہے، آپ کا Right بنتا ہے، آپ بولیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ اگر منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہم Oppose کرتے ہیں، اگر ایک چیز کو Kill کرنا ہو، اس کا تو ہمارے پاس علاج نہیں ہے لیکن اگر ٹیکنیکل گراؤنڈز پہ یہ میرے ساتھ بات کرنا چاہتے ہیں تو میں سوال اٹھاتا ہوں اور یہ مجھے اس کا جواب دے دیں۔ میں خود اس کو Withdraw کر لوں گا اور مہربانی کر کے وہ اگر ذرا میری طرف توجہ دے دیں۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ اس میں جو پوائنٹس ہیں، میری اس میں سر۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی آنریبل بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ہمارے لاء منسٹر صاحب فرماتے ہیں کہ اگر یہ کمیٹی میں چلا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے تو ہمیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہے، کمیٹی میں بھیج دیں۔

Mr. Speaker: Thank you.
Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you.

جناب سپیکر: جی بشیر بلور! دا۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، دا څنګه چه بشیر خان خبره اوکړه، د دوئ چه دا څنګه انډرسټینډنګ دے، په دے بنیاد د لاړ شي، بنهٔ به وي، لکه هغه څیز ته ئے مه بوځئ چه مونږه ئے Oppose کوؤ یا ئے نه کوؤ خو بس کمیټئ ته ئے اولیږئ، د ټولو خوښه ده، ستاسو خپل اختیار دے، کمیټئ ته د لاړ شي۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants (Amendment) Bill, 2011? Those who are in favour if it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the leave is granted.

غیر سرکاری مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سرکاری ملازمین مجریہ 2011ء کا مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کو سپرد کیا جانا

Mr. Speaker: Now is it the desire of the House that the Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants (Amendment) Bill, 2011 may be referred to the Law Reforms Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: And those who are against it may say 'No'. -----

جناب عبدالاکبر خان: لاء ریفارمز کمیٹی نہیں جی، لاء اینڈ پارلیمنٹری آفیئرز۔

جناب سپیکر: وہی نا، ایک ہی بات ہے۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants (Amendment) Bill, 2011 may be referred to the Law and Parliamentary Affairs Committee? Those who are in favour if it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Bill is referred to the concerned Committee.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں آپ کا، منسٹر صاحب کا اور بشیر بلور صاحب کا۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، تھینک یو۔ عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، چونکہ میرا بل بھی اسی Nature کا ہے تو میں بھی شکریہ ادا کرتا ہوں حکومت کا، لاء منسٹر کا اور سینیئر منسٹر کا کہ انہوں نے ہمارے اس بل کو جو کہ جوائنٹ بل ہے، اس کو کمیٹی کو بھیج دیا۔

جناب سپیکر: افہام و تفہیم اور جو پروسیجر کے مطابق ہو جائے تو یہ اچھی بات ہے، This is good gesture. Mr. Abdul Akbar Khan, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants (Amendment) Bill, 2011، یہ تو وہی ہے، دوسرا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: وہی ہے ناسر۔

جناب سپیکر: Under rule 77 یہ آپ Joint کر لیتے نا؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، وہ تو ہو گیا نا، ان کا چونکہ آپ نے پہلے ایجنڈے پر رکھا تھا، میرا دوسرا تھا تو چونکہ ایک ہی Nature کا تھا، Civil Servants (Amendment) Bill جو ہوا ہے، وہی ہے۔ دوسرا وہ ٹریبونل کا ہے، ٹریبونل کا (Amendment) Bill ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کا اپنا، وہی بل آپ کا اپنا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، وہ میرا اپنا ہے، میرے تین بلز ہیں ناسر۔

جناب سپیکر: یہ ایک ہو یا دس ہوں، تو آپ یہی پروسیجر تو Adopt کریں گے نا؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میرا ہے لیکن وہ تو ہو گیا ہے نا، وہ تو کمیٹی کو چلا گیا ہے، وہ تو چلا گیا، یہ دوسرا جو بل ہے، اس کو آپ Leave کیلئے کہیں۔

جناب سپیکر: یہ Short title، 'may be called'، same ہے نا؟ دا بیل دے، آئٹم نمبر 10 آپ دیکھ لیں، یہ-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، وہ تو ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ 10th تو ابھی میری Consideration میں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: وہ Separate issue ہے، Separate حوالے سے ہے، اس کو ہم نے Proper procedure کے تحت لینا ہو گا۔

غیر سرکاری مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سرکاری ملازمین مجریہ 2011ء کو پیش کرنے کیلئے ایوان سے اجازت کا طلب کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants (Amendment) Bill, 2011 under rule 77 of the Provincial Assembly

of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: تھینک یو، جناب سپیکر۔ Before asking for leave میں ایک منٹ بات کرتا ہوں جناب سپیکر، پھر گورنمنٹ کی جو بھی Contention ہو گی، میرا اس میں کوئی ذاتی مقصد نہیں ہے لیکن جناب سپیکر، یہ آپ اگر دیکھ لیں، یہ جو سول سرونٹس ہیں۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}</u>: دا هم هغه Bill دے ؟

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: هغه نه دے ، دا بل دے۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: دا هم هغه شے دے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: يره هغه خو Dispose of نه شولو۔ Janab Speaker, I beg to ask for leave to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants (Amendment) Bill, 2011.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants (Amendment) Bill, 2011? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The leave is granted.

یہ بھی اسی طرح اسی کو ریفر کریں نا؟

غیر سرکاری مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سرکاری ملازمین مجریہ 2011ء کا مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کو سپرد کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants (Amendment) Bill, 2011 may be referred to the Law and Parliamentary Affairs Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the concerned Committee.

غیر سرکاری مسودات قانون کا واپس لیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Abdul Akbar Khan, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Service Tribunals

(Amendment) Bill, 2011 under rule 77 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules 1988.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ میرا بل ایک لفظ کی Deletion کا بل ہے، چھوٹا سا اور یہ ایک لفظ جو ہے نا 'Final'، یہ اگر آپ Extract دیکھیں: **"Appeals to Tribunals.-** Any civil servant aggrieved by any final order, whether original or appellate, made by a departmental authority in respect of any of the terms and conditions of his service may, within thirty days of the communication of such order to him" جناب سپیکر، اس میں یہ ہے کہ جب Final order ہو جائے گا اس کی اپیل پر تو اس کے تیس دن کے بعد جب اس کو Final order ملے گا تو اس کو تیس دن کے بعد ٹریبونل کے پاس جانے کا حق ہے۔ اب جناب سپیکر، اس 'Final' word کو Misuse کر کے اس میں کئی سال لگا دیئے جاتے ہیں تو میرا مقصد یہ نہیں ہے جناب سپیکر، میں تو کہتا ہوں کہ اگر بیس دن، پچیس دن، دو مہینے، تین مہینے، چھ مہینے آپ ٹائم دے دیں کہ Appellate authority کم از کم اس کو جلدی تو Dispose of کرے تاکہ وہ آدمی جو گھر پہ بیٹھا ہوا ہے اور اس کے خلاف ایک ایکشن لیا گیا ہے تاکہ اس کو یہ حق تو ہو کہ وہ ٹریبونل کے پاس جائے، وہ ٹریبونل کے پاس تب تک نہیں جا سکتا کہ جب تک اس کا Final order نہ ہو جائے۔ میری ریکویسٹ تو صرف ایک لفظ کی Deletion ہے اور یہاں اگر آپ کو حکومت کہتی ہے کہ یہ Final order ہم نہیں نکالتے، 'Final' لفظ تو پھر کم از کم کچھ ٹائم تو اس کیلئے رکھیں کہ اتنے ٹائم میں وہ اس کیس کو فیصلہ کرے تاکہ اس کے بعد وہ ٹریبونل میں چلا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

وزیر قانون: مہربانی۔ ایسا ہے جی کہ اس پہ تو لاء بڑا کلیئر ہے، تمام صوبوں میں بھی یہی لاء ہے اور اس کا یہ ہے کہ ابھی اگر Interim order کے خلاف لوگ سروس ٹریبونل میں جانا شروع ہو گئے تو دس سالوں میں کوئی ایک انکوائری Finalize نہیں ہو گی۔ Final order اسلئے ہے کہ ایک انکوائری ہے تاکہ وہ Conclusive stage پر آ جائے، Conclude ہو جائے، پھر اس کے پاس اپیل کا وقت ہے اور پھر سروس ٹریبونل جا سکتا ہے، ایک مہینے کے اندر اپیل کر سکتا ہے، تین مہینے کے اندر اور اس کے بعد اس کے پاس Ninety days ہوتے ہیں کہ وہ جائے، سروس ٹریبونل میں اپیل کرے اور اگر غلط اس کے خلاف

فیصلہ ہوا ہے تو سروس ٹریبونل میجارٹی کیسز میں بحال کریگی، تو فی الحال میرا خیال ہے، میں ریکویسٹ کرونگا کہ یہ ہمارے پارلیمنٹری لیڈر ہیں، کہیں پر ہم آپ کی سن لیتے ہیں، کہیں پر آپ ہماری ریکوسٹ سنیں اور یہ واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، مجھے تو اس کا مستقبل معلوم ہے، اسلئے میں اس کو Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, the Bill is withdrawn. Mr. Abdul Akbar Khan, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Sacked Employees (Re-instatement) Bill, 2011 under rule 77 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules 1988.

یہ وہی نہیں ہے جو بشیر بلور صاحب نے اس دن۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی آنریبل سینئر منسٹر بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، پہلے بھی عبدالاکبر خان سے اس پہ بات ہوئی تھی، اس کیلئے ہم نے کمیٹی بھی بنائی ہوئی ہے، یہ کیبنٹ نے کمیٹی بنائی ہے اور اس پر ہم نے تین چار میٹنگز کی ہیں۔ عبدالاکبر خان اس میں ممبر بھی ہیں اور میں نے یہاں پر فلور آف دی ہاؤس پہ کہا تھا کہ انشاء اللہ ہم دس تاریخ کو اس پر میٹنگ کریں گے تو دس تاریخ کو چونکہ ہماری ایک دوسری میٹنگ ہے، گیارہ تاریخ کو میں نے میٹنگ بلالی ہے اور اس میں بیٹھ کر انشاء اللہ جو فیصلہ وہ کریں گے اور انشاء اللہ اچھا ہی فیصلہ ہو گا تو اسلئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ پیش نہ کریں تو مہربانی ہو گی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! جب آنریبل منسٹر نے دس تاریخ کا اس دن کہا تھا، چونکہ مجھے اس سے پہلے پتہ نہیں تھا اس میٹنگ کا تو اس کو فی الحال وہ کر دیتے ہیں۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

جناب عبدالاکبر خان: نہیں پینڈنگ کر لیتا ہوں۔

سینئر وزیر (بلدیات): پینڈنگ نہیں، Withdraw کر لیں، پینڈنگ کیسے کریں گے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں تو پھر لائیں گے، پھر اگر آپ۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): پینڈنگ-----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں آپ-----

سینیئر وزیر (بلدیات): پینڈنگ نہیں، یہ پینڈنگ اسلئے ہم نہیں مانتے کہ اگر ہمارا فیصلہ، (مداخلت) نہیں، ہاؤس سے پھر پوچھیں، پھر بات خراب ہو جائیگی تو میں یہی کہتا ہوں کہ آپ Withdraw کریں نا، پینڈنگ نہ کریں۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ Withdraw کریں، پینڈنگ نہ کریں، جب فیصلہ ہو جائے تو پھر لے آئینگے نا بل، بل لانا کوئی مشکل بات نہیں ہے، بل گورنمنٹ لائے گی۔

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب! چونکہ وہ کہتے ہیں کہ جب فیصلہ ہو جائے تو پھر دوسرا بل لے آئینگے۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, the Bill is withdrawn, withdrawn.

قراردادیں

Mr. Speaker: ShahziaTahmash Khan, Sanjeeda Yousaf, Naeema Nisar and Mehr Sultana Bibi, to please move their joint resolution No. 587, one by one. Shazia Tahmash, please.

محترمہ شازیہ طہماس خان: جناب سپیکر، اس معزز ایوان کی وساطت سے کہ چونکہ پاکستان میں ہر سال خواتین کی ایک بڑی تعداد During pregnancy مختلف بیماریوں کی وجہ سے معذوری یا موت کا شکار ہو جاتی ہیں جس کا بروقت اور مناسب علاج کے ذریعے تدارک ممکن ہے۔ اس ضمن میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل نے 17 جون 2009 کو اپنے گیارہویں اجلاس میں Pregnancy کے دوران اموات اور معذوری کی روک تھام کی خاطر ایک قرارداد (A/HRC/11/L-16) منظور کی تھی جس کی تجدید بعد میں یکم اکتوبر 2010 کو جنیوا میں ایک اور قرارداد کے ذریعے کی گئی، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ اقوام متحدہ کی مذکورہ قرارداد پر عملدرآمد یقینی بنانے کیلئے اپنا کردار ادا کرے کیونکہ حکومت پاکستان نے بھی بحیثیت رکن انسانی حقوق کونسل اس قرارداد کی منظوری میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

جناب سپیکر، Basically یہ قرارداد Maternal mortality ratio کے حوالے سے ہے اور یہ Alarming situation ہے کہ پورے پاکستان میں KPK کی تیسری پوزیشن ہے اور وجہ یہ ہے

کہ اس طرح کے کیسز ہوں تو تقریباً ہر ہزار میں چار سو کے قریب خواتین موت کا شکار ہو جاتی ہیں کیونکہ مناسب Facilities کا بھی فقدان ہے اور ادویات کا بھی، لہذا ہم نے اس ریزولیوشن میں وفاقی حکومت سے سفارش کی ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد چونکہ یہ ہیلتھ اور بہبود آبادی دونوں Devolved ہو کر صوبوں کے پاس آ گئے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی ابھی کچھ فنکشنز فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہیں، لہذا ہم نے اس قرارداد میں وفاق سے گزارش کی ہے کہ وہ اس سلسلے میں حکومت خیبر پختونخوا کی زیادہ سے زیادہ مدد کرے اور امید ہے کہ وہ اس پر توجہ دیں گے۔

جناب سپیکر: سنجیدہ یوسف، نعیمہ نثار۔ قرارداد تو انہوں نے پڑھ لی ہے، اس پر آپ دو باتیں اگر کرنا چاہیں تو میرے خیال میں وہ بہتر رہے گا۔

محترمہ سنجیدہ یوسف: ٹھیک ہے سر، انہوں نے کر دی۔

جناب سپیکر: Same, same قرارداد۔

محترمہ سنجیدہ یوسف: ہاں جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ مہر سلطانہ۔

محترمہ مہر سلطانہ: جناب سپیکر صاحب، میں بھی اس کی تائید کرتی ہوں۔ چونکہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے تو چاہیئے کہ اس پر عملدرآمد کیا جائے کیونکہ یہ خواتین سے Related مسئلہ ہے اور زیادہ پرابلم بنا ہوا ہے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

وزیر قانون: بالکل جی، مونږ د دے قرارداد حمایت کوؤ خو صرف د هاؤس د انفارمیشن د پاره چه په دے وخت کښے دوه درے داسے پروګرامز روان دی، MNCH (Mother and Child Health Care) یو ډیر غټ پروګرام دے، هغه په دے ملک کښے روان دے۔ د هغے نه علاوه National Programme for Family Planning and Primary Health Care او بیا District conditional grants چه کوم دی، هغه هم د Mother and Children د پاره یو دغه روان وو خو مونږه باوجود دے پرګرامونو حمایت کوؤ د دے قرارداد۔

Mr. Speaker: Thank you. The Motion before the House is that the joint resolution moved by the honorable Members may be passed?

Those who are in favor of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Syed Jafar Shah, to please move his resolution No. 606, please.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو۔ جناب سپیکر، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ انڈس کوہستان اور دیر کے بعض علاقوں کے طرز پر ملاکنڈ ڈویژن کے جنگلاتی علاقہ جات کے مراعات یافتہ گان یعنی Royalty holders کو بھی لکڑی کی فروخت سے حاصل شدہ آمدن میں سے 80% رائلٹی کا حقدار قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، دا داسے دہ چہ پہ هغه ځائے کښے چہ د خلقو زیات دارومدار په ځنګلاتو باندے دے ، د هغوی د رزق ګټولو واحده ذریعه ده نو زما به ریکویسټ وی ګورنمنټ ته او دے هاؤس ته چه د هغوی د بچونه د رزق دا نوړئ نه اخلی او دا قرارداد د متفقه منظور کړی ځکه چه په کافی علاقو کښے هم دغه شان 80% شوے ده۔

جناب سپیکر: جی آنریبل سینئر منسٹر، بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زهٔ د جعفر شاه صاحب ډیر احترام کوم او دا ټھیک خبره هم ده چه د دوئ په علاقه کښے ډیرو خلقو ته تکلیف هم دے ، 60% رائلټی چه هغوی ته ملاویږی، لګیا ده او ځه علاقے داسے شته چه هغوی ته 80% ، ځه لږ غوندے داسے علاقے شته چه 80% ملاویږی۔ زهٔ د دوئ سره دا هغه کوم چه انشاء الله زهٔ به دا فنانس سیکرټری ته هم واستومه او لاء منسټری ته به ئے هم واستوم چه زمونږ د وسه ځه کیدے شی نو انشاء الله مونږ به کوشش کوؤ چه دوئ Accommodate شی خو دا زهٔ وعده نه کوم نو انشاء الله کوشش کوؤ ، ولے چه په دیکښے Finances involve دی او ځه 80% او 60%، چه تاسو 80% کوئ نو بیا د فنانس نه به تپوس کوؤ، لاء ډیپارټمنټ ته به ځی او چه د هغوی نه کلیئرنس راشی نو په سر سترګو د دوئ علاقه چه ده، د دوئ خلق دی، د دوئ د حلقے خلق دی، د هغوی دا ډیمانډ دے او دا زمونږ ډیر Respectable

Member دے ، مونږ به کوشش کوؤ چه هر څنګه وی چه دا Accommodate کړو۔

جناب سپیکر: اوس د دے سره څه اوکړو ، Pending or withdrawn ؟

سینیئر وزیر(بلدیات): بس ، دا به Withdraw کړی جی ، بیا به خبره کوؤ۔

جناب جعفر شاہ: نه جی ، دا سے به اوکړو چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: Thank you very much Sir۔ مونږ د کم از کم Recommendations ورکړو د حکومت د طرف نه فنانس ډیپارټمنټ ، فارسټ اینډ لا ء ډیپارټمنټ ته چه هغوی Favourable consideration ورته ورکړی ځکه چه په یو کوټه کښے خلق اوړے ژمے بیا څنګه تیر کړی۔

سینیئر وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب، ما خو خبره اوکړه خو که دوئ دا سے کوی، که هاؤس ته ئے Put کومه، هاؤس به ورته انکار اوکړی نو زهٔ دا وایمه چه دوئ د واپس واخلی۔

جناب جعفر شاہ: نه جی، ستا سو په Favour کښے وایمه۔

سینیئر وزیر(بلدیات): دوئ د واپس واخلی او زهٔ به ئے فنانس او لا ء ډیپارټمنټ ته واستوم، ولے چه مخکښے یو ځل د دے سمری تلے ده، زما سره پوره ریکارډ شته۔ ما نه غوښتل چه دا اووایم چه نه کومه او بیا هغه سمری تلے وه جی، د دوئ مخکښے هم ریکویسټ وو او دا تقریباً په کیبنټ کښے هم پیش شوے وو او په کیبنټ کښے دا فیصله شوے وه، په 23-07-2010 باندے کیبنټ فیصله کړے وه چه نه مونږه دا نه شو ورکولے چه دا ورکړو نو مونږ ته پرابلم جوړیږی، نو په دے وجه باندے ما دا Open reject کولو نه بلکه ما وئیل چه بیا به هم مونږه کوشش اوکړو چه مونږه څه هیلپ کولے شو نو ضرور به کوؤ۔

جناب جعفر شاہ: خو د دے Recommendation به کوؤ۔۔۔۔

سینیئر وزیر(بلدیات): خو دا ده چه دا که دا دغه کړی نو دا خو کیبنټ Already یو ځل Reject کړے دے خو زهٔ به بیا هم کوشش کوم چه دا موؤ کړو او بیا کیبنټ ته

هم دا وایو چه د دوئ دا کار، خدائے د اوکړی چه اوشی، مونږ به کوشش کوؤ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جعفر شاہ صاحب!

سینئر وزیر(بلدیات): دا د Withdraw کړی نو انشاء اللہ مونږ به کوشش کوؤ۔

جناب جعفر شاہ: بس ٹھیک دہ جی خو With recommendations۔

Mr. Speaker: Withdrawn, withdrawn?

Mr. Jafar Shah: With recommendations by sending to the Finance Department.

داسے تاسو اووایئ کنه چه فنانس ډیپارټمنټ ته به اولیږو د Comments د پاره۔

سینئر وزیر (بلدیات): ما خو عرض اوکړو چه دا به فنانس ډیپارټمنټ، لاء ډیپارټمنټ او بیا به کیبنټ ته ځی خو اوس دا Already closed case دے، کیبنټ د دے نه انکار کړے دے خو بیا به Reopen کوؤ او هلته کوشش کوؤ چه څه ورله اوکړو چه اوشی نو ټهیک دہ، که اونه شی نو معذرت۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: چه اوشی نو ښهٔ به شی، ډیره مهربانی۔

سینئر وزیر(بلدیات): کوشش به کوؤ انشاء اللہ خو دا دہ چه دوئ د واپس واخلی۔

Mr. Speaker: Ji withdrawn?

جناب جعفر شاہ: Withdraw به کړو۔

Mr. Speaker: Withdrawn, withdrawn. Mr. Saqibullah Khan, to please move your resolution.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

This Assembly demands from the management of PESCO to issue correct electricity bills in time and at the start of every month in order to facilitate general public, particularly the salaried class to make timely bills payment

جناب سپیکر صاحب، دا یو ډیره اهم مسئله دہ جی او خاصکر زمونږ چه کومه تنخواه داره طبقه دہ، د هغوی د پاره جی۔ سر، که تاسو د پیښور بلونه راواخلئ نو په دیکښے جی بلونه پرنټ کیږی په 13 تاریخ باندے، په 13 او 14

تاریخ باندے د هرے میاشت بلونه دوئ پرنټ کړی۔ سر، بیا چه دا Distribute کیږی نو په هغے کښے هفته خامخا لګی، دوه درے ورځے خو لګی لګی نو هلته چه اورسی نو دا 18 تاریخ، 15 او 18 تاریخ وی او په دے باندے بیا تاریخ ورکړی چه 25 او 24 تاریخ د دے Due date وی نو سر، وړومبئ خبره داسے ده چه تنخواه داره طبقه چه څومره ده جی او نن سبا چه کوم دا اکنامک مسئلے دی سر، د اقتصادیاتو چه څومره مسئلے دی نو هغوی ته چه څنګه تنخواه ملاؤ شی نو هغه په قرضو کښے لاړه شی۔ دویم جی دوئ ورله دومره ډیر ټائم ورکوی نه۔ جناب سپیکر صاحب، دومره ډیر ټائم ورکوی نه چه هغوی لږ په آرام دا بلونه ورکړی۔ زما ریکویسټ دا دے چه دوئ د په وړومبئ هفته کښے، په First week کښے د بلونه ورکوی او د هغے نه پس د یو درے هفتے ورکوی چه تنخواه دار طبقه تلے شی او دا بلونه په ټائم باندے جمع کوی۔ جناب سپیکر صاحب، چه بلونه په ټائم باندے کړی۔ دویم سر، یوه لویه مسئله په دیکښے بله ده جی، 99% بلونه دوئ په توکل لیږی ریډران، بل دا چه کوم میټر چیکرز دی، هغه نه راځی نو په تک باندے ئے دغه کوی جی نو تنخواه داره طبقه به خپل دفتر ته ځی، کاروباری سړے به کاروبار کوی، که د دوئ په دفترو کښے به د Correction د پاره ګرځی؟ سر، زما ریکویسټ دا دے چه مونږه د دے اسمبلئ د طرف نه یو ډیمانډ اوکړو او سر، ډیمانډ ځکه وایم چه دا ریکویسټ نه دے، دوئ غلط بلونه هم رالیږی او دومره ټائم هم نه ورکوی، دوئ غواړی چه خلق Default کړی۔ یو څلور ورځے دی، په څلورو ورځو کښے به څنګه تاسو بل دغه کوئ نو سر، زما ریکویسټ دا دے چه که دا سپورټ شی او د دوئ نه ډیمانډ اوکړو چه دا د Correct شی جی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب احمد خان بہادر</u>: سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: دا احمد خان بهادر هم ډیره موده پس پاڅیدو، ستاسو سره څه ګپ شپ۔ جی احمد خان بهادر صاحب۔

<u>جناب احمد خان بہادر</u>: Thank you, Mr. Speaker۔ وختی هم پاڅیدلے ووم جی۔ جناب والا، ثاقب خان د دے بلونو په باره کښے خبره اوکړه۔ داسے ده جی چه په دیکښے هیڅ شک نشته چه بلونه زیات تر غلط وی خو دے ځل له Specially په

مردان کښے یوه بله سنګین غلطی شوے ده او جناب والا، هغه دا شوے ده چه کوم بلونه راغلی دی نو د تیر شوی بل چه کوم Present reading وو، پکار وه چه په دے بل کښے هغه Previous reading show شی، د تیرے شوے میاشتے هغه Present reading چه کوم وو، په دے میاشت کښے د هغے نه هم شا ته اغستے دے او په یو عام سړی پسے ئے شل شل زره او پینځویشت پینځویشت زره روپۍ رالیږلی دی۔ بل دا پرابلم ئے کړے دے جی چه د هغے د پاسه ئے ورته لیکلی دی چه اخری نوټس او دوه یا درے ورځے پکښے وے نو چه په مینځ کښے پکښے خالی اتوار راغے نو هغه خلقو ته ډیر زیات تکلیف وو۔ جناب والا، زهٔ د ثاقب صاحب د دے خبرو سره Agree کوم او په دیکښے زهٔ یو خبره Add کوم جی چه دا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا خو به ریزولیوشن Amend کوئ بیا؟

<u>جناب احمد خان بہادر</u>: جی۔ د هغے سره جناب والا، یو ګزارش دا کومه، که چرے پیسکو ته دا اووئیلے شی چه تاسو دا کوئ، جناب والا! چه پیسکو ته دا اووئیلے شی چه تاسو داسے کوئ، څنګه چه د دے میټر کارډ به وو د نن نه څه موده مخکښے او د میټر سره به۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: او اوس چه دے، دا نوے لوبه شوه، تهٔ اوس نوے لوبه د شروع کړه۔

<u>جناب احمد خان بہادر</u>: جناب والا! هم دغه یوه خبره ده، د Over billing خبره ده او هغه مسئله ده جی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تهٔ خپلے څه لیکلے به راکوے چه نوے خبره کوے چه هغه څه وئیلی دی، هغه سپورټ کوے، په هغے کښے خبره اوکړه۔

<u>جناب احمد خان بہادر</u>: جناب والا! مکمل ئے سپورټ کوم خو دا پکښے Add کول غواړم جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: Add کیږی اوس دے ټائم کښے نه۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر صاحب! که ما له یو منټ اجازت راکړئ؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زما په خیال کښے چه احمد خان کومه خبره کوی، هغه زما په ریزولیوشن کښے Cover کیږی۔ مونږ دا وایو چه Correct بلونه د هم راا ولیږی او په ټائم د رالیږی۔ د دوئ چه کومه مسئله ده، دا د Incorrect بلونو سره ده نو زما خیال دے چه هغه په دیکښے Cover کیږی۔

جناب سپیکر: په دیکښے Cover کیږی جی، آنریبل لاء منسټر صاحب؟

وزیر قانون: بالکل جی، دا احمد خان بهادر که بیا چرته اضافی نور شیزونه راولی، دوئ د خپل قرارداد راولی خو په دیکښے د ډیر حده پورے دا هر څه Cover کیږی او مونږه ئے سپورټ کوؤ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Mr. Abdul Sattar Khan and Javed Abassi, to please move their joint resolution.

لیکن یہ تھوڑا تھوڑا، جاوید عباسی صاحب! اس میں بڑا فرق لگ رہا ہے، وہ تو اپنا پورا الیکشن ایجنڈا پیش کر رہا ہے۔ نہیں۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، صرف ریزولیوشن۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، صرف ریزولیوشن پڑھے گا اور چارٹر آف ڈیمانڈ ساتھ ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو پورا اس کا الیکشن ایجنڈا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، اس کو نہیں پڑھے گا، صرف ریزولیوشن کو پڑھے گا سر، اس کو نہیں پڑھے گا۔

جناب سپیکر: ہں؟

جناب محمد جاوید عباسی: سر، ریزولیوشن پڑھے گا۔

جناب سپیکر: یہ اوپر والی ریزولیوشن، یہ نیچے والی آپ نہیں پڑھیں گے ؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، صرف اوپر والی ریزولیوشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو پھر یہ میں پھینک دوں نا؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، بس صرف ریزولیوشن پڑھیں گے جی۔

جناب سپیکر: اور وہ ریزولیوشن بھی پورے ایک گھنٹے کی ہے۔

جناب عبدالستار خان: یہ ہاؤس، جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ اسمبلی قرار دیتی ہے کہ کوہستان کے عوام اور ارض کوہستان پاکستان میں توانائی اور بجلی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے میں عظیم قربانیاں اور تاریخی کردار ادا کرتے ہیں، جس کا واضح ثبوت مجوزہ بھاشا ڈیم اور داسو ڈیم کی تعمیر ہے۔ بھاشا ڈیم صوبہ خیبر پختونخوا کا بڑا منصوبہ ہے۔ بھاشا ڈیم کی تعمیر سے صوبے کی بجلی کی پیداوار کی صلاحیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ بھاشا ڈیم کی اہمیت اور موجودہ پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے عوام اور صوبہ خیبر پختونخوا کی حکومت بے چینی سے بھاشا ڈیم کی تعمیر کے منتظر ہیں مگر منصوبے کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ابھی تک ضلع کوہستان کے مالکان اراضی کو اپنی املاک اور قطعہ اراضی کا معاوضہ ادا نہیں کیا گیا ہے اور یہ کہ اس صوبے کا تقریباً آٹھ کلو میٹر علاقہ متنازعہ قرار دیا گیا ہے حالانکہ سروے آف پاکستان حد بندی نوٹیفکیشن 1955 کے مطابق یہ آٹھ کلو میٹر کا علاقہ کوہستان میں شامل ہے اور آج تک کوہستان انتظامیہ کے کنٹرول میں ہے مگر صوبہ گلگت بلتستان کے لوگوں نے صرف زمین کا دعویٰ کیا ہے۔ تصفیے سے قبل متنازعہ آٹھ کلو میٹر علاقے کا معاوضہ ادا کیا جا رہا ہے۔ مزید یہ کہ وفاقی حکومت نے ایک باؤنڈری کمیشن تشکیل دیا ہے، کمیشن کے فیصلے سے قبل غیر مالک اور گلگت بلتستان کو زمین کا معاوضہ ادا کرنا قانون اور آئین پاکستان کی خلاف ورزی ہے، نیز یہ صوبہ خیبر پختونخوا کے مستقبل کے مفادات کو متاثر کرنے کی مذموم کوشش ہے۔ تمام ضروری دستاویزات سے ثابت ہے کہ بھاشا ہربن کا یہ آٹھ کلو میٹر علاقہ کوہستان کا اٹوٹ انگ ہے، لہذا خیبر پختونخوا کی یہ اسمبلی مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ قرارداد ہذا سے منسلکہ کوہستانی قوم کی تیرہ نکاتی چارٹر آف ڈیمانڈ کو تسلیم کیا جائے۔ نمبر 2، بھاشا ڈیم کے زیر استعمال ضلع کوہستان کے مالکان اراضی کو جلد از جلد طے شدہ قیمت ادا کی جائے۔ نمبر 3، سرحدی تصفیے کے کمیشن کو پابند کیا جائے کہ وہ جلد از جلد اپنا منصفانہ فیصلہ

صادر فرمائے۔ نمبر 4، جب تک متنازعہ علاقے کا تصفیہ نہیں ہو جاتا، آٹھ کلومیٹر علاقے کا معاوضہ گلگت بلتستان کے لوگوں کو ادا نہ کیا جائے۔ نمبر 5۔ واپڈا نے جان بوجھ کر اس عظیم منصوبے کو متنازعہ بنایا ہے۔ بھاشا کے مقام پر واقع بھوش داستا بصری باؤنڈری KKH کی متبادل سڑک کیلئے چار سو کنال زمین Acquire کی ہے۔ زمین کی قیمت کو جلد از جلد مالکان اراضی ہربن بھاشا کو ادا کی جائے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بس، ابھی تقریر نہ کریں، آپ بیٹھ جائیں۔ یہ بات ایسی ہے کہ اتنی بڑی چیز، ریزولیوشن بھی لاتے ہیں اور At the eleventh hour لاتے ہیں تو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: میں دوبارہ پیش نہیں کرونگا، میں ایک دو باتیں کرونگا۔

جناب سپیکر: آپ بھی تقریر نہ کریں، دو باتیں کریں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی سر، مہربانی کریں جناب، آپ ہماری تقریر اور ہمیں بالکل، یہ بڑا ظلم ہے کہ مجھے تو اس پورے سیشن میں بولنے نہیں دیا گیا۔ (قہقہہ) اور یہ میرے ساتھ ایسا ظلم اور زیادتی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: حالانکہ میں جانتا ہوں کہ آپ کسی کے ساتھ زیادتی کرتے نہیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیرسٹر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: آپ ایک اچھا دل رکھنے والے آدمی ہیں اور آپ نے ہمیشہ ہمارا بڑا خیال رکھا ہے تو جناب سپیکر، یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیرسٹر صاحب! بیرسٹر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی سر۔ سر، ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان اور اسرار اللہ خان گنڈاپور جو ہیں، ان کی شاگردی تھوڑی کر لیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، میں پہلے سے عبدالاکبر خان کا شاگرد ہوں۔

جناب سپیکر: یہ نہیں، یہ آپ بہت صحیح ذہن والے ہیں اور پڑھے لکھے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر! آپ کا ہمارے اوپر نظر کرم نہیں ہے اور سر، باقی معاملات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس ہاؤس کو، اس August House کو ہم آپ کا فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، کاش جیسا عبدالاکبر کے اوپر نظر کرم ہے، اس کا پانچ فیصد بھی ہمارے اوپر ہو تو حالات بدل جائیں گے جناب سپیکر۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، کتنا کرم چاہیئے، کتنا کرم چاہیئے۔ (قہقہہ) کرم کا اندازہ تو بتایئے کہ آج نچاور کر دیں، کتنا چاہیئے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب کا کتنا کرم چاہیئے؟

جناب محمد جاوید عباسی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، جاوید عباسی صاحب پلیز۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، میاں صاحب کی اس بات پر ایک شعر یاد آگیا ہے اور جناب سپیکر، اگر آپ اجازت دیں کہ:

؎ کیا زمانہ تھا کہ ہم روز ملا کرتے تھے رات بھر چاند کے ہمراہ پھرا کرتے تھے
اتفاقاتِ زمانہ بھی عجب ہیں میاں صاحب آج وہ دیکھ رہے ہیں جو سنا کرتے تھے

(قہقہے)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تھوڑی تازگی کیلئے، آپ بھی تھوڑا۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ جو قرارداد آئی ہے، مہربانی کرنی ہے اور میں چاہونگا کہ حکومت والے بھی اس معاملے کو بڑا سیریس لیں کیونکہ یہ بہت اہم معاملہ ہے اور ہمارے صوبے سے اس کا تعلق ہے، یہ بات صرف کوہستان کی نہیں ہے بلکہ یہ بات خیبر پختونخوا پراونس کی ہے اور یہ ایک سازش تھی ایک ڈکٹیٹر کے زمانے میں، یہ اس وقت اعلان ہوا تھا کہ یہ جو جگہ ہے، یہ خیبر پختونخوا اور اس وقت

ہمارے صوبے کا جو نام تھا، این ڈبلیو ایف پی، اس کی جگہ تھی مگر جناب سپیکر، صرف گلگت اور بلتستان کے لوگوں کو خوش کرنے کیلئے یہ آٹھ کلو میٹر ایک Disputed Territory کو create کیا گیا۔ جناب سپیکر، کیوں کیا گیا ہے؟ مجھے نہیں پتہ کہ اس کے پیچھے بیک گراؤنڈ کیا تھا لیکن آج یہ جو پاور ہاؤس ہے جناب سپیکر، یہ چونکہ Constitutional بات ہے کہ اگر آج یہ پاور ہاؤس، جس حکومت کے وزیروں کا یہ حال ہو کہ سیریس نہ لے رہے ہو باتوں کو، (قہقہے) تو انہوں نے صوبے کو کیا Protect کرنا ہے؟ بڑی بڑی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: قاضی صاحب! قاضی صاحب، یہ آپ کو بتا رہے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: یہ بڑی زیادتی ہے، بڑا دکھ ہے، بڑا افسوس ہے۔ آج جب ہم صوبے کے حقوق کی بات کر رہے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہماری بات کا جواب دیں۔ جناب سپیکر، یہ پاور ہاؤس، اگر اس کو As disputed property نہ مانا گیا اور یہ غلطی سے بلتستان کے علاقے میں لگ گیا تو جناب سپیکر، پھر رائلٹی اس سے اربوں روپے ہو گی۔ آج جناب بشیر بلور صاحب، سب سے بڑی آمدنی اگر آج اس صوبے میں ہے جناب سپیکر، تو آج تربیلہ ڈیم کی رائلٹی ہے جس پر آج ہم فخر کرتے ہیں اور وہ پیسہ آتا ہے تو ان لوگوں نے قربانیاں دی تھیں۔ آج اگر یہ پاور ہاؤس گلگت اور بلتستان کے اندر لگا دیا گیا تو بہت بڑی آمدنی سے ہمارا یہ صوبہ محروم ہو جائیگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ Important تو اور کوئی بات نہیں ہے کہ ہم آج سارے کھڑے ہو کر اس بات کو سپورٹ کریں کہ سارے Reservoirs جناب سپیکر، جو بنیں گے، وہ اس علاقے میں بنیں گے، ایک ظلم اور زیادتی کے ساتھ پاور ہاؤس کو ایک ایسی جگہ لگایا جا رہا ہے، یہ اس صوبے کو بہت بڑی آمدنی سے محروم کرنے کا ایک بہت خطرناک منصوبہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ الحمد للہ آج اس صوبے کے اندر جمہوری حکومت ہے تو مجھے یقین ہے کہ آج اس صوبے کے آمدنی والے معاملات میں یہ ہمارے ساتھ کھڑے ہونگے اور مجھے یقین ہے، ہم نہیں چاہتے کہ اس ڈیم کو Dispute بنایا جائے، ہم نہیں چاہتے کہ بجلی کا بڑا بحران ہو، ہم چاہتے ہیں، ہم تو زمانے سے چاہتے تھے کہ اس صوبے کے اندر اور اس ملک کے اندر ڈیمز بنائے جائیں اور ہم نے ہمیشہ ڈیمز بنانے کی حمایت کی ہے، ہم چلا رہے ہیں کہ پاکستان کے اندر ڈیمز بنائے جائیں، صوبہ خیبر پختونخوا کے اندر ڈیمز بنائے جائیں۔ جب ہزارہ کی دھرتی پر یہ ڈیمز بنائے جا رہے تھے، ہم نے بڑی قربانیاں دی ہیں، ہم نے اپنے بچوں کو قربان کیا ہے، ہم نے اپنے Families کو تباہ کیا ہے اور جب یہاں ڈیم بنانے کی بات آئی، یہاں جب ڈیم بنانے کی بات آئی،

وہ بڑی کڑوی تاریخ ہے جناب سپیکر، میں بیان نہیں کر سکتا، اس وقت کاش ہمارا ماحول ایسا ہو کہ ہم کسی ایک ڈسٹرکٹ کیلئے نہ سوچیں، ہم کسی ایک پارٹی کیلئے نہ سوچیں، ہم سوچیں تو اس ملک اور اس صوبے کیلئے سوچیں، یہ ہماری سوچ ہونا چاہیئے تھی۔ یہ ہماری سوچ ہے الحمدللہ اور اگر وہ ڈیمز بنائے جاتے جناب سپیکر، تو آج آٹھ آٹھ گھنٹے، دس دس گھنٹے، بارہ بارہ گھنٹے لوگ بجلی کے بغیر زندگیاں بسر نہ کر رہے ہوتے لیکن لوگوں نے مشکلات میں یہ معاملہ نہیں ہونے دیا حالانکہ ہونا چاہیئے تھا۔ میری آج گزارش ہے جناب،۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> ہم اس کو Disputed نہیں کرنا چاہتے لیکن جناب سپیکر، یہاں سے آج ایک ریزولیوشن بھی جائے، ابھی تک وہ ٹیکنیکل کام پڑا ہوا ہے اور جناب سپیکر، ڈیم پر فزیکل کام ابھی تک وہاں پہ شروع نہیں ہوا لیکن وہ مالکان جن کا تعلق گلگت بلتستان سے ہے، ان کو فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے پیسے دیئے جا رہے ہیں کہ زمین ان کی ہے، اگر یہ معاملہ یہاں نہ روکا گیا تو یہ کوہستان کے عوام بھی باہر نکلیں گے، صوبے کے عوام بھی باہر نکلیں گے اور ہم اپنے حق کیلئے مر مٹیں گے لیکن صوبے کے ساتھ یہ زیادتی نہیں ہونے دینگے، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ شکریہ، تھینک یو۔ نگہت اورکزئی، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، یہ چونکہ سب کا مشترکہ معاملہ ہے اور اس صوبے میں چونکہ تمام پارٹیاں ہیں تو گورنمنٹ کو بھی انہیں اعتماد میں لینا چاہیئے تھا اور دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر، آج مجھے آپ سے گلہ کرنا پڑ رہا ہے کہ آپ ایک ریزولیوشن پہ گھنٹہ ٹائم تقریر کیلئے دیتے ہیں لیکن جب نگہت اورکزئی یا کوئی اور بات کرتا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ ریزولیوشن پہ تقریر نہ کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جب بغیر موقع کے بھی آپ کو موقع دے رہا ہوں تو کیا خوش نہیں ہوتیں؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> نہیں، وہ تو آپ کی مہربانی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، تمام ہاؤس کا Consensus ہونا چاہیئے تھا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بشیر بلور صاحب! حکومت کی طرف سے جی۔ آنریبل بشیر بلور صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> سپیکر صاحب، میں حیران ہوں کہ ہمارے عباسی صاحب ذمہ دار پارلیمنٹرین ہیں، جب آدمی اپنا کوئی کام کرانا چاہتا ہے تو وہ اچھے طریقے سے بات کرتا ہے، وہ پرانی باتیں دوبارہ لے آئے کہ فلاں ہوتا تو یہ ہو جاتا، فلاں ہوتا تو یہ ہو جاتا، تو ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر فلاں آپ بنا لیتے تو ہمیں ڈبو کے آپ

اپنے، اگر آپ پنجاب میں خالی رائلٹی کیلئے بات کرتے کالا باغ ڈیم بنانے کی، تو اس کیلئے تو ہمارے وزیروں نے کہہ دیا اور ہمارے تو مرکزی وزیر نے کہہ دیا ہے کہ یہ ایک مردہ گھوڑا ہے، ہم نے اس کو دفن کر دیا ہے۔ سر، میں ان کا شکر گزار ہوں، ہمارے جو واپڈا کے فیڈرل منسٹر تھے، واٹر اینڈ پاور کے، تو ایک غلط بات کو دوبارہ Revive کرنا اور پھر ہم سے یہ ایک بات کہنا کہ ہم آپ کے ساتھ کوآپریشن کرتے ہیں، آپ کے ساتھ کوآپریشن کی بات نہیں ہے، میرے صوبے کی بات ہو تو میں سب سے پہلے تیار ہوں، ہم سب سے پہلے قربانی دینے کیلئے تیار ہیں، اگر ہمارے صوبے کی بات ہو۔ یہ جو بات کرتے ہیں چالیس ہزار میگاواٹ کی، میرے پاس ریکارڈ ہے، میں لے کر آیا ہوں کہ چالیس ہزار میگاواٹ ڈیم بنانے کی جب بات ہوئی تو اس وقت بنا لیتے نا؟ دو دفعہ تو پرائم منسٹر آپ کا آیا، آپ اس وقت ایک ڈیم بنا لیتے نا؟ (تالیاں) آج ہمیں آپ طعنے دے رہے ہیں کہ آپ نے یہ کیا ہوتا تو ہم یہ کر لیتے، تو جس وقت آپ کا پرائم منسٹر آیا، اس نے ایک ڈیم بنایا، ایک یونٹ بجلی آپ نے اس وقت پیدا نہیں کی تو بنا لیتے نا، اس وقت بھاشا ڈیم بنا لیتے نا کہ آج بھاشا ڈیم کیلئے آپ رو رہے ہیں؟ (تالیاں) تو ایسی باتیں نہ کریں، اس کے باوجود کہ یہ جو قرارداد ہے، چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ پارٹی کے پارلیمانی لیڈروں کے ساتھ مل بیٹھ کر یہ قرارداد لکھتے، اس پر ہماری بھی کوئی بات ہوتی، میاں صاحب کے ساتھ بیٹھ کر لکھتے اور بہتر تو یہ ہوتا کہ یہ اکٹھے Unanimous قرارداد لکھی جاتی اور وہ پیش کی جاتی۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس میں کوئی ایسی بات غلط ہے بھی نہیں، صرف اس میں جو ان کا، یہ جو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کو پینڈنگ کریں۔ آپ آپس میں بیٹھ کے، سارے پارلیمانی لیڈرز اس پہ بیٹھ کے۔۔۔۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: نہیں، میں صرف یہ کہتا ہوں، آپ نے قرارداد پڑھی ہے، اس میں اگر آپ پڑھیں تو اس میں جو سیریل نمبر 1 ہے، اس کو Amend کیا جائے، اس کو Delete کیا جائے سیریل نمبر 1۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ ایسا ہے کہ آپ لوگ بیٹھ جائیں، میرے پاس کافی ایجنڈا ہے۔۔۔۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر سیریل نمبر 1 کو Delete کیا جائے تو ہمیں پاس کرنے پہ کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آپ۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، اگر آپ کی حکومت کو سیریل نمبر 1 پہ اعتراض ہے تو اس کو بے شک Delete کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پہ بات نہ کریں۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہم نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ Consensus پیدا کر کے آپس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپس میں آپ بیٹھتے ہیں یا اس کو۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ بات تو ریکارڈ پر ہے کہ سب سے زیادہ کوشش ہم نے کی ہے کہ Consensus کے ساتھ ہو اور یہ ضروری ہے۔

جناب سپیکر: ابھی اس کو کیا کریں، پینڈنگ کریں، آپ آپس میں بیٹھتے ہیں؟

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس پر اگر Consensus develop کر دیں تو بہتر ہو گا۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! جس طرح بشیر صاحب کہتے ہیں کہ چارٹر آف ڈیمانڈ میں جو ایک نمبر ہے، اس کو پینڈنگ کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں پینڈنگ۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: اس کو پینڈنگ کرتے ہیں، باقی اس کو پاس کیا جائے کیونکہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: This is kept pending.

(شور)

جناب سپیکر: سارے پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ بیٹھ کے پارلیمانی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اس کو آپ سارے، یہ چونکہ بڑا ایشو ہے، چھوٹی سی بات نہیں ہے تو آپ ذرا بیٹھ جائیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، ایسے At the eleventh hour آپ ایسے ہی۔۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، اگر سیریل نمبر 1 کو Delete کر دیں تو ریزولیوشن پاس کر دیں گے، جو آپ حکم کرتے ہیں تو اسی طرح کرینگے۔ میری یہ ریکویسٹ ہے کہ میں اس کیلئے کہتا ہوں کہ یہ جو

سیریل نمبرز انہوں نے دیئے ہوئے ہیں، سیریل نمبر 1 کو Delete کریں اور یہ کریں کہ اس کو Deleteکر کے پھر یہ قرارداد ہم پاس کرنے کیلئے تیار ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: جی۔ قرارداد ہذا سے منسلکہ کوہستانی قوم کا تیرہ نکاتی چارٹر پروگرام،اس کوDelete، چارٹر آف ڈیمانڈ کو تسلیم کیا جائے،اس میںDeleteکی بات آرہی ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: چارٹر آف ڈیمانڈTotal deleteہو گیا،یہ ایسا ٹھیک ہے؟

(شور)

جناب سپیکر: نہیں نہیں،یہ تو سارا اسی میں آرہا ہے،اس کو تو سارا میں نےDeleteکیا۔

(شور)

سینیئر وزیر(بلدیات): آپ سیریل نمبر 1 کوDeleteکر کے ہاؤس سے پوچھ لیں۔ سیریل نمبر 1 جو ہے نا،اس میںAttachسارے ڈیمانڈز لکھے ہیں، سیریل نمبر 1 پر انہوں نے یہ لکھا ہے کہ سیریل نمبر 1 جو Attachہے،وہ آپDeleteکر کے باقی قرارداد پیش کر کے ہاؤس سے پوچھ لیں جی۔

جناب سپیکر: ہاں نا، تو اس میں وہی تیرہ نکاتی چارٹر آف ڈیمانڈ آرہا ہے، وہ سارے Delete ہو جائیں گے۔ بس جی، خالی اوریجنل قرارداد جو ہے،وہ۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the joint resolution, as amended by deleting serial No. 1, moved by the honourable Member may be passed?

اسراراللہ خان صاحب!یہ ایسےHaphazardمیں جو آتے ہیں نا،یہ بے سر و بے تکہ ایسے ہی چلتے ہیں۔

(شور)

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the resolution is passed unanimously.

(Applause)

سوال نمبر 47 پر قاعدہ 48 کے تحت تفصیلی بحث

Mr. Speaker: Mr. Israrullah Khan, to please start discussion on Question No. 47 and Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی صاحب نشتہ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ سر، میں مشکور ہوں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا مختصر، مختصر سا۔ یہ بہت لمبا ہے اور ابھی ایجنڈا، نو بج گئے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری گزارش یہ ہے کہ یہ سوال نمبر 47 جب میں لایا تھا تو اس میں Basically میں نے ایشو یہ Raise کیا تھا کہ ہمارے جو 110 ارب کے بقایاجات قسطوں کی شکل میں صوبائی حکومت کو مل رہے ہیں تو اس حوالے سے وزراء صاحبان کی تقاریر یہاں پر موجود ہیں اور میں حوالہ دے سکتا ہوں کہ 15 جون 2011 کو یہاں پر ایک تقریر ہوئی تھی جو کہ غالباً اس حوالے سے تھی کہ نہ ہم اس سے سکول بنائیں گے، نہ کالج بنائیں گے اور نہ ہم اس سے کوئی اور کام کریں گے، یہ ہمارے صوبے کا Asset ہے اور یہ Asset جو ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آنریبل دونوں منسٹرز، ٹھیک، ٹھیک۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس پر سر، میں آرہا ہوں کہ یہ ہمارے صوبے کا اثاثہ تھا اور سر، اگر آپ کو یاد ہو، یہ 592, 595 بلین تک ہم چلے گئے تھے اور اس کیلئے گزشتہ دور حکومت میں ایک ثالثی کمیشن بنا تھا اور جب یہ ریلیز ہوئے تو گورنمنٹ چینج ہو چکی تھی تو چونکہ ہم اس کو اس انداز میں نہیں لے سکتے تھے کہ بس یہ آپ کے Routine کے وہ اثاثے ہیں جو کہ فیڈرل گورنمنٹ سے آپ کو Quarterly یا Yearly basis پر ملتے ہیں اور سر، اس کیلئے یا تو باقاعدہ ایک لیجسلیشن ہونا چاہیئے تھی یا یہ حوالہ دیا گیا ہوتا کہ اس میں کیبنٹ کا فیصلہ موجود ہے تو سر، میری یہ گزارش ہے کہ اس دن آپ کو یاد ہوگا کہ فنانس منسٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ یہ ایشو پی اینڈ ڈی کا ہے اور پی اینڈ کے جو منسٹر صاحب تھے، انہوں نے بھی اس چیز کو تسلیم کر لیا تھا۔ میری سر، اس میں گزارش یہ ہے کہ آج دو منسٹرز صاحبان جنہوں نے یہ Commitment کی تھی اور اس کو Defend کرنا تھا، آج تو وہ شروع سے ہیں ہی نہیں تو یہ تو سر، میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کی بھی ایک توہین ہے کیونکہ سر، اگر میں یہ بات کر رہا ہوں تو اپنے حوالے سے نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں انہوں نے چھٹی لی ہے، وہ بیمار تھے، میں نے خود اسلام آباد میں دیکھا تھا، وہ اپنے پختونخوا ہاؤس میں پڑے تھے تو اس وجہ سے اور لاء منسٹر صاحب سے میں نے پوچھا تو وہ جواب دے رہے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: وہ دونوں وزراء صاحبان بیمار تھے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: میری سر، اس میں گزارش یہ ہے کہ جس تقریر کا میں حوالہ دے رہا ہوں تو وہ 15 جون 2011 کو تھی اور اس میں یہ کہا گیا تھا کہ یہ جو رقوم ہیں، یہ ہمارا اثاثہ ہیں اور ان سے ہم کوئی اور کام نہیں کریں گے بلکہ اس کو Net hydel development کیلئے رکھیں گے۔ میری سر، یہ گزارش ہے کہ فلور آف دی ہاؤس پہ اگر ایک منسٹر ایک Statement گزار لیں تو یہ بہت بڑی بات ہے اور میں باقاعدہ تاریخ آپ کو بتا رہا ہوں۔ منسٹر صاحب کا نام مجھے یاد ہے لیکن میں Embarrassment نہیں کرنا چاہتا، ڈیبیٹ سے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ وہ کونسے منسٹر صاحب تھے؟ آج سر، ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ جو Written reply ہے، اس میں کہا جاتا ہے کہ ایسا کوئی فیصلہ تحریری طور پر موجود نہیں ہے۔ جز نمبر ایک کے جواب میں کہا جاتا ہے اور یہ جو رقوم ہیں، یہ Consolidated fund کا حصہ ہیں اور اس کو ہم کسی مد میں بھی خرچ کر سکتے ہیں۔ میری سر، گزارش یہ ہے کہ اگر اثاثے آپ کے ہوں اور ان کی اس طریقے سے تقسیم ہو تو کیا یہ Good governance میں آتا ہے؟ کیونکہ یہ جیسا کہ میں نے کہا کہ اس کیلئے باقاعدہ ایک کمیشن بنا تھا، گزشتہ حکومت کی بھی اس میں Contribution ہے، اس حکومت کی بھی ہے تو اس طریقے سے اگر اثاثوں کا ہم خیال نہ رکھیں اور سر، آگے چل کر میں نے اس میں پوچھا ہے کہ اگر آپ کا Net hydel جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ 20 بلین جو ہیں، وہ Net hydel میں موجود ہیں، میری سر، اس میں گزارش یہ تھی کہ سی آر بی سی کے حوالے سے فرسٹ لفٹ کینال جو ہے، اس کو پھر اس سے کیوں تعمیر نہیں کرایا جاتا؟ کیونکہ سر، اگر آپ دیکھیں تو Net hydel کے حوالے سے تو ٹھیک ہے کہ آپ کے Revenues increase ہو رہے ہیں لیکن گورنمنٹ جو ہوتی ہے سر، ایک Social impact بھی دیکھنا پڑتا ہے کیونکہ اگر آپ کے Revenues increase ہوں تو ٹھیک ہے آپ Number of schools زیادہ بنا لیں گے، آپ کالجز زیادہ بنا لیں گے، Labour آپ کی Intensive ہو جائے گی لیکن جو عام پبلک ہے کیا ان پر اثر پڑ رہا ہے؟ ان پر سر، لوڈ شیڈنگ ہے تو بدستور

ویسی ہی ہے۔ اگر ملاکنڈ تھری بن گیا ہے تو اس سے بھی وہاں کے مقامی لوگوں کو تو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا تو یا تو یہ ہوتا کہ جب Terms of reference طے کئے جاتے تو فیڈرل گورنمنٹ کو اس چیز کا پابند کیا جاتا کہ اتنی پرسنٹ بجلی آپ موجودہ علاقوں کو دیں گے، جو اس سے مستفید ہوں گے۔ سر، سی آر بی سی کے حوالے سے یہ کہ اس پر ہماری کافی ڈیبیٹ بھی ہوئی ہے، میں مشکور ہوں اکرم خان درانی صاحب کا کہ انہوں نے بھی اس پر بات کی تھی اور انہوں نے باقاعدہ ایک فیڈرل منسٹر کو Quote کیا تھا کہ جو ہمیں پنجاب کے مائنڈ سیٹ کے بارے میں بتا رہا تھا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ جب تک آپ کالا باغ ڈیم نہیں بنائیں گے تو یہ لفٹ کینال آپ کو نہیں ملنے والا۔ سر، اگر یہ کوئی Conversation تھی تو یہ کوئی دو بندوں کے درمیان نہیں تھی، ایک چیف منسٹر تھا اور ایک فیڈرل منسٹر تھا، تو اگر وہ اس قسم کی باتیں کریں اور سر، اس کے باوجود جب انہوں نے اس چیز کا بیڑا اٹھایا تھا تو اس وقت اس کی Cost 25 billion تھی، آج اس کی Cost 61 billion سے بھی اوپر ہے اور پی ایس ڈی پی میں اس کیلئے صرف 100 ملین رکھے گئے ہیں اور سر، آپ کو جو 110 بلین کی قسطیں ملنی ہیں، تقریباً کوئی 35 بلین غالباً مل چکی ہیں اور مزید بھی متوقع ہیں۔ میری سر، اس میں گورنمنٹ سے یہ گزارش تھی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ میڈیا کے دوستوں کو کہ اتنی اچھی Informative news معزز رکن دے رہے ہیں اور آپ میں سے کوئی Notes نہیں لے رہا ہے، بڑے افسوس کی بات ہے۔ آپ ادھر آتے ہیں، بیٹھتے ہیں، میں بھی خوش ہوتا ہوں کہ پریس گیلری بہت بھری ہوئی ہے لیکن آپ اس کو دیکھتے ہوئے کور یج کیا دیں گے اور کیا ہوگا، خدا بس جانتا ہے؟

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر! میں آپ کی اس ہمدردانہ توجہ پر مشکور ہوں سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> نه دا ستړی شوی دی که څه چل شوے دے جی؟ زما ورونړه دی، میرے تو بھائی ہیں، میرے تو بھائی ہیں، سارا دن یہیں بیٹھتے ہیں اور میں بھی ادھر بیٹھا ہوتا ہوں۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> ستا سو په حمایت کښے خبره کوم جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> کیا؟

<u>وزیر اطلاعات:</u> ما وئیل ستا سو په حمایت کښے خبره کوم۔ دا سے ده چه دوئ دا دوه درے ځله اوریدلے دے نو هغوی ته گوته شوے دے۔ (قہقہہ) نو دغه شان حال دے، هغوی به د رته په خپلو الفاظو کښے اولیکی جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں تو جب تک اسمبلی میں ہوں، میں اس وجہ سے یہ بات کرونگا کہ یہ میرے ضلع کا مسئلہ ہے اور میں تو سر، حکمرانوں کی توجہ چاہونگا کیونکہ کل وزیر اعلیٰ صاحب آئے تھے تو وہاں پر بھی اس ایشو کو Raise کیا گیا تھا اور انہوں نے بھی یہ کہا کہ فیڈرل گورنمنٹ کا، سر، میری گزارش یہ ہے کہ ہمیں اس چیز کو سمجھنا چاہیئے کہ فیڈرل گورنمنٹ اس کو کیوں نہیں کر رہی؟ آپ سر دیکھیں، اس کا Take-up point کیا ہے؟ اس کا Take-up point اگر ہے تو سر وہ چشمہ سے ہے اور چشمہ سے سر، انہوں نے Greater thal canal نکالنی ہے جو کہ تقریباً بن چکی ہے اور اس کا جو ڈسچارج ہے، وہ ساڑھے دس ہزار کیوسک ہے۔ سر، اس Greater thal canal کے نیچے جو زمینیں سیراب ہونگی، وہ 17 لاکھ ایکڑ ہیں، 17 لاکھ ایکڑ ہیں اور ابھی جس طریقے سے وہ چل رہی ہے، اس میں غالباً کوئی دو ڈھائی ہزار کیوسک سے زیادہ پانی نہیں ہے۔ سر، پنجاب کی جو بیوروکریسی ہے، اس کو یہ خوف ہے کہ پچھلے سال کا جو فلڈ تھا، وہ تو Once in a century تھا، پانی کا جو عام سائیکل ہے، وہ تو ایسے سمجھ لیں کہ پانچ سالوں میں آپ کا ایک Peak flood آتا ہے اور وہ بھی اتنا زیادہ نہیں ہوتا۔ ان کو یہ خوف ہے کہ مطلب ہے، اگر Greater thal canal ہے اور اس کے نیچے مظفر گڑھ، لیہ اور یہ جو اضلاع ہیں، یہ مستفید ہونگے اور اس کے نیچے جو زمینیں ہیں، میں ان کا نہیں کہتا کہ وہ کس کی زمینیں ہیں، تو سر وہ زور آور ہیں، ہمیں یہ ٹریک ریکارڈ دیکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ہمیں نہیں دے رہے ہیں اور وقتاً فوقتاً اس کی Cost بھی بڑھ رہی ہے، اگر پانچ سالوں میں 25 بلین سے 61 بلین تک چلی گئی اور اس کے ساتھ وہ مزید بڑھتی جارہی ہے تو سر، آیا ڈی آئی خان کے علاوہ ہمارے پاس کوئی ایسا پوائنٹ ہے کہ جہاں سے ہم انڈس میں ہمارا جو شیئر ہے، اس کو Utilize کر سکیں؟ نمبر ایک۔ سر، اس کے علاوہ میری گزارش یہ ہے کہ اگر یہ صوبوں کا ایک ڈیمانڈ آرہا ہے تو کل کو خدا نہ کرے کہ آپ کا Indus water treaty جو ہے یا Water accord ہے، آپ کو Renegotiate کرنا پڑے اور اگر آپ Renegotiate کریں گے، جیسا سر آپ کے نوٹس میں ہوگا، ہزارہ سے کل یہ آوازیں تھیں کہ صوبہ ہزارہ بنایا جائے اور آج کل ڈی آئی خان میں یہ آوازیں آرہی ہیں کہ سرائیکی صوبہ بنایا جائے سر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے لوگوں کی جو جذبات ہوتے ہیں جو کہ ان کی محرومیاں ہوتی ہیں، اگر ان کو توجہ نہ دی گئی تو اس کا ایک Impact آتا ہے کہ یہاں کی جو بیوروکریسی ہے یا یہاں کے جو حکمران ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے ساتھ ان کی دلچسپی نہیں ہوگی لیکن سر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ عام پبلک کو جو Message جارہا ہے اور ڈی آئی خان بہت مردم خیز علاقہ ہے، آپ کے سدرن

ڈسٹرکٹس میں اگر دیکھیں تو ماسوائے درانی صاحب کے آپ کے تین چیف منسٹرز ڈی آئی خان سے گزرے ہیں تو سر، اس حوالے سے بھی ڈی آئی خان کی ایک حیثیت ہے اور ڈی آئی خان کو اگر ہم توجہ نہ دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ڈی آئی خان سے سرائیکی صوبے کیلئے جو آواز ہے، ایسا نہ ہو کہ یہ بھی کل کو ہزارہ موؤمنٹ کی طرح ایک رخ اختیار کرلے، جس میں پھر حکمرانوں کیلئے یہ مسئلہ ہو۔ آج جو سبسڈی ہم فوڈ پر دے رہے ہیں، اس پر ہمیں کتنی بچت ہو گی؟ Social impact پر میں نے بات کی، اس کا ایک نام، ایک ریٹرن کی میں نے بات کی ہے اور سر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب وزیراعلیٰ صاحب اپنے وژن کو بیان کررہے تھے تو انہوں نے کہا تھا کہ سی آر بی سی فرسٹ لفٹ کینال ہماری لائف لائن ہے کیونکہ آپ فوڈ پر جو سبسڈی دے رہے ہیں اور جس طریقے سے Multiply ہو رہا ہے اور آپ کی پاپولیشن بڑھ رہی ہے تو کل کو خدا نہ کرے کہ آپ کے ریونیوز آئیں اور وہی ریونیوز آپ کو پھر پاپولیشن کو خوراک دینے میں خرچ ہوں۔ سر، میری اس حوالے سے یہی گزارش ہے کہ گورنمنٹ کی جو Spending ہو گی، 35 بلین یا 65 بلین جو بھی اماؤنٹ ہو، ایک سال میں خرچ نہیں ہونی اور اگر یہ ہو گا تو سہی لیکن کم از کم آپ کا یہ منصوبہ آٹھ دس سال لے گا، تو سر اس میں کیا قباحت ہے کہ اگر ہم اس کو شروع کرلیں اور سر، اس کی جو JICA کی سٹڈی ہے، اس سٹڈی میں انہوں نے اس کو New approach کے نام سے کہا ہے کہ یہ پراونشل گورنمنٹ Implement کرے اور انہوں نے اس میں Recommendations دی ہیں۔ سر، میری گورنمنٹ سے یہ استدعا ہے، اگر میں اس پر بولنا چاہوں تو گھنٹوں بات کرسکتا ہوں لیکن چونکہ لیڈر آف دی اپوزیشن بھی اس پر بات کریں گے، گورنمنٹ بھی اپنا View رکھے گی۔ سر، میری یہ التجاء ہے کہ مہربانی کرکے اس پہ توجہ دیں اور بجائے اس کے کہ ہم یہ کہیں کہ یہ جو پیسے آئیں گے اور صرف ہم Net hydel پر خرچ کریں گے تو سر، میں سمجھتا ہوں کہ ڈی آئی خان بھی اس صوبے کا حصہ ہے، اگر اس کو ہم توجہ دیں اور ڈی آئی خان آباد ہو گا تو اس کا جو Impact ہو گا، وہ اس صوبے پہ ہو گا۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی۔ اصل میں میں نے میڈیا کے دوستوں سے بھی درخواست کی، ریکویسٹ کی تو وہ اسی لئے کہ چونکہ ہمارے صوبے میں Plain زمین بہت کم ہے اور اگر ہے تو اس وقت بنجر زمین صرف جنوبی اضلاع میں یہی ایک کونہ پڑا ہے۔ یہ ہمارے پورے۔۔۔۔۔

<u>جناب سمیع اللہ خان علیزئی:</u> جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ، جب سپیکر بول رہا ہو تو آپ کو، کسی کو اٹھنے کی اجازت نہیں ہوتی، یہ تھوڑا Etiquettes کو اور ہاؤس کے Manners کو سمجھا کریں۔ بالکل آپ کو وقت ملے گا اور بولیں گے، آپ ڈی آئی خان سے ہیں، آپ کا حق بنتا ہے۔ یہ ہمارے پورے صوبے کے بچوں کا، خاندانوں کے رزق کا مسئلہ ہے اور اگر یہ پورے جنوبی اضلاع خدا کرے سیراب ہو گئے، آباد ہو گئے تو ہمارا پورا صوبہ تو کیا، یہ افغانستان تو کیا، سنٹرل ایشیاء بھی ہمارا رزق ختم نہیں کر سکے گا لیکن اس کیلئے بھاگ دوڑ کی اور اس کو بار بار دہرانے کی ضرورت ہے تو میڈیا سے میری ریکویسٹ ہے کہ اس چیز کو جتنی بھی اہمیت دے سکتے ہیں تو خوب دے دیں۔ یہ آپ کے پورے قوم کا اور پورے بچوں کے رزق کا سوال ہے، اسی لئے میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ-----

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: سپیکر صاحب،-----

جناب سپیکر: آپ بعد میں، پہلے وہ، سمیع اللہ خان صاحب، فرسٹ۔ جی سمیع اللہ خان۔

جناب سمیع اللہ خان علیزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، جس طرح اسرار خان صاحب نے بات کی ہے، میں انہیں بالکل سیکنڈ کرتا ہوں اور چونکہ یہ ہمارے صوبے کا بہت ایک اہم مسئلہ ہے، جتنا بھی ہمارے اجناس کے اوپر یا جتنا ہم پنجاب سے لیتے ہیں تو تقریباً یہ ڈھائی سے تین لاکھ ایکڑ کی ایک پٹی ہے، اگر ہم اسے آباد کر لیں گے تو ایک طرف سے چشمہ رائٹ بینک کینال پھر چشمہ فرسٹ لفٹ کینال اور پھر گومل زام تو یہ تقریباً ساڑھے آٹھ، نو لاکھ ایکڑ کا ایک Patch بنتا ہے تو اس سے ہمارا صوبہ خود کفیل ہو جائے گا گندم کے اندر بھی اور ہر اس جنس کے اندر۔ ابھی صرف جو چشمہ رائٹ بینک کینال کا Impact پڑا ہے ہمارے ڈی آئی خان کے اوپر تو ہمارے ضلع میں چار شوگر ملز ہیں جو کہ میرا خیال ہے کہ ہمارے پورے صوبے کے کسی اور ضلع میں بھی نہیں ہیں اور سر، میں اسرار خان کو بالکل سیکنڈ کرتا ہوں کہ یہ بہت نہایت اہم مسئلہ ہے اور سر، اس میں ایک اور پرابلم یہ بھی ہے کہ ایک طرف چشمہ رائٹ بینک کینال کا کمانڈ ایریا آ رہا ہے اور دوسری طرف گومل زام کا کمانڈ ایریا آ رہا ہے، اس کے اندر کی جو پٹی ہے، دو لاکھ ستر ہزار ایکڑ کی یا ڈھائی لاکھ ایکڑ کی جو پٹی ہے، اگر چشمہ رائٹ بینک کینال کے کمانڈ ایریا کو آپ دیکھیں یا گومل زام کے کمانڈ ایریا کو آپ دیکھ لیں تو اس پٹی کا انحصار صرف اور صرف پھر بارش پہ ہو گا اور یہاں لاکھوں لوگ رہتے ہیں جو یہاں سے نقل مکانی کرینگے اور جس طرح انہوں نے بات کی کہ اگر حقوق کی پامالی ہوئی یا ان لوگوں کو اپنا حق نہیں ملا تو ظاہری بات ہے کہ ان لوگوں میں Resentment پیدا ہو گی تو میری اس

معزز ایوان سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اس مسئلے کو بالکل Light نہ لیا جائے اور جس طرح کہ کل وزیر اعلیٰ صاحب، ہمارے آنریبل چیف منسٹر صاحب نے پھر ڈی آئی خان آکر یہ کہا ہے کہ حکومت کی شاہ خرچیوں سے تو میں نے تین چار Loans انہیں واپس کئے ہیں، تو یہ جو ہے ایک Soft loan اس کے اوپر لیا جائے اور ہمارا صوبہ ہائیڈل سے جو پیسے لے رہا ہے، اسی کو اس کے اندر شامل کرکے اور چشمہ فرسٹ لفٹ کا اعلان کیا جائے اور ہمارے لوگوں کے دل کی جو دھڑکن ہے، اس کو پورا کیا جائے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، جی۔ جناب اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ د هر څه نه اول خو سپیکر صاحب، زۀ ستاسو شکریه ادا کوم چه په دے اهم موضوع باندے تاسو زمونږ د پریس کومه توجه را اوګرځوله، په هغے ستاسو زۀ ډیر مشکور یمه۔ د دے فرسټ لفټ کینال چه کومه خبره ده جی، دا دومره د اهمیت خبره ده چه زما خیال دے، زمونږ په دے صوبه کښے که چرته هم ستاسو سره داسے څه ځایونه وی چه په دے صوبه کښے د هغے دومره اهمیت وی چه د دے صوبے خلق په خپلو پښو باندے اودرولے شی، که هغه هائیډل سائډ دے او که بیا دویم زمونږ دلته ایګریکلچر سائډ دے نو دا به نمبر ون ستاسو په صوبه کښے یو دومره اهم حیثیت لری جی چه اول خوراک دے جی او د انسان بنیادی ضرورتونه چه دی، خواهشات پکښے راځی خو اول خیټه ده، د هغے بندوبست دے جی او نن که تاسو اوګورئ جی، د نن نه بلکه د پوره وخت نه رااوګورئ چه تۀ غنم په پنجاب کښے په څومره باندے بوجئ اخلے او بیا چه دے خیبر پختونخوا ته راځی نو د هغے قیمت څومره زیات شی او بیا چه د پیښور نه هغه چترال ته ځی، بیا هغه څومره قیمت زیات کړی او بیا چه هغه کوهستان ته ځی نو هغه یوه بوجئ کوم ځائے ته اورسی؟ نو زما خیال دے جی چه په دیکښے صرف د ګورنمنټ یو اخلاص پکار دے، زۀ په دے هم مشکور یمه چه ګورنمنټ وائی چه مونږ د تیر ګورنمنټ هغه تسلسل ساتلے دے، یقیناً په سکیمونو کښے ئے ساتلے دے، په هغے باندے دوئ داسے کټ نه دے لګولے چه کوم روان سکیمونه وو خو په هغه تسلسل کښے فرسټ لفټ کینال هم دے جی، په هغے کښے د کیبنټ Decision دے، په هغے کښے دلته زما د فنانس منسټر سپیچ دے چه 110 ارب روپئ چه

راځی نو په هغے کښے به مونږ په ورړومبی ځل باندے پینځه اربه روپۍ فرسټ لفټ کينال ته ورکوؤ، دا زما دلته ممبرز چه دی، بشير خان هم دے، اسرار خان هم، د هغے حصه وه، دا نور هم زمونږه زاړهٔ ممبران دی او دا خبرے جی د هغوی په ريکارډ باندے دی۔ په هغه وخت کښے جی پچيس ارب روپۍ د دے کاسټ وو او زما سره پوره ډيټيل دے، د هغے سالانه امدن چه راتلو نو د هغے پانچ ارب روپۍ انکم دے چه د دے زمکے آبادے شی او د دے نه ځومره دے صوبے ته بچت کيږی۔ ما په ټرانسپورټ کښے درته اووئيل چه ځومره اخراجات دی، بيا تهٔ دومره دلته غله پيدا کوے چه تهٔ به د دے جوګه شے چه افغانستان ته به تهٔ دغه اوړه هم ورکوے، وريڅے به هم ورکوے۔ زما دلته فوډ منسټر رباني صاحب وو، هغه هم لږ ځوان سړے وو، د جذباتو نه ډک وو نو يو بيان ئے اولګولو چه زهٔ به په ګاډی باندے د ټوپک سره ناست يمه او د پنجاب نه به اوړه راوړم نو ما ته اطلاع راغله چه پنجاب اوړه فوراً بند کړل، ما هغه رااوغوښتو، هغوی ته مے هم داسے خبره اوکړه چه لږ دلته اوس د جلسے خبره جدا وی او د ګورنمنټ جدا وی۔ ما چيف سيکرټری رااوغوښتو، هغلته اقبال فوډ منسټر وو او مونږ ته چټهئ هم راغله چه ستاسو اوړه بند شو نو ما هغه اوغوښتو او پرويز الهی ته ما ټيليفون اوکړو چه زهٔ درځم او ستاسو سره به په لاهور کښے روټئ خورم او بيا چه هغوی وئيل چه ايجنډا څه ده؟ ما وئيل چه ايجنډا به تاسو ته مونږ په کور کښے وايو، دلته زمونږ سره ايجنډا نشته نو اعجاز قريشی او زهٔ پخپله لاهور ته لاړو او چه کله په روټئ باندے کښيناستو، بيا مونږه پرويز الهی ته اووئيل چه ستاسو منسټر دا بندش او ستاسو د پنجاب ګورنمنټ لګولے دے نو ديکښے به داسے څيزونه راشی چه بيا به زمونږ دا توجه بالکل دے طرف ته شی، مثال مے د بجلئ ورکړو، د بل څه ورکړو چه دا خو به لوئے جنګ وی نو مونږ تاسو ته په جرګه راغلی يو چه ستاسو دا اوړه بند دی نو مونږ ته ئے آزاد کړئ نو د هغوی زهٔ شکريه ادا کومه چه هغوی زيات هم کړل، ډبل ئے کړل او آزاد ئے هم کړل۔ مونږ به تر څو پورے پنجاب ته ځو او هغلته به د سړی په کور کښے کښينو او جولئ به ګرځوؤ، د پښتنو عزت به هغلته اوړو او هغلته به سوال کوؤ جی؟ زهٔ به ډير په ادب سره ګورنمنټ ته دا درخواست اوکړمه چه زمونږ د ګيس آمدن اوس سوله ارب روپۍ د دے

بجټ حصه ده او په هغے کښے ، میاں نثار ګل صاحب هم زما خیال دے لاړو او هغه هم دے ، په روان وخت کښے چه زمونږ آمدن رسی، زهٔ د دے اسمبلئ په ریکارډ خبره کوم چه دا به پچاس ارب او ساټھ ارب Cross کوی او مخکښے به ځی او په ډیر وخت کښے هم نه بلکه دا به انشاء الله په یو څو کالونو کښے Cross کوی۔ اوس که مونږ په یو ملاکنډ تهری باندے چه څومره خرچه اوکړو او د هغے بیا Return مونږ ته دوه دوه نیم اربه روپئ راځی او په څو کالونو کښے به مونږ هغه پیسے هم بچت کوؤ او زمونږ هغه خپلے پیسے هم راغلے او د ټول عمر آمدن هم دے نو په دے 110 ارب روپئ باندے چه کالج جوړوئ، دا به ډیر زیاتے وی، په دے باندے چه د اوبو سکیم جوړوئ، دا به د دے صوبے سره انتهائی زیاتے وی۔ دلته په ریکارډ باندے دی، تاسو رااوباسئ، ټوله وعده دا وه چه په دے باندے به مونږه آمدن پیدا کوؤ، مونږ به هغه کارونه کوؤ، که هغه په هائیډل کښے وی، که هغه په کوئله کښے وی، که هغه په ګیس کښے وی، که هغه په ایګریکلچر سائډ باندے وی چه مونږ ته آمدن جوړ کړی نو چه کله د هغه چشمه فرسټ لفټ کینال پچیس ارب روپئ خرچه وی او د هغے آمدن پانچ ارب روپئ وی نو چه دا اوس اکسټھ ارب یا ساټھ ارب ته لاړ شی نو دا حساب اوکړه چه د دے آمدن به هم تقریباً، د دے بیس پچیس ارب روپئ دی نو ستاسو سالانه بیا دس ارب ته ځی نو زهٔ نن بیا هم په ریکارډ راولم چه مرکزی حکومت زمونږ سره په دیکښے کلیئر نه دے او دا خبرے اوس کوی چه صوبے ته مونږ خپل وسائل ورکړی دی او د دوئ چه څومره شیئرز وو د 18th amendment نه به بعد، هغه که د صحت په دغه کښے دی، که د ایګریکلچر دی، هر څه د صوبه پخپله کوی نو که مونږ چرته ګیس ته اوګورو او هغه د سوله ارب نه پچاس ارب ته تلے شی، بیا مونږ دا سے نه شو کولے چه یو لس اربه روپئ په کال کښے مونږ صرف فرسټ لفټ کینال ته کیږدو او چه مونږ لس اربه روپئ صرف فرسټ لفټ کینال ته کیږدو نو یقین ساتئ چه دا به په چھ سات سال کښے تا ته بیا Return هم شروع کړی او نن ستا د ډی آئی خان هغه غریب سړے چه څپلئ ئے په پښو کښے نشته، چپل ئے په پښو کښے نشته، هغه سیلاب وړی دی، هغه سړے نن لګیا دے او د سوپیر کار کوی او په زرګونو کناله زمکه ئے ده، هغه غیر آباده زمکه چه چرته سوپیر دے ،

چرته چوکیدار دے، چرته په کراچئ کښے مزدوری کوی، د هغه سړی یو زر کناله او پینځه سوه کناله بنجر زمکه ده او که کله دا پینځه سوه کناله یا دا زر کناله زمکه آباده شی نو دا سویپر به راشی، هغلته به یو غټ زمیندار کښینی او د دهٔ سره به لس سویپران په کور کښے ډیوټی کوی۔ د خدائے د پاره چه دا سیاسی مسئله نه ده، دا د کریډټ اغستلو نه ده، مونږ صرف گورنمنټ ته دا گزارش کوؤ چه تاسو د مرکزی حکومت نه توجه رادیخوا کړئ، زمونږ په دغه سکیمونو باندے کټ اولگوئ خو زهٔ وایم چه د دے صوبے پخپلو پښو اودریدو باندے فرسټ لفټ کینال چه دے دا 'ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت' لری د دے صوبے د پاره نو مونږ که دا اوکړو چه سټارټ پخپله واخلو نو زهٔ تاسو ته دا گارنټی درکوم چه مونږ ټول سیاسی خلق د ډونرز سره خبره اوکړو، که هغه د کوم ملک وی او زهٔ په گارنټئ سره تاسو ته د هغے نه Loan اخلم د دے فرسټ لفټ کینال د پاره ځکه چه د دے نه آمدن راځی۔ تا ته به چائنا Loan درکوی، تا ته به امریکه Loan درکوی، صرف ستا Starting دے چه یو لس اربه روپئ ورته کیږدئ په دے کال کښے او په هغے باندے ډیزائن شوے دے خو که مونږ محنت اوکړو او مونږ خپل انجینئرز ورکړو نو دا به د ساټھ ارب نه پچاس ارب ته مونږ راولو۔ په دیکښے خو هغه Loss هم شوے دے چه کوم انجینئر یو پچاس فیصد په اخوا دیخوا کښے هم حسابوی، که چرته دا دوباره څه نه څه طریقے سره Redesign شی نو دا به د ساټھ نه پچاس ته راشی او چه په دے کال کښے مونږ هغے ته صرف دس ارب روپئ کیږدو او چه دا دس ارب روپئ تهٔ په کال کښے ختموے نو د دنیا ډونرز به راځی، تاسو له به قرضه هم درکوی نو زهٔ د دے سدرن ډسټرکټس د ټولو غریبو عوامو او بیا د کوهستان او د چترال د هغه ټولو عوامو د طرف نه گورنمنټ ته دا گزارش کوم چه د خدائے د پاره په دے منصوبه باندے تاسو مرکز ته مه گورئ، تاسو په دے باندے خپل کار اوکړئ او چه انشاء الله مونږ ټول په یو ځائے باندے وو او مونږ کیدے شی چه په دے باندے Delegation جوړ کړو، ستاسو سره په دیکښے داسے خلق شته چه هغه به هم خپل امداد ونه اوکړی نو زهٔ به یو ځل بیا د گورنمنټ نه هم په دے انداز باندے بیا دا سوال کوم چه که په دے باندے دا پارلیمانی لیډرز اوس فیصله نه شی کولے، ډیره غټه خبره ده نو دوئ د مونږ

رااوغواړی، چیف منسټر صاحب د په هغے کښے زمونږ د سدرن ډسټرکټس ممبران هم کړی، پارلیمانی لیډران د هم رااغواړی او که چرته یو ورځ صرف مونږ د چشمه فرسټ لفټ کینال د پاره کیږدو، مونږ به کښینو، په فائده به ئے هم خبره اوکړو، په نقصاناتو به ئے هم اوکړو او په Loan باندے به ئے هم اوکړو او د خپلے صوبے چه زمونږ څومره Resources دی، د هغے نه به په کټ باندے هم خبره اوکړو او زما به ګورنمنټ ته دا ګزارش وی چه دوئ دے ته اهمیت ورکړی او چیف منسټر صاحب یوه ورځ پخپله مونږ هم اوغواړی، پارلیمانی لیډرز، د دے هر یو جماعت سرے او د دے د پاره مونږ حکمت عملی جوړه کړو چه مونږ صرف د پنجاب د محتاجئ نه ځان خلاص کړو او خپل اوړه په خپل کور کښے پیدا کړو۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! مختصر مختصر۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی، بس وہ Detailed discussion تو ہو چکی ہے اور جناب سپیکر، اب میرے خیال میں اس کے Merits پہ تو اتنی بات باقی نہیں ہے لیکن جناب سپیکر، کتنے افسوس کا مقام ہے کہ دس ہزار کیوسک تک تقریباً ہمارا پانی جو ہمارا شیئر بنتا ہے Water accord 1991 کے تحت اور وہ سمندر میں جارہا ہے بلکہ سمندر میں کیا جارہا ہے، وہ راستے میں استعمال ہو رہا ہے۔ اب جناب سپیکر، جو قوت ہماری دس ہزار کیوسک پانی کو اور اگر آپ ایک کیوسک پہ سو ایکڑ بھی ڈال دیں تو دس لاکھ ایکڑ زمین بنتی ہے، اگر ایک آدمی کو دس لاکھ ایکڑ زمین کیلئے پانی مفت مل رہا ہے تو کیا وہ آدمی کبھی یہ چاہے گا کہ وہ دس ہزار کیوسک پانی ہم استعمال کر سکیں؟ جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ پانی کا شیئر ہمارے ساتھ ہے، زمین ہمارے ساتھ ہے مگر صرف اس پر کام شروع کرنے کی بات ہے۔ اب جناب سپیکر، جب میں اس فگر کو دیکھتا ہوں تو اگر 100 million فیڈرل گورنمنٹ نے، 100 million ہے نا؟ تو میرے خیال میں کوئی چھ سو سال میں یہ منصوبہ مکمل ہوگا، اگر اس حساب سے Funding ہو گی۔ تو میں اسرار خان کی بات کو سیکنڈ کرتا ہوں کہ وہ لوگ جو Greater thal canal بنانا چاہتے ہیں یا بنا چکے ہیں، وہ Greater thal canal بنانے والے کبھی بھی آپ کا چشمہ لفٹ نہیں چھوڑینگے اور اسلئے اگر آپ یہ توقع رکھتے ہیں کہ فیڈرل

گورنمنٹ آپ کو Funding کریگی تو یہ دل سے نکال دیں، یہ ذہن سے نکال دیں۔ جب تک آپ اپنے Resources سے، اب جب آپ اپنے Resources سے، خواہ کم ہوں یا زیادہ، شروع نہیں کریں گے، جب آپ اپنے Resources کو Divert نہیں کرینگے، میں کہتا ہوں اگر آپ ہائیڈل میں لگاتے ہیں تو ہائیڈل میں تو تین چار سال کے بعد، مطلب ہے یہ سارا پیسہ آپ ہائیڈل میں یکمشت نہیں ڈال سکتے، یہ 110 بلین کی رقم ہے، اگر صرف Net Hydle profit کی کردیں، جس طرح درانی صاحب نے کہا کہ اگر آپ دس ارب روپے بھی ایک سال میں دے دیں تو آپ یقین کریں کہ یہ اتنا Profitable منصوبہ ہے کہ ہر ڈونر اس کیلئے تیار ہوگا۔ میں یہ بھی سیکنڈ کرتا ہوں کہ وزیراعلیٰ صاحب چاہتے ہیں، دل سے چاہتے ہیں کہ ایسے منصوبے صوبے میں بن جائیں، وہ سب کا اجلاس بلاکر اس مسئلے کو حل کریں، میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں۔

<u>محترمہ سعیدہ بتول ناصر</u>: سپیکر صاحب، میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ بی بی! جب کوئی معزز رکن بول رہا ہو تو اس میں Interrupt کرنا بڑی بری عادتوں میں شمار، یہ آپ بعض ممبران صاحبان کی عادت بن چکی ہے کہ جو بھی معزز رکن کھڑا ہوتا ہے، بولتا ہے تو ان کی تقریر کو Interrupt نہ کریں۔ ابھی بتائیں، سعیدہ بتول ناصر صاحبہ! اب بولیں۔

<u>محترمہ سعیدہ بتول ناصر</u>: بہت شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، جیسا کہ درانی صاحب نے فرمایا، میں بھی ان کی بات سیکنڈ کرتی ہوں لیکن یہاں پر ایک فیڈرل منسٹر آئے تھے ارباب عالمگیر صاحب، تو انہوں نے یہ بات Off the record کہی تھی کہ فرسٹ لفٹ کینال کیلئے ہمارے پاس فنڈ نہیں ہے، یہ بات میں آپ کو Off the record بتا رہا ہوں تو یہ درانی صاحب نے بھی کہا اور بجٹ تقریر میں ہمارے سی ایم صاحب نے یہاں پر جو تقریر کی تو آخر میں میڈیا کے دوستوں کو اور آپ کے ریکارڈ بھی میں ہوگا کہ سی ایم صاحب نے بھی یہ فرمایا کہ فرسٹ لفٹ کینال کیلئے تو ہمارے پاس فنڈ نہیں ہے لیکن ہم ورلڈ بینک سے اور ڈونرز سے ریکویسٹ کریں گے تو یہ بات اب ریکارڈ میں آچکی ہے۔ درانی صاحب نے بھی کہا کہ پانچ ارب روپیہ تو اس کیلئے رکھا گیا ہے اور سپیکر صاحب، جیسا کہ ابھی یہ آیا ہے کہ 110 ارب منافع ہمارے اپنے صوبے کا ہے تو ضرور اس کیلئے کام کیا جائے، اس کیلئے فنڈ بھی لیا جائے اور جتنا پیسہ ہمارے صوبے کے پاس ہے تو وہ خرچ کرلیں۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان صاحب۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: او د ریږه جی۔ خیر د وه د وه منټه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، مشرانو خبرے او کړے، زۀ به یوه مختصر غوندے خبره کومه جی۔ سر، زۀ غواړم چه د دے هاؤس په وساطت سره د پرائم منسټر صاحب هغه اناؤنسمنټ هم دغه کړم چه پرائم منسټر صاحب ته یاداشت اوشی چه هغوی په دیکښے زمونږ سره وعده کړے وه چه مونږ به دے ته فنډز Available کوؤ، که هغه لږ دی او که ډیر دی نو پکار ده چه هغه فنډز Available شی۔ زمونږه خوش قسمتی دا ده جی چه ټهیک ده چه پرائم منسټر صاحب زمونږ د پنجاب نه دے خو د هغوی پارټی په دے وړو صوبو کښے زیات اهمیت لری او د هغے د وجے نه هغوی ته پکار ده چه پته اولګی چه د وړو صوبو مسئلے څومره دی؟ که ډیره اسماعیل ښۀ کیږی نو د هغے سره خالی خیبر پختونخوا نه ښۀ کیږی بلکه ټول پاکستان پرے ښۀ کیږی او دا Realization پکار ده جی چه زمونږ وی۔ زما به ریکویسټ دا وی چه دا یو ځل بیا زمونږ نه څومره زر کیدے شی چه یو جوائنټ ریزولیوشن اولیکی او هغه مونږه فیډرل ګورنمنټ ته اولیږو چه څومره زر کیدے شی چه څومره پیسے هغه غواړی چه هغه خو راکړی او بیا د ورسره مونږ صوبائی او انټرنشنل ډونرز ته هم ریکویسټ اوکړو چه دا مسئله حل شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی تاسو کښے څوک؟۔۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): محترم سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسټر صاحب، چه د وه منټه د وئ اوکړی، بیا تاسو ئے Wind up کړئ۔

وزیر اطلاعات: زۀ خبره اوکړم، زۀ اوکړم جی، د وئ خو به بیا، سرکاری چونکه د د وئ سره خپل جواب د ے که نه جی۔

جناب سپیکر: بنه جی، بنه۔

وزیر اطلاعات: زهٔ خو چونکه وزیر اعلیٰ له پخپله اوس تلے وومه او پخپله مے ټوله خبره اوریدلے ده نو زهٔ وایم چه هغه رنګ ئے دے هاؤس ته کیږدمه نو هغه به زیاته مناسب خبره وی۔ د ټولو نه اول خو جی د دے خبرے د اهمیت نه څوک انکار کولے نه شی او داسے ډیپارټمنټل جواب چه کوم دے، د دے خبرے جواب نه دے او نه داسے څه وړه مسئله ده، ډیره غټه مسئله ده او د ډیر وخت مسئله ده او په دیکښے زمونږ ډیر لوئے لوئے مشرانو وخت په وخت باندے هغوی ډیماندونه هم کړی دی او داسے یو وخت هم راغلے وو چه ولی خان د خدائے پاک اوبخښی او مفتی صاحب د هم خدائے پاک اوبخښی، په دے باندے ډیر لوئے Struggle شوے وو او بهټو صاحب په هغے کښے بیا د هغوی سره Agree شوے وو خو په مینځ کښے صورتحال داسے بدل شو چه هغه مشران چا کار ته پرینښودل او په دے بنیاد ئے پرینښودل چه دا نن کومے خبرے ته اشاره کیږی، دا دومره وړه او ساده مسئله نه ده چه دا ټولے پیسے ورته Available کړو، بیا هم ورته مونږ څوک نه پریږدی جناب سپیکر صاحب! چه دا خبره دا ټول خلق په دے طریقه واوری (تالیاں) ځکه چه کومے ابهٔ چه زما دی او زما سره چینل نشته دے، زما نه زیاتے دی نو د خلقو پکاریږی او چه د خلقو پکاریږی، هغه خلق مونږ دے ته نه پریږدی چه دا منصوبه مونږ سر ته اورسوؤ، په دے لحاظ باندے مرکز ته هم رکاوټ دے او صوبو ته هم رکاوټ دے ګنی دا پیسه، په دیکښے مختلف حکومتونه تیر شوی دی، د ټولو خواهش وو چه مونږ دا جوړ کړو، هر یو حکومت په خپل خپل ځائے په دے باندے کار کړے دے او کامیابی ئے پکښے ځکه نه ده موندلے چه پټ لاسونه پکښے دومره مضبوط دی چه ښکاره لاسونه پرے کار نه شی کولے۔ (تالیاں) دا بالکل یو حقیقت دے او د دے حقیقت په بنیاد د دے دوه حله دی، یو حل خو ئے دا دے چه مرکز زمونږ سره وعده کړے ده او ښنګه چه ثاقب الله صاحب اووئیل، بالکل په دے باندے متفقه قرارداد پکار دے، مرکز زمونږ سره اوس هم منی جناب سپیکر صاحب چه دا خبره هم د ټولو په ریکارډ وی۔ مونږ د مرکز مشکور یو چه سره د مشکلاتو ئے

هغوی منی او هغوی وائی چه د دے منصوبے د شروع کیدو د پاره مونږ پیسے درکوؤ۔ مونږ دا ریزولیوشن هم د دے ځائے نه پاس کوؤ چه پیسے راکړی خو د هغے خبرے انتظار هم نه کوؤ او انتظار په دے بنیاد نه کوؤ چه زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب پرون کوم Statement ورکړے وو، نن په اخباراتو کښے راغلی هم دی، هغوی دا خبره کوی چه د دے دومره اهمیت دے چه مونږ دا فیصله کړے وه چه مونږه به Loan نه اخلو، مونږ له دوه درے منصوبو کښے حکومتونو قرضه راکوله، مونږه Refuse کړے ده او ځکه مو Refuse کړے ده چه هغه په دومره سختو شرائطو باندے وه چه وقتی طور خو حکومت پرے خپل وخت ښهٔ تیر کړی خو په ټول قوم باندے په راتلونکی وخت کښے بوجھ شی نو مونږ نه غواړو چه وقتی طور د مونږ ته ریلیف ملاؤ شی او قوم د په سختئ کښے ښخ شی، مونږ چه کوم دے نو هغه قرضه، هغوی ته مونږ وئیلی دی چه که هم داسے راله ګرانټ راکوئ خو ډیره ښه خبره ګنی په خپلو پښو به اودریږو، نورو قرضو ته مو ضرورت نشته نو هغه قرضه نه اخلو چه هغه په قوم باندے بوجھ کیږی، دا زمونږ پالیسی ده او په هغه پالیسئ عمل دے خو د دے منصوبے د پاره زمونږ دا فیصله ده، زمونږ حکومت کړے ده، وزیر اعلیٰ صاحب اناؤنس کړے ده چه مونږ د دے د پاره Loan اخلو، د Soft loan د پاره زمونږ سره خبره شوے ده (تالیاں) په دے ځائے کښے د ترکی او د چین چه کوم دے، تاسو ته پته ده چه په ډیمونو کښے او په دے څیزونو جوړولو کښے د هغوی زیاته تجربه ده، زمونږ سره خبره شوے هم ده او وزیر اعلیٰ صاحب دے ته غاړه ایښے ده چه په Soft loan باندے ځکه چه دا هغه پیسے نه دی چه په قوم بوجھ شی بلکه دا منصوبه بذات خود د دے خبرے قابله ده چه دا به دغه پیسے هم پوره کوی او نور به هم قوم ته آمدن ورکوی، لهذا مونږ د دے د پاره اصولاً فیصله کړے ده او که خدائے کړے خیر وی، مرکز به هم راله پیسے راکړی، زر تر زره به ئے شروع کړو، که مرکز رانکړے نو مونږ به خپله معاهده د Soft loan کړی وی او مونږ به دا منصوبه په دے لنډو ورځو کښے شروع کوؤ۔ جناب سپیکر صاحب، یقیناً چه دوئ کومه خبره اوکړه چه د حکومت په وسائلو کښے، زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب وئیل چه که ما ته خپل وسائل اجازت راکوی نو زهٔ د دے نه هم مخ نه اړومه چه زهٔ دے

منصوبے ته اهمیت ورکړم ځکه چه مونږ ته کله مرکز اووئیل چه تاسو په دے ټوله خیبر پختونخوا کښے مونږ ته یوه منصوبه راکړئ نو مونږ ورله یوه منصوبه هم دا ورکړے ده چه هم په دے باندے به کار کوئ، لهذا د دے منصوبے اهمیت د ټولو نه زیات دے، زمونږ د حکومت په نظر کښے هم زیات دے۔ زهٔ د اسرار الله ګنډا پور صاحب ډیر زیات مشکور یمه چه ډیره غټه مسئله ئے په ګوته کړے ده او ډیره Sensitive مسئله ده او بیا د ټولو مشرانو مشکور یم چه هغوی پرے په خپل خپل ځائے باندے په خپلو الفاظو ښهٔ د جذباتو اظهار اوکړو، بالکل وزیر اعلیٰ صاحب به دا ټول ملګری هم رااوغواړی، مشران به هم رااوغواړی چه د دوئ هم څه مشورے وی ځکه چه مونږ داسے نه چه یواځے د خپل کریډیټ خبره کوؤ، مونږه بیا یو ځل وایو چه دا تش د حکومت د کریډیټ خبره نه ده، مونږه دا وایو چه اپوزیشن زمونږ تش مخالف نه دے، اپوزیشن هم د عوامو نمائنده دے، حکومت هم د عوامو نمائنده دے، مونږ به په وروروله کښینو، په خپلو کښے به په شریکه باندے کښینو، زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب چه کوم دے، بالکل دوئ سره دا خبره به کوؤ چه دا ټول مشران به رااوغواړی، په شریکه باندے به کښینی، که د دوئ په ذهن کښے هم داسے څه تجویز وی چه زر تر زره کیدے شی په هغے باندے به هم عمل کوؤ او د دے نه علاوه مونږ ځان تیار کړے دے، که خدائے پاک زمونږ سره مدد کوی نو انشاء الله تعالیٰ زر تر زره د مرکز پیسے به راشی، که هغه رانغلے نو مونږ به Soft loan اغستے وی او په دے باندے به زر تر زره خپل کار شروع کړو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریه میاں صاحب۔ آنریبل لاء منسټر صاحب! بس پالیسی دا اوشوه، شکریه جی، تهینک یو۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اودریږه۔ زمین! ستاسو څه شے دے ؟ جی زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، زهٔ ستاسو په وساطت د حکومت توجه ډیر اهم او Sensitive مسئلے ته راګرځول غواړمه۔ زمونږ په دیر کښے جی

هلته د RITE سکول وو، په هغے کښے د ایلمنټری او د سیکنډری ایجوکیشن محکمے به دے لیډی ټیچرز او میل ټیچرز ته ټریننگ ورکولو، دوه انسټی ټیوټس وو، اوس په هغه یو میل سټوډنټ کښے عبدالولی خان یونیورسټئ کیمپس کهلاؤ شو نو هلته چه کوم میل سټوډنټس وو، هغه شفټ کوی هغه فیمیل انسټی ټیوټ ته نو د هغے په وجه د هغه علاقے په خلقو کښے یو تشویش دے، یو خفګان دے، یوه پریشانی ده چه د ټولے پختونخوا او خصوصاً زمونږ د علاقے خپل یو کلچر دے، خپل یو تهذیب دے او روایات دی، هلته چه کوم دے، د دے میل سټوډنټس او فیمیل سټوډنټس یو ځائے کیدل خلق ښهٔ نه ګڼړی، په هغے چه یوه ایشو جوړیږی او یو خفګان دے نو زما ګزارش دا دے چه یره هغے له د یا یو Rented building واخلی او یا د په دغه انسټی ټیوټ کښے، دا یو څو هلکان دی، شل دیرش کسان دی چه یو څو کمرے ورته جدا شی او هغوی د هلته سټډی کوی او دے فیمیل دغه ته د نه لیږی چه د هغه خلقو تشویش ختم شی۔ ډیره ډیره مهربانی، شکریه۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! چه دغه میټنګ سبا کړو ځکه چه داسے مے اوریدلی دی چه یو دوه درے ورځے، مطلب دا دے چه ګزاره به کیږی نو بیا که په هغے پوره عمل اونه شی نو چه تاسو دا پینډنګ اوساتئ چه بیا هغه اجلاس رااوغواړو، مطلب دا دے چه د واپډے-----

جناب سپیکر: د واپډے دا اجلاس پینډنګ کړو۔

وزیر اطلاعات: دا مے مطلب دے جی، ما وئیل چه هغه پینډنګ کړئ چه یو څو ورځے Gap پکښے راشی چه د مرکز نه هغه کوم اقدامات کیږی چه د هغے په نتیجه کښے څه کیدے شی۔

جناب سپیکر: تاسو د هاؤس چه څنګه خوښه وی جی، پینډنګ ئے کړو، پینډنګ ئے کړو؟ This is kept pending۔ آنریبل سردار بابک صاحب! د ایجوکیشن څه مسئله ده جی، د دوئ؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سپیکر صاحب، دا زمین خان چه د کومے مسئلے خبره کوی، مونږ به هلته انشاءالله Rented building چه دے، دا څنګه چه دوئ د ټیچرز ټریننګ خبره کوی، هغه به مونږ Arrange کوؤ او بل

طرف ته سپیکر صاحب، دا یوه خبره ستا سو هم په علم کښې ده چه زمونږ حکومت په ټوله صوبه کښې د نوی یونیورسټو جوړولو او د نوی یونیورسټو کیمپسو جوړولو، بیا د میډیکل کالج جوړولو چه کوم چینلز مونږ روان کړی دی نو دا هم ډیره زیاته اهمه خبره ده ځکه چه تاسو ته معلومه ده چه په دے صوبه کښې د هائر ایجوکیشن د پاره Accessچه دے ، Facilities چه دی، هغه ډیر زیات کم دی خو بهر حال دا کومه خبره چه دوئ کوی، د هغے د پاره به مونږ انشاء الله Rented building هم Arrange کړو او دا چه د کوم فیمیل کالج خبره دوئ کوی، هغه هم زمونږ سره کافی ایریا ده، کیدے شی چه مونږ په هغے کښے هم Partition اوکړو او میل او فیمیل جدا کړو او بل آپشن زمونږ سره دا دے چه که Rented building هم واخلو خو بهرحال انشاء الله مونږ زمین خان ته-----

جناب سپیکر: دا دغه دے ، زمونږ کلچر دا نه دے چه جینکئ او هلکان یو ځائے کړو، که سائډ ته شی نو دا به ښه وی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ثاقب الله خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا اوس میاں صاحب خبره اوکړه جی، ما هم ریکویسټ کړے وو چه یو جوائنټ ریزولیوشن پیش کړو جی۔

جناب سپیکر: تاسو جوړ کړے دے ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ما جوړ کړو جی۔

جناب سپیکر: دا راوړئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا که تاسو ما ته اجازت را کړئ نو زهٔ به ئے اووایم سر؟

جناب سپیکر: دا یو اخرنے دغه کومه، د خوشدل خان دغه دے ، آنریبل خوشدل خان-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: نه شی کیدے ، د دے نه پس۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: هغه قرارداد پیش کوم جی۔

جناب سپیکر: ښه جی، ریزولیوشن پیش کړئ جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، که ستاسو اجازت وی او سر، د رول 124 د لاندے مو که Rule 240 suspend کړو نو سر، زهٔ به دا موؤ کړمه، ریزولیوشن به موؤ کړم سر۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr.Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members, Ministers to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes'. ثاقب اللہ خان! ما له خو به د رالیږلے وو کنه؟

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! ساده خبره ده چه مونږه ډیمانډ کوؤ چه هغه پیسے راکړه۔ (قہقہہ)

Mr.Speaker: Those who are in favour it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Members, Ministers are allowed to move their resolution.

یو کاپی خو به د ما له رالیږلے وه کنه؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر اوس خبره اوشوه، اوس مے اولیکلو جی، که فرض کړه څه امنډمنټ وی، مشران به او کړی، مونږه به پکښے دغه کړو سر۔

This Assembly renews its request from the Federal Government for the construction of CRBC Lift Canal. The construction of CRBC Lift Canal is not only beneficial for D.I.Khan and Khyber Pakhtunkhwa but for the entire country. This Assembly, therefore, requests the Federal Government to take immediate steps towards the construction of CRBC Lift Canal and release the promised funds as soon as possible.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان۔

(شور)

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Sir! as soon as possible-----

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! مونږ پیسے غواړو نو پیسے په دے کیږی، دا سے ډیمانډ به هم اولیکو په طریقه باندے ، ټول به کښینو او لږ په شریکه باندے به کار اوکړو نو که میاں صاحب او اسرار خان نو هغه به ښه وی، د دوئ هغه مونږ ته قبول دے جی خو لږ په دیکښے څه پوائنټس-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): او بالکل۔

وزیر اطلاعات: یو دوه منټه جی، که ورورولی پرے جوړیږی نو ښه خبره ده۔

جناب سپیکر: او کړئ کنه تاسو به-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! اس کو ذرا Strong کر کے لے آتے ہیں سر، یہ کافی نرم ہے، As soon as possible میں تو ہم کئی سال گزار چکے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ لفظ ہٹادیں، As soon as possible-----

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! د خوشدل خان دا خبره به اوچلوؤ، هغوی به په دومره ساعت کښے-----

جناب سپیکر: د دے نه پس بیا ریزولیوشن نه شی راتلے۔

سینئر وزیر (بلدیات): د هغے نه پس به بیا ریکویسټ اوکړو تاسو ته چه-----

جناب سپیکر: چه هاؤس ایډجرن کوئ نو بیا به څنگه جی موشن-----

سینئر وزیر (بلدیات): نو د هاؤس به بیا اووایئ چه ټهیک ده نو څه فرق پریوځی، اوس به بیا Amend یا Even rules، دا خو څه خبره نه ده جی، تاسو-----

جناب سپیکر: تاسو جی چه ټوټل کارروائی ایډجرن کوئ، ټوټل ختم کړئ نو بیا به پکښے بل بزنس څنگه اخلئ؟

سینئر وزیر (بلدیات): او شو کنه جی۔

جناب سپیکر: پروسیجر به لږ Follow کوؤ جی، که دا لږ زر زر اوکړئ، تاسو بله څه خبره-----

سینئر وزیر (بلدیات): ښه جی۔ سپیکر صاحب، دا څنگه چه خبره اوشوه په لفټ کینال باندے-----

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چه یو معزز رکن ولاړ وی، بل به تاسو نه پاڅئ، دا بده خبره وی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زمونږ دا لفټ بینک کینال چه دے، خدائے د اوکړی چه مونږ ئے جوړ کړے شو او زهٔ تاسو ته دا وایمه چه انشاء الله څنګه چه میاں صاحب هم خبره اوکړه، په فلور آف دی هاؤس دا 'کمټمنټ' کوؤ چه انشاء الله انشاء الله دا حکومت به ئے بنیاد ایږدی او انشاء الله د دے حکومت په دور کښے به مونږ هغه سټارټ کوؤ، (تالیاں) د خدائے په فضل سره دا کریډیټ به هم انشاء الله دا حکومت اخلی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انشاء الله که خیر وی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): او سپیکر صاحب، زهٔ به تاسو ته دا عرض اوکړم چه هلته تقریباً زمونږ ګیاره لاکھ ایکړ زمکه په دے آبادیږی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوهو، اوهو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): او که دا زمکه خدائے اوکړی چه مونږ د دے جوګه شو چه دا مونږ شروع کوؤ چه زمونږ مخکښے چرته حکومتونه راغی نو چا ته به خو ترے فائده اورسیږی نو په دیکښے دومره ګیاره لاکھ ایکړ زمکه چه آباده شی نو زهٔ په دعوے سره وایم چه انشاء الله دا غنم به مونږ ایکسپورټ کوؤ او دا مونږ له چه کومے طعنے ورکوی دا پنجاب چه مونږ غنم ورنکړو نو، د خدائے فضل سره چه بجلی ورله ورنکړو او زمونږ ګیس، زمونږ ګیس سپیکر صاحب، وایم چه د خدائے فضل سره زمونږ په جنوبی اضلاع کښے One billion, one billion barrel تیل موجود دی، One billion barrel، زما سره پوره ریکارډ پروت دے او تر اوسه پورے مونږ 78 لاکھ بیرل اوویستل، بیا مونږ اولیږل۔ دوئ خو د باره سوله ارب خبره اوکړه، وائی چه انشاء الله دا به ډیریږی۔ مونږ هغه بله ورځ په کیبنټ کښے فیصله اوکړه چه زمونږ بدقسمتی دا ده چه دا مونږ هلته اولیږو نو هغوی مونږ ته رااولیږی چه ستاسو پیسے دومره جوړیږی، مونږ فیصله اوکړه چه زمونږ یو سړے به ورسره خامخا هلته کښینی چه دا حساب کتاب اوکړی چه آیا دا باره یا سوله ارب روپئ، زمونږ چرته دا بتیس ارب جوړیږی او مونږ ته دوئ

سوله ارب راکړی۔ مونږ دا هم فیصله اوکړه چه زمونږ یو کس به ورسره خامخا هلته وی، دا حساب کتاب به هم کوی او د حساب کتاب نه پس به مونږ ورته وایو چه زمونږ دا پیسے راکړئ۔ سپیکر صاحب، دا تاسو چه کومے، دا په ډیټیل خبرے اوشوے، زهٔ خو هغه وخت نه وومه چه کوم وخت دوئ دا خبرے کولے، مونږ دا یو پیسه هم داسے ځائے کښے نه لګوؤ چه هلته زمونږه انکم نه وی او زهٔ تاسو ته دا وایم چه انشاء الله د دے دسمبر په میاشت کښے څلور داسے پراجیکټس دی چه سی ایم صاحب به ځی او افتتاح به ئے کوی دا هائیډل جنریشن والا او زمونږ دا کوشش دے چه مونږ پیسے داسے ځایونو کښے اولګوؤ چه زمونږ انکم زیات شی او دا چشمه رائټ بینک کینال چه دے، دا خو مونږ وایو چه 'ریڑھ کی ہڈی ہے' د دے صوبے د پاره او چه دا مونږ جوړ کړو نو انشاء الله زمونږ دا ټول مسائل به هم ختمیږی او آمدن به هم د دے سره انشاءالله ډیر زیاتیږی او دا پیسے مونږ مخکښے کوشش کوؤ او زمونږ سره ئے 'کمٹمنټ 'کړے دے، پرائم منسټر او فیډرل ګورنمنټ زمونږ سره دا 'کمٹمنټ' کړے دے چه دا پیسے به مونږ ورکوؤ، په دے وجه مونږ لږ ایسار یو ګنی انشاء الله څنګه چه دوئ اووئیل مونږ به خپل ټول پراجیکټس بندوؤ او انشاء الله دا پراجیکټ به مونږه خامخا سټارټ کوؤ او انشاء الله په دے پراجیکټ کښے به کار مونږ شروع کوؤ او زهٔ به ګنډا پور صاحب ته دا تسلی ورکړم چه هلته زمونږ یو کنال زمکه هم نشته، نه د وزیر اعلیٰ صاحب شته، نه زمونږ شته، نه د ولی خان شته او نه زمونږ چرته د اے این پی والا هلته داسے زمکے شته نو صرف او صرف دا هغه دے چه کوم وخت زمونږ Water accord شوے وو د اوبو چه زمونږ هغه پیسے، مونږ دلته Unanimously یو قرارداد چه ما د ایم ایم اے په حکومت کښے پیش کړے وو او زهٔ شکر ګزار یم چه هغه وخت هم هغه قرارداد Unanimous مونږ پاس کړے وو چه زمونږ ابهٔ چه دی، دوئ تقریباً ګیاره هزار کیوسک ابهٔ زمونږ استعمالوی، پکار ده چه د دے پیسے خو د مونږ ته راکړی، زمونږ د واټر پیسے خو د راکړی۔ زمونږ ابهٔ استعمالوی، مونږ په اوبو باندے نه خفه کیږو، خدائے د اوکړی چه په پنجاب کښے هم ډیر زیات غنم اوشی، ډیر زیات کار اوشی خو زما ابهٔ چه استعمالوی، زما د اوبو په سر تهٔ غنم پیدا کوے نو کم از کم د هغے اوبو

رائلٹی خو مونږ ته راکوئ چه زمونږ ابۀ تاسو استعمالوئ۔ سپیکر صاحب، کوم وخت چه دا Water accord اوشو، هغه وخت زۀ د ایریگیشن منسټر وومه نو ما تپوس اوکړو د خپل چیف سیکرټری نه او ما اووئیل چه ما ته اوښایه چه دا گیاره هزار کیوسک ابۀ به مونږه څنگه استعمالوؤ نو ما ته وائی چه مونږ سره چینلز نشته، ما وئیل چه چینلز څه ته وائی، وائی مونږ سره هغه نهرونه نشته، مونږ به دا ابۀ څنگه استعمالوؤ نو ما وئیل چه تاسو دا ولے نه دی جوړ کړی، وائی جی، دا خو به مونږ یو Feasibility جوړوله، د هغے نه پس به ډونرز راتلل نو هله به مونږ دا چینلز جوړول خو چه ابۀ مونږ سره نه وے نو ډونرز به مونږ ته څه پیسے ورکولے خو اوس مونږ ته ابۀ راغلے، اوس به مونږ د ډونرز سره خبره کوؤ او بیا به چینلز جوړوؤ او دا ابۀ به مونږ استعمالوؤ خو څنگه چه وینا اوشوه چه داسے خلق شته چه هغوی نه غواړی چه دا ابۀ د زمونږ صوبے ته راشی، Interested هغوی نه غواړی چه دا ابۀ د زمونږ صوبے ته راشی او زمونږ خلق هم ښۀ شی او زمونږ بد قسمتی دا ده چه زمونږ خو څه شپیته کاله اوشو چه هم دا وایو چه مونږ هم پاکستانیان یو، مونږ هم مسلمانان یو خو هغوی زما خیال دے مونږ نه پاکستانیان گنړی او نه مو مسلمانان گنړی چه زمونږ د اوبو پیسے هم نه راکوی او دومره پیسے نه راکوی چه دا ابۀ مونږ ځان له واخلو او د خپلو بچو د پاره مونږ دا غنم پیدا کړو، د خپلو بچو د فیوچر د پاره دا هغه آباد کوؤ خو زمونږ بد قسمتی دا ده سپیکر صاحب، چه هر یو حکومت راغلے دے، د هغوی څه نه څه خپل مفادات به وو خو زۀ تاسو ته فلور آف دی هاؤس یو ځل بیا دا وایم چه انشاء الله زمونږ حکومت به دا کریډټ اخلی او زۀ درانی صاحب ته بالکل دا وایم چه د خدائے فضل سره مونږ فیصله کړے ده چه مرکزی حکومت به انشاء الله مونږ ته دا راکوی او که رائے نکړل نو مونږ به خپل هر څه پراجیکټس بندوؤ او انشاء الله د دے پراجیکټ افتتاح به انشاء الله مونږ ضرور کوؤ۔

جناب سپیکر: شکریه جی، شکریه۔ جی جاوید ترکئی صاحب۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: سر! زۀ په پوائنټ آف آرډر باندے یم۔

جناب سپیکر: نه، No point of order، پوائنټ آف آرډر نه، دا چه اوس کومه ایشو روانه ده په دے څه خبره کوئ؟

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: زهٔ بله خبره کومه، هغه د دے نه زیاته ضروری ده جی۔

جناب سپیکر: هں جی؟

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: هغه پوائنٹ آف آرډر د دے نه زیات ضروری دے جی۔

جناب سپیکر: نه نه، هغه دا نه دے، دا د ټولے صوبے خبره ده، که په دے خبره کول غواړئ نو په دے اووایه۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: په دے نه کول غواړم، بله مسئله ده جی۔

جناب سپیکر: ښه، بیا وروستو خبرے دی، کښینه جی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: مونږ جی هغه الفاظ ساده کړل او د ټولو مشرانو په هغے باندے چه کوم دے نو دستخطے شوی دی او دلته چه موجود کوم ټول زمونږ مشران دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دوباره ئے Read کړه جی۔

مرکزی حکومت سے چشمہ رائٹ بینک کینال کیلئے فراہمیٔ فنڈز کی سفارش

قرارداد

وزیر اطلاعات: اکرم درانی صاحب، لودهی صاحب، عباسی صاحب، عبد الاکبر خان، ثاقب الله خان او بشیر خان وائی چه زما پرے نشته، د دوئ د اجازت نه بغیر ئے مونږ پیش کولے نه شو نو، (قہقہہ) دا سے خبره ده، لهذا زمونږ د ټولو په شریکه باندے او ډیره ساده خبره ده، ما وئیل چه دا پیغام اورسی چه: *مرکزی حکومت نے CRBC کیلئے پیسے دینے کا جو وعدہ کیا تھا، اس کو فوراً پورا کیا جائے اور وزیر اعظم موجودہ فنڈ* یعنی چه کوم ایلوکیشن ئے اوس کړے دے، *کو زیادہ کریں تاکہ اس کی خوش اسلوبی سے ابتداء کی جاسکے*۔ بس جی هم دومره قرارداد دے، مونږ وایو چه پیچیده هم نه شی او زر تر زره د راله خپلے پیسے را کړی او نرم مو هم ځکه لیکلے دے چه مرکز هم

خپل دے نو زمونږ په دے نرمئ باندے به پوهه شي او دے ځل به راله دومره فنډ راکړی چه دا کار پرے روان کړو۔ دا متفقه قرارداد دے او په دے باندے پکار ده چه عمل اوشی۔

جناب سپیکر: جن جن کے نام لئے گئے ہیں، ان کی طرف سے بھی، آپ سپورٹ کرتے ہیں یا یہ آپ سب کی طرف سے میاں صاحب نے پڑھا ہے، دوسروں کو پڑھنے کی ضرورت تو نہیں ہے نا، وہ کافی ہے تو ابھی پھر میں ہاؤس کو پیش کرتا ہوں۔ The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Minister, Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applause)

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: جناب سپیکر صاحب! یو منټ خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: جاوید خان یو منټ خبره به کوئ، پوائنټ آف آرډر خو یو منټ څه شے دے؟

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: یو منټ سر۔ سپیکر صاحب، زۀ ستاسو توجه یوے ډیرے اهم او ضروری مسئلے طرف ته راګرځول غواړمه جی۔ وائی جی ' پوهنتون ژوندون دے' ، 'Knowledge is Power'، 'تعلیم انسان کا زیور ہے' ۔ زۀ ستاسو توجه دے طرف ته راوستل غواړمه جی چه زما په Constituency کښے نهه یونین کونسلے دی جی۔ د ټولو نه غټ یونین کونسل پکښے شیوا یونین کونسل دے ، دا د آبادئ په لحاظ سره هم غټ دے او د سائز په لحاظ سره هم غټ دے۔ په دے یونین کونسل کښے ګورنمنټ ګرلز هائر سیکنډری سکول دے جی او په هغے کښے Acute shortage دے د ټیچرانو جی۔ دا مسئله په ټوله صوبه کښے ده خو خصوصی په صوابئ کښے او زما په Constituency کښے د ټولو نه زیاته ده جی۔ زۀ ستاسو په مخامخ دا یو لیټر ایږدم جی۔ د Subject Specialist shortage دے جی او دا اتهارټی دے ای ډی او صوابئ ته Application لیکلے دے جی چه د 2006ء نه پرنسپل په دے سکول کښے نشته جی۔ هائر سیکنډری سکول د

جینکو د زنانوؤ وو جی۔ تعلیم د پاکستان د دے ټولو Citizens حق دے خو د زنانوؤ تعلیم ځکه ضروری دے چه یوے زنانه له تعلیم ورکول داسے وی لکه چه مونږ ټول خاندان له تعلیم ورکړو جی۔ هلته جی پرنسپل نشته جی، پرنسپل د سکول پلار وی جی، د یو Institution father وی جی او هلته پرنسپل نشته۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جاوید خان!

<u>انجینئر جاوید اقبال ترکئ</u>: یو منټ سر۔ سپیکر صاحب! یو منټ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جاوید خان، نن چونکه پرائیویټ ممبر ډے دے، ما تاسو له ځکه اجازت درکړو خو اوس تهٔ ټول، تر دولس بجو پورے ټول هاؤس مه Suspend کوه؟

<u>انجینئر جاوید اقبال ترکئ</u>: یو دلته جی د Statistics ټیچره نشته جی Since 19-2006 جی او دلته د Economics ټیچره هم نشته Since 19-2006، د اردو ټیچره نشته Since 31-12-2010 او بل د انګلش ټیچره ئے نشته د فرسټ جولائی 2011 نه جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ټهیک شوه جی۔ *جی آنریبل سردار بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب، جواب دے دیں جی۔*

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: شکریه جی۔ سپیکر صاحب، جاوید خان چه څنګه خبره اوکړه جی، دلته مونږ کوشش کوؤ انشاء الله، دا څنګه چه دوئ د ایس ایس خبره کوی یا د ایس ای ټی خبره کوی، بیا دوئ د پرنسپل خبره هم اوکړه خو سپیکر صاحب، دا یوه خبره ده چه دا زمونږ اکثرے علاقے داسے دی چه هلته زنانوؤ هم پخپله تعلیم نه دے کړے او بیا زمونږ په ټوله صوبه کښے کوشش دا دے چه کومے زنانه د کوم ځائے ایمپلائز دی، که هلته پوسټونه خالی وی نو مونږ کوشش دا کوؤ چه مونږه ئے هلته پوسټ کوؤ خو بهرحال دا څنګه چه دوئ ذکر اوکړو، حقیقت دا دے چه په سکول کښے پرنسپل نه وی، بیا پکښے سټاف نه وی نو دا ډیر زیاته لویه د خفګان خبره وی۔ مونږ کوشش کوؤ چه زر تر زره دغه سکول ته سټاف ورکړو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تاسو چه هغه سټاف غوښتو، هغه ملاؤ شو د پبلک سروس کمیشن نه؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی بالکل، په هغے کښے مونږ ته چار سو پچاس میل ایس ای ټیز سائنس چه دی، هغه ئے مونږ ته راکړل او فیمیل چه دی، هغوی مونږ ته وئیلی دی چه په یو څو ورځو کښے به هغه فیمیل ایس ای ټیز مونږ تاسو ته زر تر زره، هغوی وائی چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا Shortage به جی د دے سره که ختمیږی، دا پرے لږ دغه اوکړئ، تندی پرے اوکړئ، Importance ورله ورکړئ، اهمیت ورکړئ او Repeatedly دا سټاف چه څنګه راشی نو وړومبے جاوید خان له ورکړئ جی۔

Mr. Khushdil Khan Advocate, honourable Deputy Speaker, to please start discussion on your adjournment motion No. 291, already admitted for discussion under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): ډیره مننه جی۔ سپیکر صاحب، ټائم هم ډیر دغه دے او اخری آئټم هم دے خو دا Matter ډیر Important دے For public importance، د طلباء و طالبات په باره کښے دے۔ تاسو ته معلومه ده چه زمونږ په دے پختونخوا کښے دوه قسمه کالجونه دی، یو په پرائیویټ سیکټر کښے میډیکل کالجز دی او بل په پبلک سیکټر کښے۔ اوس المیه دا ده چه د ایف ایس سی ریزلټ څنګه اوځی نو پرائیویټ سیکټر کښے چه کوم زمونږ میډیکل کالجز دی، زمونږه ډینټل کالجز دی نو هغوی ایډورټائزمنټ هم اوکړی، پراسپیکټس پرے ایشو کړی او په هغے باندے ایډمشن پراسس شروع کړی او پانچ پانچ، چھ چھ لاکھ روپئ د یو یو سټوډنټ نه هغوی اخلی او هغه فنډ Refundable نه وی۔ که فرض کړه دے هلک ته اوس، که هر یو سټوډنټ دے، که هغه میل دے او که فیمیل ده، هغه دا کوشش کوی چه هغه هر یو کالج ته Apply اوکړی، که هغه په پبلک سیکټر کښے یو میډیکل کالج دے او که هغه په پرائیویټ سیکټر کښے دے ځکه که هغه دا کوشش۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خو منسټر صاحب هم نشته او څه بریفنګ هم، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے؟ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اس کو جلدی بریف بھیج دے، اس سلسلے میں کیا آپ کو دیا گیا ہے؟ دا مونږ چونکه اچانک اغستے وو، تاسو را باندے نن واغستو نو ځکه ډیپارټمنټ تیار۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): ما ته ئے څه جواب نشته۔

جناب سپیکر: څکه خو مونږ واغستو او دا د مخکښے نه وئیل پکار وو۔ جی بسم اللہ آپ پڑھیں جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): ما چونکه۔۔۔۔

جناب سپیکر: چونکہ دو تین دفعہ پہلے بھی ایجنڈے پہ لا چکے تھے لیکن کبھی آنریبل یہ نہیں ہوتے تھے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): ډیره مهربانی، نو ما عرض دا کولو۔۔۔۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: جناب سپیکر صاحب! کورم هم برابر نه دے نو دا کارروائی څنگه کوئ، کورم برابر نه دے ؟

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Count down, please.

وزیر اطلاعات: جناب سپیکرا زما دے فریاد ته لږ غوږ شئ۔

جناب سپیکر: یہ بہت اہم ہے لیکن کورم کی جب نشاندہی ہو جاتی ہے تو پھر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

وزیر اطلاعات: زۀ جی دا خبره کومه چه جاوید خان د کله نه بریت پریښودی دی نو زمونږ کار ئے خراب کړے دے نو که لږ د ئے واړه کوی چه زمونږ اسمبلی چلیږی۔ (قہقہہ)

Mr. Speaker: Count down, please; please, count down.

دو منٹ کیلئے گھنٹی بجائی جائے، دو منٹ کیلئے گھنٹی بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جب آپ ممبرز صاحبان ایجنڈے سے ادھر ادھر بولتے ہیں تو یہی حال ہوگا۔ (مداخلت) نہیں، میں اس کو ایک اور طریقے سے، جعفر شاہ صاحب سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین ہیں، فوری اس مسئلے پر آپ میٹنگ بلوائیں اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ بھی آ جائے۔ (مداخلت) نہیں، بس کارروائی نہیں ہو سکتی، کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی، آپ کو ہدایت کی گئی۔ ہاں، اس پہ میٹنگ بلا لیں۔ اب میں اجلاس سے متعلق جناب گورنر صاحب، خیبر پختونخوا کا فرستادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں:

“In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Barrister Syed Masood Kausar, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do

hereby order that the Provincial Assembly shall, on copmletion of its business fixed for the day, stand prorogued on Thursday, the 6th October, 2011 till such date as may hereafter be fixed". Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)